ٹائٹل: مسجد نبوی میں موجود یہ جگہ "ریاض الجنۃ" ہے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

ٹریڈ مارک # 432684 / 432681

کتاب کا نام : تربیتی نصاب حصہ ہشتم (برائے اسکول)

تاریخ اشاعت : نومبر 2017

کمپوزنگ ڈیزائننگ : عبید اشفاق، ارسلان

ناشر : مکتب تعلیم القرآن الکریم

ایڈیشن : 5000 / 01

مکتب تعلیم القرآن الکریم

D-4، الہلال کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، بالمقابل پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

ای میل: maktab2006@hotmail.com

مدرسہ بیت العلم

ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، عقب مسجد بیت المکرم کراچی

فون: 92-21-34976073+ فیکس: 92-21-34976339+

مکتبہ بیت العلم اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

تربیتی نصاب پڑھانے کی معلومات کے لیے رابطہ نمبر

کراچی: 0333-3204104 سندھ: 0335-1223448

لاہور: 0321-4066762 پنجاب: 0300-2298536

بلوچستان: 0335-3222906 خیبر پختونخواہ: 0323-2163507

کتاب کی خریداری کے لیے رابطہ نمبر: 0331-3259464

اوقات: صبح 8:00 بجے تا 5:00 بجے شام (علاوہ اتوار)

www.maktab.com.pk

اسلامیات

آٹھویں جماعت کے لیے

(برائے اسکول)

"تربیتی نِصَاب" وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کے متعین کردہ خطوط کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔

نام طالب علم/طالبہ : .... ولدیت : ....

اسکول کا نام .... مُعلّم/مُعلّمہ کا نام ....

جمع و ترتیب

احبابِ مکتب تعلیم القرآن الکریم

اظہار تشکّر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔

دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اور صرف اسلام ہے۔ دین اسلام کی خدمت محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے دین کی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

دورِ حاضر میں بچپن سے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت اور اس کی فکر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اس سے قبل علمائے کرام اور تجربہ کار اساتذہ کی ایک جماعت نے بچوں کے لیے "آسان اردو، فرسٹ اسٹیپ اور سعید ریڈر" تیار کی ہے جس میں بچوں کے لیے اخلاق و آداب، حسن معاشرت کے مضامین شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے "احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم" نے اسلامیات کا نصاب "تربیتی نصاب" کے نام سے مرتب کیا جو مستند ہونے کے ساتھ ساتھ اسکول کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے:

۱ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان کے متعین کردہ خطوط.......

۲ رنگین تصاویر....... ۳ دل چسپ مشقوں.......

۴ مثبت انداز میں اختلافی مسائل سے صرف نظر کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔

۵ نیز بچوں کی نفسیات کے عین مطابق ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ماہرینِ تعلیم سے اصلاح کرانے کے بعد "حصہ ہشتم" پیشِ خدمت ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اسے شرف قبولیت عطا فرمائے۔

از
(مفتی) محمد حنیف عبد المجید
سرپرست اعلیٰ مکتب تعلیم القرآن الکریم

کتاب کا مکمل خاکہ

ایمانیات	عقائد	عقیدۂ آخرت، اخلاص وتقویٰ، منتخب اسمائے حسنٰی کی تشریح، اَلسَّمِیۡعُ ، اَلۡبَصِیۡرُ اَلۡعَلِیۡمُ ،اَلۡفَتَّاحُ ،اَلۡحَلِیۡمُ ،اَلشَّکُوۡرُ ،اَلۡبَرُّ ،اَلۡبَاعِثُ ،اَلۡعَفُوُّ ،اُمّہاتُ المؤمنین، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ، اُسوۂ حسنہ۔
عبادات	حفظِ سورۃ و دیگر عبادات	سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ ،سُوۡرَۃُ الۡبَلَدِ ،سُوۡرَۃُ الۡھُمَزَۃِ ،سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ ، روزہ، حج اور اس کی عالمگیریت، کسبِ حلال ،حقوق العباد ،جہاد۔
احادیث	آٹھ احادیث ترجمہ کے ساتھ	۱ اخلاص کی اہمیت ۲ شرم وحیا ۳ اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت ۴ مال خرچ کرنے کا طریقہ ۵ توبہ سے گناہوں کا مٹ جانا ۶ درود شریف کے فضائل ۷ بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ برتاؤ ۸ مسلمانوں کی عزت وآبرو کی حفاظت
مسنون دعائیں	آٹھ دعائیں ترجمہ کے ساتھ	۱ نیند میں ڈر جانے کی دعا ۲ ہر طرح کی عافیت مانگنے کی دعا ۳ نعمتوں کے چھن جانے سے بچنے کی دعا ۴ سید الاستغفار ۵ دعا کی قبولیت اور نعمتوں کے حصول کی دعا ۶ فصل کا پہلا پھل دیکھنے کی دعا ۷ مسافر کو رخصت کرنے کی دعا ۸ گم شدہ چیز واپس مل جانے کی دعا
سیرت	سیرت	حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، مشاہیرِ اسلام۔
اخلاقیات	اخلاق وآداب	اتحادِ ملّی ،تعلقات میں منافقت سے اجتناب، قانون کا احترام، کاروبار میں دیانت۔

فہرست مضامین

فہرست مضامین

مقدّمہ

مسلمان بچوں کو مکمل اسلامی مزاج پر ڈھالنے کے لیے یہ بنیادی ضرورت ہے کہ ایک ایسا نصاب ترتیب دیا جائے جس کے ذریعے ان کی ایسی تعلیم وتربیت ہو کہ وہ کسی بھی شعبے میں جا کر مثالی کردار ادا کرسکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مقصد کے حصول کے لیے پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کے لیے ''تربیتی نصاب'' برائے اسکول مرتب کیا گیا ہے۔

اسکولوں کے معلمین اور معلمات نصاب میں دیے گئے نظام کے تحت روزانہ بچے/بچیوں کی دینی واخلاقی تربیت اور مسائل کی تعلیم کے لیے محنت فرمائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہر فرض نماز کے بعد بچوں کے لیے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اس سے بچے/بچیوں میں درج ذیل صفات پیدا ہوں گی:

١. دین کے ضروری مسائل اور بنیادی عقائد کا علم۔
٢. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت واتباع۔
٣. دین پر چلنے کا شوق۔
٤. خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام۔
٥. ہر ہر موقع کی مسنون دعا مانگنے کا اہتمام۔
٦. دین پھیلانے کا جذبہ۔
٧. والدین اور اساتذہ کرام کا ادب۔
٨. بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت۔
٩. رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی۔
١٠. چوبیس گھنٹے کی زندگی کے آداب پر عمل۔

تمام اسکولوں کے پرنسپل صاحبان اور معلمین/معلمات سے گزارش ہے کہ اس نصاب کو اپنے اپنے اسکولوں میں رائج فرمائیں اور "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کے اساتذہ، معاونین اور جن حضرات نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

تربیتی نصاب کی خصوصیات

۱ یہ کل آٹھ سالہ نصاب ہے جو اسکولوں میں طلبا و طالبات کی دینی و اخلاقی تربیت کو مدِّنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

۲ جس سال میں جو اسباق پڑھائے جائیں گے، ان کا خاکہ دیا گیا ہے۔

۳ ہر سبق کو پڑھانے کے لیے دنوں کو متعین کر دیا گیا ہے تاکہ معلمین/معلمات کو پڑھانے میں آسانی رہے۔

۴ ہر باب کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف لکھی گئی ہے تاکہ ہر باب کا اچھی طرح تعارف ہو جائے۔

۵ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ الفاظ، انداز اور مواد بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔

۶ ہر باب کو مختلف رنگ دیا گیا ہے اور ہر باب کا رنگ دوسرے باب سے مختلف ہے تاکہ ایک باب کو پڑھنے کے بعد دوسرا باب پڑھنے کے لیے کتاب میں تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

۷ کتاب میں مختلف جاذبِ نظر رنگین، پُرکشش تصاویر اور دل چسپ Pupil Activities دی گئی ہیں اور یہ اس انداز سے دی گئی ہیں کہ سبق کی مشق کلاس میں ہو جائے اور معلم/معلمہ کا کام آسان ہو جائے۔

۸ سبق سے متعلق اہم اور اضافی معلومات کو ان مختلف عنوانات:

عملی مشق

کے تحت دیا گیا ہے تاکہ طلبا/طالبات کے ذہن میں یہ اہم معلومات نقش ہو جائیں۔

۹ عملی مشق کے ذریعہ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ہر بچہ/بچی اسکول میں روزانہ کوئی نہ کوئی عملی بات سیکھے جس سے اس کو دین سے محبت پیدا ہو اور والدین کو بھی ترغیب ملے۔

۱۰ نصاب میں بچوں/بچیوں کی تربیت کے لیے عمل چارٹ دیا گیا ہے تاکہ وہ بچپن ہی سے باعمل مسلمان بن سکیں۔

۱۱ نصاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے تاکہ طلبا و طالبات کی بچپن ہی سے نماز جیسی اہم عبادت کو ادا کرنے کی عادت بنے۔

۱۲ نصاب کے آخر میں (حصہ دوم سے) رمضان چارٹ بھی دیا گیا ہے تاکہ بچے/بچیاں ابتدا سے رمضان المبارک میں روزوں اور اعمال کا اہتمام کرنے والے بنیں۔

۱۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نصاب کے آخر میں حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تاکہ بات مستند ہو۔

مجوّزہ نظام الاوقات

۱. نصاب میں شامل چار ابواب کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک دن ایمانیات اور عبادات پڑھائیں اور دوسرے دن احادیث ومسنون دعائیں اور سیرت واخلاق وآداب پڑھائیں۔

۲. ابواب پڑھانے کے لیے اوقات مقرر ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

ایک دن پڑھایا جائے	
ابواب	اوقات
ایمانیات	15 منٹ
عبادات	15 منٹ
دوسرے دن پڑھایا جائے	
ابواب	اوقات
احادیث ومسنون دعائیں	15 منٹ
سیرت واخلاق وآداب	15 منٹ

نوٹ: بقیہ وقت میں محترم معلمین/معلمات!

۱. نماز کی ڈائری دیکھیں۔

۲. آج جو پڑھایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی ترغیبی بات کریں۔

۳. گزشتہ کل کی مختصر کارگزاری سنیں۔

۴. عمل چارٹ کا جائزہ لیں اور اس حوالے سے ترغیبی بات کریں۔

ابواب پڑھانے کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں حسب ضرورت کمی وزیادتی کی گنجائش ہے۔

حمد باری تعالیٰ

کونین کی ہر شے میں وہی جلوہ نما ہے
جتنی بھی ہو توصیفِ خدا حق ہے بجا ہے

اس کا کوئی ثانی نہ مشابہ نہ مقابل
وہ سب سے جدا، سب سے جدا، سب سے جدا ہے

یہ ابر ، یہ کہسار ، یہ صحرا ، یہ گلستان
جو کچھ بھی ہے سب اس کا کرم اس کی عطا ہے

وہ حسبِ طلب سب کو عطا کرتا ہے روزی
مومن ہے کہ کافر ہے برا ہے کہ بھلا ہے
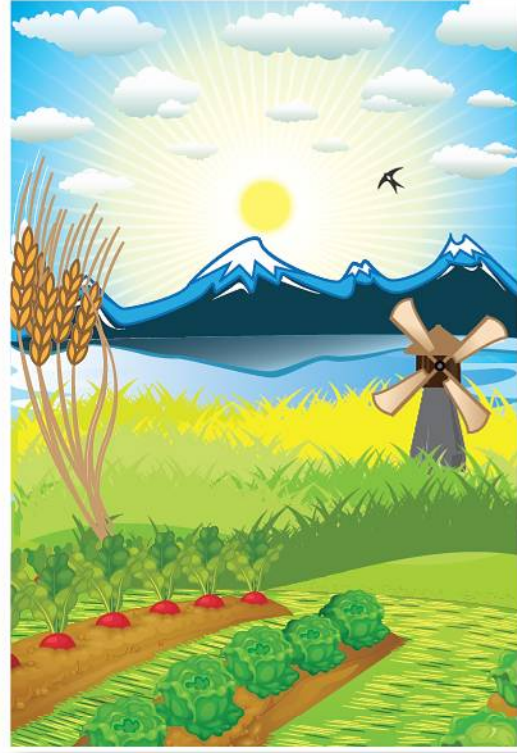
توفیقِ اطاعت بھی وہی دیتا ہے ہم کو
بھٹکے ہوئے ذہنوں کا وہی راہنما ہے

تحصیلِ زر و مال نہ شہرت نہ مراتب
اقبال کا مقصود صرف اس کی رضا ہے

ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد طلوعِ سحر
آئے گردش میں سورج ، ستارے، قمر

ان کی سنت پہ چلنا ہے فضلِ خدا
ان کے دامن میں پنہاں نجاتِ بشر

ان کے اسمِ گرامی میں ہیں لذتیں
ہے اطاعت میں مفتوح جنت کا در

جس کے سینے میں ہوتی ہے حبِّ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
اس کے اعضا میں دیکھو گے اس کا ثمر

یاد آتا ہے مجھ کو مدینہ سدا
وہ ہے رحمت کا جلوہ وہ کحل البصر

ہو زباں پر ہمیشہ درود و سلام
مدحِ خیرُ الوریٰ ہو رضاؔ عمر بھر

باب اول: ایمانیات

ایمانیات: ہر مسلمان کے لیے جن باتوں پر دل سے یقین رکھنا ضروری ہے ان کو ''ایمانیات'' کہتے ہیں۔

سبق: ۱ عقیدۂ آخرت

☆ توحید اور رسالت یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اس کی ذات وصفات پر ایمان لانے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول ماننے کی طرح عقیدۂ آخرت بھی اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، جس پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ عقیدۂ آخرت کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ یقین رکھے کہ:

(الف) دنیا کی زندگی عارضی ہے اور ایک دن اللہ تعالیٰ اس دنیا کو فنا کردے گا۔

(ب) اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور سب اپنے نامۂ اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔ [۱]

دل میں بٹھالینے کی بات

حدیث میں ہے:
''جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جاؤ۔'' [۲]

(ج) ہر شخص کے اعمال تولے جائیں گے، جن لوگوں کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اللہ تعالیٰ انھیں انعام کے طور پر جنت عطا فرمائے گا اور جن کی برائیاں زیادہ ہوں گی ان کو سزا کے طور پر دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔[۳]

☆ **عقیدۂ آخرت کی اہمیت:** مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے اور پھر ہمیشہ کی زندگی کے شروع ہونے پر ایمان لانا ایمان کے لوازمات میں سے ہے۔ تمام اسلامی اعمال اور ان کے نتائج کا اس عقیدے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ عقیدۂ آخرت کے بغیر کسی بھی نیک عمل کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

☆ دنیا کی زندگی عارضی اور مختصر ہے، یہ ختم ہو جانے والی ہے، اس کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہوگی جو ہمیشہ رہنے والی اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہے۔ انسان دنیا کی زندگی میں جو بھی اعمال کرے گا اس کا بدلہ آخرت میں پائے گا۔

☆ **عقیدۂ آخرت کی ضرورت:** سارے انسانوں کو پہلی بار بھی اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں، برائیوں سے بچتے ہیں، نیک اعمال کرتے ہیں، دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان کو کس چیز نے برائیوں سے روکا ہے اور انھیں ان نیک اعمال کا بدلہ کہاں ملے گا؟ دینِ اسلام کے سارے نظام کی بنیاد جزا و سزا ہی کے عقیدے پر ہے، کہ اگر انسان اس کا قائل نہ ہو تو پھر وہ دین کی تعلیمات و ہدایات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے ہی کی ضرورت کا قائل نہ ہوگا۔

☆ جتنے بھی آسمانی مذاہب ہیں وہ سب کے سب اس بات کے قائل ہیں کہ انسانوں کو ان کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ مرنے کے بعد والی زندگی میں ملے گا۔ عقیدۂ آخرت ایک ایسا مضبوط عقیدہ ہے جو انسان کو برائیوں سے بچاتا ہے اور نیکیوں پر ابھارتا ہے۔

☆ ایک مسلمان کے لیے مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یقین رکھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہونے کے ساتھ ساتھ عادل بھی ہے، اس نے انسان کو نیکی اور برائی دونوں راستے سمجھا دیے ہیں۔ اب

انسان کے اپنے اختیار میں ہے کہ وہ کون سا راستہ اختیار کرتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عقیدے کی دعوت دی ہے۔

☆ **تعمیرِ سیرت میں عقیدۂ آخرت کا کردار:** انسانی اخلاق و سیرت کی تعمیر میں عقیدۂ آخرت کا بہت بڑا کردار ہے۔ یہ انسانی زندگی کو صحیح رخ پر رکھنے کا سب سے کامیاب ذریعہ ہے۔

۱. **انفرادی اصلاح:** عقیدۂ آخرت انسانوں کی انفرادی اصلاح کے لیے بہت مؤثر ہے، دنیا میں کیسے ہی حالات ہوں آخرت پر یقین رکھنے والا برائیوں سے بچتا ہے اور نیک کام کرتا ہے، کیوں کہ اسے یہ یقین ہے کہ دنیا ایک دن ختم ہو جائے گی اور پھر یہاں کیے گئے نیک اعمال کے بدلے میں جنت میں ہمیشہ کی راحت اور آرام ملے گا۔

۲. **شجاعت اور بہادری:** یہ عقیدہ انسان کے اندر سے دنیا کا خوف نکال کر اسے بہادر بناتا ہے، کیوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ موت زندگی کا اختتام نہیں بل کہ موت کے بعد ہمیشہ کی زندگی شروع ہوگی۔ ایسا انسان باطل قوتوں سے نہیں گھبراتا بل کہ ان کا مقابلہ کرتا ہے۔

۳. **اللہ تعالیٰ کا خوف:** یہ عقیدہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کی جواب دہی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ ایسا انسان اپنے ہر عمل کو پرکھتا ہے، اور ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی رعایت رکھتا ہے۔

۴. **فرائض کی ادائیگی:** اس عقیدے کا حامل شخص حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی رعایت رکھتا ہے، وہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دوسرے انسانوں کی بھلائی کو بھی مدِّ نظر رکھتا ہے۔ اپنے دنیاوی کام مثلاً: تجارت، ملازمت، مزدوری دیانتداری کے ساتھ کرتا ہے اور ہر قسم کی بدعنوانی، دھوکہ دہی، ملاوٹ، جھوٹ اور برائی سے دور رہتا ہے۔

۵. **عبادت کی روح:** ایسا انسان عبادات کو ان کی اصلی روح کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اس کے نزدیک عبادات رسم نہیں بل کہ اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کا ذریعہ ہوتی ہیں، وہ تمام عبادات کو صفتِ احسان کے ساتھ ادا کرتا

ہے، یعنی عبادت کے وقت اسے دھیان رہتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کی خاطر یہ عبادت کر رہا ہوں۔ یہ دھیان اسے سکون اور طمانینت عطا کرتا ہے اور ہر قسم کی پریشانی سے اسے بچاتا ہے۔

۶ **اخلاصِ نیت:** یہ عقیدہ انسان میں اخلاص پیدا کرتا ہے، اس عقیدے کا حامل شخص ریاکاری اور دکھلاوے سے بچتا ہے اور اس کا مطمحِ نظر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔ ایسا شخص نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں نہیں چاہتا اور دنیاوی شہرت اور عزت کا متمنی نہیں ہوتا۔

۷ **مایوسی کا خاتمہ:** عقیدۂ آخرت انسان کے اندر سے مایوسی اور ناامیدی کو ختم کر دیتا ہے۔ مرنے کے بعد والی زندگی پر اس کا یقین ہوتا ہے تو زندگی کی دشواریاں اس کا راستہ نہیں روک پاتیں اور وہ ان مشکلات اور مصائب کو عارضی سمجھتا ہے اور حق کی خاطر ہر طرح کی تکلیف گوارا کر لیتا ہے۔

☆ ہم بھی اگر اپنی زندگی کو کامیاب اور پرسکون بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ عقیدۂ آخرت پر اپنے ایمان کو مضبوط رکھیں۔ اس کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کریں، اچھی مجلسوں میں شرکت کریں اور نیک لوگوں کے ساتھ تعلق رکھیں تاکہ آخرت پر ہمارا یقین بڑھے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) توحید اور رسالت کی طرح اسلام کا بنیادی عقیدہ کون سا ہے؟

(ب) عقیدۂ آخرت کی کیا اہمیت ہے؟

(ج) انفرادی اصلاح کے لیے عقیدۂ آخرت بہت موثر ہے۔ دلائل سے ثابت کریں۔

(د) عقیدۂ آخرت کس طرح انسان کے اندر سے مایوسی ختم کرتا ہے؟

(ھ) عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے فرائض کی ادائیگی میں کس طرح مدد ملتی ہے؟

سوال:۲ اشاروں کی مدد سے نام لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔	
(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔	
(ج) خالق و مالک۔	
(د) تعمیرِ سیرت میں اس کا بہت بڑا کردار ہے۔	
(ہ) اللہ تعالیٰ کے آخری نبی۔	
(و) عبادت کے وقت دھیان رکھنا کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔	
(ز) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اعمال کرنا۔	

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) عقیدۂ آخرت کا کیا مطلب ہے؟

(ب) اعمال تولے جانے کے بعد کیا ہوگا؟

(ج) آخرت کی زندگی کتنی لمبی ہے؟

(د) عقیدۂ آخرت پر یقین رکھنے والا دنیاوی کام کس طرح انجام دیتا ہے؟

(ہ) صفتِ احسان کسے کہتے ہیں؟

سوال:۴ قرآن کریم میں سے تلاش کر کے پانچ ایسی آیات کا ترجمہ حوالہ سمیت لکھیں جن میں آخرت کا ذکر ہے۔

سوال:۵ اپنی زندگی کو کامیاب اور پرسکون بنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۲ اخلاص وتقویٰ

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی خوبی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ انسان کے باطن کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ دی ہے۔ باطن کی اصلاح میں اخلاص تقویٰ کی بڑی اہمیت ہے، چوں کہ اخلاص وتقویٰ کا تعلق دل سے ہے اس لیے ہم ان کو قلبی عبادات بھی کہہ سکتے ہیں۔

☆ **اخلاص:** اخلاص کے معنیٰ ہیں خالص کرنا اور ملاوٹ سے پاک کرنا۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جو نیک کام بھی کیا جائے اس کا سبب کوئی دنیاوی غرض نہ ہو، اور نہ اس سے مقصود ریا، دکھلاوا، شہرت کی طلب یا مال ومتاع کا حصول ہو، بل کہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور خوشنودی ہو، اسی کا نام اخلاص ہے۔

> **یاد رکھنے کی بات**
> اللہ تعالیٰ متقی، مخلوق سے بے نیاز، گم نام بندے کو پسند فرماتے ہیں۔(۴)

☆ قرآن کریم میں بھی جگہ جگہ اس کی تعلیم دی گئی ہے:

۱. "اور جو مال بھی تم خرچ کرو گے تمھیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔"(۵)

۲. "اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔"(۶)

۳. "اور اس یقین کے ساتھ اس کو پکارو کہ اطاعت خالص اُسی کا حق ہے۔"(۷)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے مالوں کو نہیں دیکھتے بل کہ تمھارے دلوں اور تمھارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔"(۸)

☆ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ: "اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لیے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوش نودی مقصود ہو۔"(۹)

☆ اخلاص کے بغیر اللہ تعالیٰ کے یہاں نہ تو عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ اخلاق و معاملات عبادت کا درجہ پاتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ہر کام کے شروع کرتے وقت ہم اپنی نیت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ سب کے دلوں اور نیتوں کا حال جانتا ہے، اور صرف انھی اعمال کو قبول فرماتا ہے جو اس کی رضا اور خوش نودی کے لیے کیے جائیں۔

☆ **تقوٰی:** عربی زبان میں تقوٰی کے معنیٰ ہیں، بچنا اور پرہیز کرنا۔ تقوٰی دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے اور یہ کیفیت اس کے اندر نیکی کی رغبت اور برائی سے نفرت پیدا کر دیتی ہے۔

☆ اسلام کی ہر تعلیم کا مقصد اپنے ماننے والوں کے اندر تقوٰی کی صفت پیدا کرنا ہے۔ قرآن کریم میں بھی جگہ جگہ تقوٰی کی اہمیت بیان کی گئی ہے بل کہ یہ تک کہہ دیا گیا ہے کہ قرآنِ کریم سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو تقوٰی والے ہیں۔ اس بات کو قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے:

(الف) "یہ ہدایت ہے ان ڈر رکھنے والوں کے لیے۔"(۱۰)

(ب) "اے لوگو! اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے گزرے ہیں، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"(۱۱)

(ج) "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تمھارے اندر تقوٰی پیدا ہو۔"(۱۲)

(د) "اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے، نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمھارا تقوٰی پہنچتا ہے۔"(۱۳)

☆ **تقوٰی کے فوائد:** آخرت کی تمام نعمتیں تقوٰی والوں کے حصے میں آئیں گی:

(الف) "پرہیزگار لوگ یقیناً امن و امان والی جگہ میں ہوں گے۔"(۱۴)

(ب) "جن لوگوں نے تقویٰ کی روش اپنا رکھی ہے، وہ باغات اور نہروں میں ہوں گے۔"(۱۵)

(ج) "جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا تھا، ان کی بے شک بڑی جیت ہے۔"(۱۶)

(د) "اللہ تعالیٰ متقی کے لیے دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور مشکلات سے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے۔"(۱۷)

(ھ) اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

☆ **اخلاص و تقویٰ لازم و ملزوم:** متقی بھی وہی ہوتے ہیں جو دل کے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کے کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچتے ہیں۔ انھی کے اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور ان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔

☆ **اسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاص و تقویٰ کو بڑی اہمیت دی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی اس بارے میں تربیت فرمائی ہے۔

ایک غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ: تم نے مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ جس راستے پر بھی تم چلے، جو کچھ تم نے خرچ کیا اور جس وادی سے بھی تم گزرے وہ ان اعمال کے اجر و ثواب میں تمھارے شریک رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے ہمارے شریک رہے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ تمھارے ساتھ نکلنا چاہتے تھے لیکن) عذر نے ان کو روک دیا۔(۱۸)

اس واقعے سے اخلاص اور نیت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

☆ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بہت بڑے مجمع کے سامنے خطبہ دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی برتری حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں برتری اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔"(۱۹)

☆ **ایک اہم نکتہ:** ہم میں سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ جب عمل کا دارومدار نیت پر ہی ہے تو اگر کسی برے کام میں اچھی نیت کر لی جائے تو وہ برا کام اچھا ہو جائے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے، مثلاً کوئی شخص اس نیت سے چوری کرے کہ جو مال حاصل ہوگا میں اس سے غریبوں کی مدد کروں گا تو مجھے ثواب ملے گا۔ نہیں بل کہ وہ کام جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر منع فرمایا ہے کسی حال میں بھی جائز نہیں ہوتے۔

☆ تقویٰ کے حصول کے لیے یہ دعا مانگنا اپنا معمول بنالیں:

📖 **"رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا"**[۲۰]

📖 ترجمہ: "اے میرے رب! میرے نفس کو تقویٰ سے آراستہ فرما اور اس کو پاکیزہ بنا دے، تو ہی سب سے اچھا پاکیزہ بنانے والا ہے، تو ہی اس کا والی اور مالک و مولیٰ ہے۔"

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اخلاص کسے کہتے ہیں؟

(ب) اخلاص کیوں ضروری ہے؟

(ج) تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

(د) تقویٰ کے تین فوائد لکھیں۔

(ھ) حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اور جو مال بھی تم ______ کرو گے تمھیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر ذرا بھی ______ نہیں ہوگا۔

(ب) بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے ______ کو نہیں دیکھتے بل کہ تمھارے اور ______ کو دیکھتے ہیں۔

(ج) اسلام کی ہر تعلیم کا مقصد اپنے ماننے والوں کے اندر ______ کی صفت پیدا کرنا ہے۔

(د) اللہ کو نہ ان کا ______ پہنچتا ہے، نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمھارا ______ پہنچتا ہے۔

(ھ) پرہیز گار لوگ یقیناً ______ والی جگہ میں ہوں گے۔

(و) جن لوگوں نے ______ اختیار کیا تھا، ان کی بے شک بڑی جیت ہے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی کیا خوبی ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف کس عمل کو قبول فرماتے ہیں؟

(ج) روزہ کس لیے فرض کیا گیا ہے؟

(د) اللہ تعالیٰ متقی کو کہاں سے رزق دیتے ہیں؟

(ھ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں نہ جانے والوں کو بھی اجر کیوں ملا؟

(و) کون سے کام کسی حال میں بھی کرنے جائز نہیں ہوتے؟

(ز) اخلاص و تقویٰ لازم و ملزوم ہیں مختصر وضاحت کریں۔

سوال:۴ تقویٰ کے موضوع پر دس لائنوں کا مضمون لکھیں۔

سبق:۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۳ اسمائے حسنیٰ

اَلسَّمِیۡعُ ۔ اَلۡبَصِیۡرُ ۔ اَلۡعَلِیۡمُ

اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ

سب کچھ سننے والا

"اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ہے جو سب کچھ سننے والا ہے۔ جب بندے اس سے دعا کریں یا اسے پکاریں تو اپنے بندوں کی پکار کا جواب دینے والا ہے۔

☆ یہ اسم مبارک قرآن کریم میں ۴۵ مرتبہ آیا ہے۔

☆ "اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کا ایک معنیٰ "قبول کرنے والا" بھی ہے۔ ہم سب جب نماز پڑھتے ہیں تو نماز میں رکوع سے اٹھتے ہوئے پڑھتے ہیں "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ"، یہ تسبیح پڑھنا نماز میں سنت ہے، اس کا مطلب ہے کہ "جس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی۔"

☆ "اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ایسا سننے والا ہے کہ سیاہ اندھیری رات ہو اور سیاہ پہاڑ ہو اس پر کالی چیونٹی چل رہی ہو تو "اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" اس کے چلنے کی آواز بھی سنتا ہے۔ انسان سے دو یا تین آدمی ایک ساتھ بات کریں تو وہ کسی کی بھی بات سمجھ نہیں سکے گا مگر "اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ایسا سننے والا ہے کہ اگر سارے انسان، جنات، فرشتے اور تمام حیوانات ایک ساتھ بولیں تو وہ ایک ساتھ سب کی باتیں الگ الگ سن لیتا ہے اور اسے اس میں کوئی مشکل نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زبان سے ایسی کوئی بات نہ کہیں جو "اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کو ناراض کرنے والی ہو کیوں کہ ہم جو بھی کہتے ہیں وہ سب سنتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سننے اور بولنے کی طاقت عطا فرمائی ہے، اس نعمت کی قدر ان سے پوچھیں جو اس سے محروم ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے امی ابو، بہن بھائیوں اور اساتذہ کی بات توجہ اور دھیان سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ ہم اپنے کانوں کو صرف اچھی باتیں سننے میں استعمال کریں، جیسے قرآن کریم کی تلاوت، نعتیں، سبق آموز نظمیں وغیرہ۔ اپنے کانوں کو اللہ تعالیٰ نافرمانی والی آوازیں سننے سے بچائیں جیسے غیبت، بہتان، چغل خوری اور گانا وغیرہ۔

۱ "یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔"(۲۱)

۲ "یقین رکھو کہ اللہ سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی، نہ زمین میں نہ آسمان میں۔"(۲۲)

اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ

سب کچھ دیکھنے والا

☆ **تعریف:** اللہ تعالیٰ کا ایک اور پیارا نام "اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ہے۔ "اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ہے جو ہر چیز کا دیکھنے والا ہے، اس کائنات کی ہر چیز چاہے وہ بڑی ہو یا بالکل چھوٹی سی ہو وہ اسے دیکھتا ہے۔

☆ یہ مبارک نام قرآنِ کریم میں ۴۲ مرتبہ آیا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ وہ رات کے وقت کالے پہاڑ پر چلنے والی چھوٹی سی چیونٹی کو بھی دیکھتا ہے اور سمندر کی تہہ میں تیرنے والی چھوٹی سی مچھلی کو بھی دیکھتا ہے۔

☆ وہ جس طرح سمندر کی گہرائی میں اور پہاڑوں کے اندر اور جنگلوں میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ ہمارے ساتھ ہے اور ہم جہاں کہیں بھی چلے جائیں وہ ہر جگہ ہمیں دیکھتا ہے۔

☆ "اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کا دھیان ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا ڈر پیدا کر سکتا ہے اور ہماری عبادت کو اچھا

بنا سکتا ہے۔نماز پڑھتے ہوئے ہمیں یہ دھیان جمانا چاہیے کہ ہم اللّٰہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں اور وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔نماز کے ہر رکن یعنی قیام، رکوع، سجدے اور التحیات میں ہم یہی دھیان رکھیں۔اس طرح ہماری نماز اچھی سے اچھی ہوتی چلی جائے گی۔

☆ ہمیں یہ بھی یقین رکھنا چاہیے کہ "اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کے سامنے سمندر کی گہرائیاں اور رات کی تاریکیاں دیکھنے میں رکاوٹ نہیں ہیں۔اسی طرح ہمارے دلوں کی حالت اور ہمارے خیالات بھی اس کے سامنے ہیں۔

☆ لہٰذا جب ہمارا یہ یقین ہوگا کہ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں ہر جگہ اور ہر حالت میں دیکھ رہا ہے تو پھر ہمارے لیے اچھے کام کرنا اور برے کاموں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ
سب کچھ جاننے والا

☆ تعریف: اللّٰہ تعالیٰ کا ایک مبارک نام "اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ہے۔"اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ذات ہے جس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے اور مخلوق میں سے کوئی اگر اس سے کچھ بھی چھپانا چاہے تو نہیں چھپا سکتا۔اسے ہر ہر چیز کا مکمل علم ہے۔

☆ یہ مبارک نام قرآنِ کریم میں ۱۵۷ مرتبہ آیا ہے۔

☆ "اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ سب کچھ جانتا ہے جسے جاننے اور معلوم کرنے کا کوئی دوسرا تصور بھی نہیں کر سکتا۔نہ ہی کوئی کمپیوٹر یا کوئی مشین انھیں گن سکتے ہیں:

1. دنیا کے سمندروں اور دریاؤں میں پانی کے کتنے قطرے ہیں؟
2. ساری دنیا میں برسنے والی بارش میں کتنی بوندیں گریں؟
3. ساری دنیا کے ریگستانوں میں ریت کے کتنے ذرے ہیں؟
4. آسمان پر کتنے ستارے ہیں؟
5. ساری دنیا کے درختوں کی کتنی شاخیں ہیں اور ان میں کتنے پتے ہیں؟

☆ "اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" یہ سب جانتا ہے، اور یہ جاننا اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ ہر مسلمان کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ کائنات کی ہر چیز کا علم صرف ایک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے اور کچھ بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ انسانوں کے پاس جو بھی علم ہے وہ اسی کا عطا کیا ہوا ہے۔

☆ "اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ "علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" (۲۳)

☆ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ علم حاصل کرنے کے لیے خوب محنت کریں، اپنی کلاس میں بھی سب سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اپنے علم میں اضافے کے لیے "اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" سے یہ دعا مانگتے رہیں:

"رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" (۲۴)

ترجمہ: "میرے پروردگار! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔"

سوال:۱ قرآن کریم سے تلاش کر کے اَلسَّمِیْعُ، اَلْبَصِیْرُ اور اَلْعَلِیْمُ جن آیات میں آئے ہیں ان میں سے دو آیات کا ترجمہ حوالہ سمیت لکھیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) "اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کون ہے؟

(ب) "اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کیسا سننے والا ہے؟

(ج) "اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کون ہے؟

(د) "اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کا دھیان رکھنے سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟

(ھ) "اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کون ہے؟

(و) ہر مسلمان کو کیا یقین رکھنا چاہیے؟

(ز) آپ دنیا کی پانچ ایسی چیزیں لکھیں جن کو "اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کے علاوہ کوئی نہیں گن سکتا۔

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ایک معنیٰ ________ کرنے والا بھی ہے۔

(ب) جس نے اللہ تعالیٰ کی ________ بیان کی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا ________ کرلی۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے ہمیں ________ اور ________ کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ سمندر کی ________ میں اور ________ کے اندر اور جنگلوں میں سب کو ________ ہے۔

(ھ) اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ________ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا ________ پیدا کرسکتا ہے۔

(و) اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ سب کچھ جانتا ہے جسے ________ اور ________ کرنے کا کوئی دوسرا ________ بھی نہیں کرسکتا۔

(ز) ہر مسلمان کو یہ ________ رکھنا چاہیے کہ کائنات کی ہر چیز کا ________ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۴ اسمائے حسنیٰ

اَلْفَتَّاحُ ۔ اَلْحَلِیْمُ ۔ اَلشَّکُوْرُ

اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُہٗ

سب کے لیے رحمت کے دروازے کھولنے والا

☆ تعریف: "اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ مبارک ذات ہے جو اپنے بندوں کے لیے اپنے فضل وکرم، رحمت اور رزق کے دروازوں کو کشادہ کرتا ہے اور ان کے مشکل مسائل حل فرماتا ہے۔ اپنے بندوں کے گناہوں کی وجہ سے وہ اپنی نعمت کے دروازوں کو ان پر بند نہیں فرماتا۔

☆ قرآن کریم میں یہ اسم مبارک ایک مرتبہ آیا ہے۔

☆ "اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُہٗ" اپنے نیک بندوں کے دلوں اور آنکھوں کو کھولتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان سکیں اور گناہ گار بندوں کے لیے اپنی مغفرت کے دروازے کھولتا ہے تاکہ ان کے گناہ معاف ہو سکیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جس رحمت کو اللہ لوگوں کے لیے کھول دے، کوئی نہیں ہے جو اسے روک سکے، اور جسے وہ روک لے، تو کوئی نہیں ہے جو اس کے بعد اُسے چھڑا سکے۔ اور وہی ہے جو اقتدار کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔" (۲۵)

اس بات سے ہمیں یہ سبق ملا کہ ہر مشکل اور پریشانی کو راحت میں تبدیل کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور ہر قسم کی رحمت اور آسانی وہی "اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُہٗ" عطا فرماتا ہے۔

دل میں بٹھالینے کی بات

"اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔" (۲۶)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا مانگے:

📖 "اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ" (۲۷)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

☆ لہٰذا بچے مسجد میں اور بچیاں گھر میں نماز کی جگہ میں داخل ہوں تو توجہ اور دھیان سے یہ دعا مانگیں تا کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل جائیں۔

اَلۡحَلِیۡمُ جَلَّ جَلَالُہٗ

نہایت بردبار

☆ تعریف: "اَلۡحَلِیۡمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ہے جو نرمی کرنے والا ہے اور اپنے بندوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ تا کہ بندوں کو مہلت مل جائے اور وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں۔

☆ "اَلۡحَلِیۡمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" اپنے بندوں کو گناہ کرتے ہوئے اور نافرمانیاں کرتے ہوئے دیکھتا ہے اس کے باوجود ان کو مہلت دیتا ہے، ان کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا، دوسروں سے ان کے عیوب چھپاتا ہے اور انھیں معاف کر دیتا ہے۔

☆ یہ اسمِ مبارک قرآنِ کریم میں ۱۱ مرتبہ آیا ہے۔

☆ اب ہم سب کو یہ بات پتا چل گئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کے ساتھ حلم و کرم کا معاملہ فرماتا ہے، اور اپنے نافرمان بندوں کے گناہوں کے باوجود ان پر نعمتوں اور آسائشوں کو نہیں روکتا، بل کہ جس طرح

اپنے فرماں بردار بندوں کو رزق دیتا ہے اسی طرح نافرمان بندوں کو بھی رزق دیتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی دو خوبیاں بہت پسند ہیں، ایک حلم (بردباری) یعنی غصے کے وقت اعتدال پر قائم رہنا، دوسرا کاموں میں جلد بازی اور بے صبری نہ کرنا بل کہ ہر کام کو وقار اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا۔

☆ ہمیں بھی چاہیے کہ سب کے ساتھ نرمی و بردباری کا معاملہ کریں، خاص طور سے اپنی کلاس کے بچوں کے ساتھ، اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اور اپنے گھر میں کام کرنے والے ملازمین کے ساتھ۔ اگر کسی سے کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اسے معاف کر دیں، بدلہ نہ لیں۔ اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن جائیں گے۔

اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
قدردان۔ تھوڑے پر بہت دینے والا

☆ "اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ مبارک ذات ہے جو تھوڑی سے عبادت اور اطاعت پر اپنے بندوں کو بہت سے درجے عطا فرماتا ہے۔ دنیا کی تھوڑی سی زندگی میں کیے گئے اعمال کے بدلے آخرت میں لامحدود نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

☆ یہ اسمِ مبارک قرآن کریم میں ۴ مرتبہ آیا ہے۔

"اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ایسا قدردان ہے کہ جب کوئی بندہ نیکی کرتا ہے تو وہ کئی گنا زیادہ اجر عطا فرماتا ہے۔ وہ ایسا قدردان ہے کہ ہر چھوٹے سے چھوٹے نیک عمل کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔

📖 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "نیکی کے کاموں میں سے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو چاہے اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔" (۲۸)

☆ یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی کم تر سمجھ کر نہ چھوڑا جائے، کیا خبر "اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ" جو نیکیوں کی قدر کرنے والا ہے اس چھوٹی سی نیکی کو قبول فرما کر مغفرت کا فیصلہ فرما دے۔

☆ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا، کسی پیاسے کو پانی پلا دینا، کسی بیمار کی عیادت کرنا، کسی پریشان حال کی پریشانی دور کر دینا، حتیٰ کہ کسی بے زبان جانور پر رحم کر دینا ایسی نیکیاں ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بنا دیتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ ہمیں جتنی بھی نعمتیں ملی ہیں سب "اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ" نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں عطا فرمائی ہیں، اس لیے ہمیں سب سے زیادہ اسی سے محبت کرنی چاہیے۔

☆ اس کے ساتھ ساتھ ان نعمتوں کے شکر میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم اپنی زندگی "اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ" کی اطاعت میں گزاریں۔ جو نعمتیں اس نے ہمیں دی ہیں انھیں صرف انھی کاموں میں استعمال کریں جو اس کی مرضی کے مطابق ہیں اور ان کاموں میں خرچ کرنے سے بچیں جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہم ان لوگوں کا بھی شکر ادا کریں جن کے ہمارے اوپر احسانات ہیں، مثلاً:

١. والدین کا احسان مانیں کہ انھوں نے ہماری پرورش کی۔
٢. اساتذہ کا احسان مانیں کہ انھوں نے ہمیں علم سکھایا۔
٣. بہن بھائیوں کا احسان مانیں کہ انھوں نے ہمارا خیال رکھا۔

ان سب کے احسانات ماننا گویا اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ادا کرنا ہے کہ اسی نے ہمیں یہ تمام محبت کرنے والے اور احسان کرنے والے دیے ہیں۔

شکر کے فوائد:

١ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

٢ شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

٣ شکر ادا کرنے سے عذاب اور پریشانیوں سے حفاظت ہوتی ہے۔

مشق

سوال:١ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) "اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُهٗ" کون ہے؟

(ب) "اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُهٗ" کا اپنے نیک بندوں اور گناہ گاروں بندوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟

(ج) "اَلْحَلِيْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ" کون ہے؟

(د) "اَلْحَلِيْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ" جب اپنے بندوں کو گناہ کرتے دیکھتا ہے تو کیا کرتا ہے؟

(ھ) اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں کون سی دو خوبیاں بہت پسند ہیں؟

(و) "اَلشَّكُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ" کون ہے؟

(ز) چند ایسی نیکیاں لکھیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بنا دیتی ہیں۔

سوال:٢ مندرجہ ذیل حروف سے شروع ہونے والے تین، تین الفاظ سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

م	ن	ب	ا	ر	پ	ع	ز

سوال:٣ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے دو فوائد لکھیں۔

سوال:۴ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) جس ________ کو اللہ لوگوں کے لیے کھول دے، کوئی نہیں ہے جو اسے روک سکے ۔

(ب) وہ اپنے بندوں کو سزا دینے میں ________ نہیں کرتا دوسروں سے ان کے ________ چھپاتا ہے اور ان کو ________ کر دیتا ہے۔

(ج) اگر ہمیں کسی سے کوئی ________ بھی پہنچ جائے تو اسے ________ کر دیں، ________ نہ لیں۔

(د) اَلشَّکُوۡرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ایسا قدر دان ہے کہ جب کوئی ________ نیکی کرتا ہے تو وہ کئی ________ زیادہ اجر ________ فرماتا ہے۔

(ہ) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ________ ہم ان لوگوں کا بھی ________ ادا کریں جن کے ہمارے اوپر ________ ہیں۔

سوال:۵ اشاروں کی مدد سے پہچان کر اللہ تعالیٰ کا مبارک نام لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) چھوٹے سے چھوٹے نیک عمل کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔	
(ب) وہ اپنے بندوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔	
(ج) ہر قسم کی رحمت اور آسانی وہی عطا فرماتا ہے۔	
(د) اپنے بندوں کے مشکل مسائل کو حل فرماتا ہے۔	
(ہ) اپنے نافرمان بندوں کے ساتھ حلم و کرم کا معاملہ فرماتا ہے۔	
(و) جب کوئی بندہ نیکی کرتا ہے تو وہ کئی گنا اجر دیتا ہے۔	

سبق:۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۵ اسمائےحسنیٰ

اَلْبَرُّ - اَلْبَاعِثُ - اَلْعَفُوُّ

اَلْبَرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ

نہایت احسان کرنے والا

☆ "اَلْبَرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ مبارک ذات ہے جو اپنے بندوں پر مہربان ہے، وہ اپنے بندوں پر احسان فرماتا ہے، اور ان کے حالات کو صحیح کرتا ہے۔

☆ "اَلْبَرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اور ان کے لیے تنگی نہیں چاہتا۔ اپنے بندوں کے بہت سے گناہوں کو اپنے فضل سے معاف کر دیتا ہے اور ہر ہر خطا پر پکڑ نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک نیکی کے بدلے کم از کم دس نیکیوں کے برابر بدلہ عنایت فرماتا ہے، جب کہ برائی پر اس ایک ہی برائی کے برابر پکڑ فرماتا ہے۔[۲۹]

☆ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دے رکھا ہے کہ میرے بندوں کے نیکی کے ارادے پر بھی اجر لکھو، جب کہ برائی کے ارادے پر کچھ نہ لکھو۔

☆ یہ اسمِ مبارک قرآنِ کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ہم پر بے شمار نعمتیں ہیں، ہم سب ان میں سے چند ہی نعمتوں کو گن سکتے ہیں، جب کہ بے شمار نعمتیں ایسی ہیں جنھیں ہم نہ جانتے ہیں اور نہ ہی گن سکتے ہیں۔ ہماری کامیابی اور بھلائی اسی میں ہے کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔

📖 اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے میں بہت بڑی اور کمال درجے کی نیکی یہ ہے کہ اپنی پیاری اور

محبوب چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی جائے۔(۳۰)

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب پتا چلا کہ کامل درجے کی نیکی یہ ہے کہ اپنا محبوب مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کیا جائے تو انھوں نے دل کھول کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال دیا۔

(الف) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک نہایت عمدہ باغ اور میٹھے پانی کا کنواں "بیرحا" اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ فرما دیا۔(۳۱)

(ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔

(ج) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنا قیمتی گھوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔

(د) حضرت ابوالدَحْدَاح رضی اللہ عنہ نے اپنا کھجوروں کا باغ جس میں کھجور کے چھ سو درخت تھے اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کر دیا۔(۳۲)

☆ ہمیں بھی چاہیے کہ "اَلْبَرُّ جَلَّ جَلَالُهٗ" کے احسانات کو پہچانیں اور اس کا شکر ادا کریں۔ تمام لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا معاملہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُهٗ
زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا

📖 "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُهٗ" یہ وہ مبارک ذات ہے جو انبیا اور رسولوں کو احکامات دے کر قوموں کی جانب مبعوث فرماتا ہے اور وہی قیامت کے دن تمام انسانوں کو قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔

یہ "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُهٗ" ہی ہے جو بندوں تک بغیر کسی محنت کے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے رزق حاصل ہونے کا ان بندوں کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

☆ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے اور اس پر یقین رکھنا ہر مسلمان

کے لیے ضروری ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: "اور اس لیے کہ اللہ ان سب لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں۔" (۳۴)

☆ "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔ "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ایسی زبردست قدرت والا ہے جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور انھیں وجود بخشا، جب کوئی مخلوق بھی موجود نہیں تھی اور اس نے ان تمام مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا تو یہ بات اس کے لیے بہت آسان ہے کہ وہ مرنے کے بعد انسانوں کو دوبارہ پیدا کرے۔

☆ جب بارش ہوتی ہے تو زمین سے طرح طرح کے پودے اور درخت اگ آتے ہیں، تو جس طرح اللہ تعالیٰ مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اسی طرح وہ انسان کو بھی زندہ کرے گا۔

☆ "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کی طاقت و قوت پر یقین رکھنے والوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام دوسرے انسانوں تک پہنچائیں تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ، رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والے بن جائیں۔ قیامت کے دن کی تیاری کریں اور سیدھی راہ پر چلنے والے بن جائیں۔

اَلعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ

بہت زیادہ معاف کرنے والا

☆ "اَلعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ مبارک ذات ہے جو اپنے بندوں کے گناہوں کے نتائج کو ان سے دور کرتا ہے یعنی ان سے چشم پوشی و درگزر کرتا ہے۔ بندے اس سلوک کے مستحق تب ہوتے ہیں جب وہ گناہوں سے توبہ کریں، اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور گناہوں سے رک جائیں۔

یہ اسمِ مبارک قرآنِ کریم میں پانچ مرتبہ آیا ہے۔

☆ "اَلعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ذات ہے جس کی صفت ہی معاف کرنا، بخشنا اور درگزر کرنا ہے۔ اپنے بندوں کو معاف کرنا ان کی توبہ قبول کرنا اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرنا اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔

ہم سب جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم کے محتاج ہیں اسی طرح اس کی مغفرت اور معافی کے بھی محتاج ہیں۔

یاد رکھنے کی بات

"اور جو شخص (دنیا میں) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا تھا، اس کے لیے دو باغ ہوں گے۔" (۳۴)

📖 اللہ تعالیٰ نے ہر اس انسان سے مغفرت اور معافی کا وعدہ کیا ہے جو مغفرت اور معافی کے اسباب بھی لے کر آئے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: "اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے، اور نیک عمل کرے، پھر سیدھے راستے پر قائم رہے تو میں اس کے لیے بہت بخشنے والا ہوں۔" (۳۵)

☆ اللہ تعالیٰ کا معاف کرنا ساری مخلوق کے لیے عام ہے وہ سب کو معاف کرتا ہے۔ اگر وہ معاف نہ کرے اور گناہوں پر فوراً پکڑ لے تو زمین پر کوئی انسان بھی باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی معاف کرتا ہے اور اسے یہ بات بہت پسند ہے کہ اس کے بندے بھی دوسروں کے قصوروں کو معاف کر دیا کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دوسروں کو معاف کرنے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرنے کی ترغیب دی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان اپنے ماتحتوں، دوستوں، رشتے داروں اور دوسرے انسانوں کو معاف کر دیا کرے، جس طرح اللہ تعالیٰ ان کے قصوروں کو معاف کر دیتا ہے۔

☆ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو شخص تم سے تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو اور جو شخص تمھیں نہ دے اس کو دیتے رہو اور جو شخص تم پر ظلم کرے اس کو معاف کرتے رہو۔" (۳۶)

اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی ہی رحیم و کریم ہے اور اگر انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا مکمل دھیان اور یقین ہو تو انھیں اللہ تعالیٰ سے بے حد محبت ہو جائے گی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت اس کی صفتِ غضب پر غالب ہے۔ اگر انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ

سے ڈرے اور اس سے معافی مانگ لے تو "اَلعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" نہ صرف یہ کہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے بل کہ اس کے ساتھ بے شمار انعامات سے بھی نوازتا ہے۔

☆ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیں، اس کے ساتھ ساتھ دوسرے انسانوں کے ساتھ بھی ہم عفو و درگزر کا معاملہ کریں اور ان کے قصوروں کو معاف کر دیا کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) "اَلْبَرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" کون ہے؟

(ب) بہت بڑی اور کمال درجے کی نیکی کیا ہے؟

(ج) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہما نے کیا صدقہ کیا؟

(د) "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کون ہے؟

(ھ) "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کیسی قدرت والا ہے؟

(و) "اَلعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" کون ہے؟

(ز) ہم کن چیزوں کے محتاج ہیں؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں، ہر خالی جگہ میں ایک لفظ لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ______ ______ معاملہ کرنا چاہتا اور ان کے لیے ______ ______ چاہتا۔

(ب) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک ______ ______ بدلے کم از کم ______ کے برابر بدلہ عنایت فرماتا ہے۔

(ج) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ______ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔

(د) حضرت ابوالدَحْدَاح رضی اللہ عنہ نے اپنا ______ ______ ______ جس میں کھجوروں کے چھ سو ______ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کر دیا۔

(ھ) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اسلام کے ______ ______ میں سے ایک ہے۔

(و) "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ایسی ______ ______ والا ہے جس نے تمام ______ کو پیدا کیا اور انھیں وجود بخشا۔

(ز) "اَلعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ذات ہے جس کی صفت ہی ______ ______ بخشا اور ______ کرنا ہے۔

(ح) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دوسروں کو ______ ______ اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرنے کی ترغیب دی ہے۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کیا حکم دے رکھا ہے؟

(ب) ہماری بھلائی اور کامیابی کس میں ہے؟

(ج) "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" بندوں تک رزق کس طرح پہنچاتا ہے؟

(د) "اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کی طاقت اور قدرت پر یقین رکھنے والوں کو کیا کرنا چاہیے؟

(ھ) اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟

سوال: ۴ قرآن کریم میں سے تلاش کر کے ایسی تین آیتیں اور ان کا ترجمہ لکھیں جس میں "اَلعَفُوُّ" آیا ہو۔

سبق: ۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:٦ امہات المؤمنین

☆ اللہ تعالیٰ کا قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

"نبی کو اہل ایمان کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ تعلق اور لگاؤ ہے اور پیغمبر کی بیویاں مومنین کی محترم مائیں ہیں۔" (٣٧)

☆ اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ مومنین کا ایمان اور اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت سے وابستہ ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں عزت اور احترام میں مومنین کے لیے بمنزلہ ماؤں کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو خطاب کر کے فرمایا:

📖 ترجمہ: "اے نبی کے اہل بیت! (گھر والو) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور رکھے، اور تمھیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔ اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں سنائی جاتی ہیں، اُن کو یاد رکھو، یقین جانو اللہ بہت باریک بین اور ہر بات سے باخبر ہے۔" (٣٨)

☆ یہی وجہ ہے کہ ازواجِ مطہرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر جو خصوصی احکام اور مسائل سیکھے تھے وہ امت تک پہنچائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز اور مبارک زندگی سے متعلق وہ معلومات فراہم کیں جو کسی اور ذریعے سے حاصل نہیں ہو سکتی تھیں۔ ازواجِ مطہرات کا پوری امت پر یہ بہت بڑا احسان ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں سب سے پہلے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹوں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے لیے بھی دعا فرمائی اور ان کو بھی اس فضیلت میں شامل کیا کہ: "اے اللہ! یہ بھی میرے اہلِ بیت ہیں ان سے بھی تو گندگی کو دور فرما اور ان کو پاک کر۔" (٣٩)

اس سبق میں ہم ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کے بارے میں پڑھیں گے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور ساتھ رہیں

ان کی کُل تعداد گیارہ ہے۔ ازواجِ مطہرات کے مختصر حالات درج ذیل ہیں:

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی اور سب سے پہلی مسلمان ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا زمانۂ جاہلیت کے رسم و رواج خصوصاً بت پرستی سے بالکل پاک تھیں اسی لیے بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ ان کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا، آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری زمانے میں ۵۴ھ میں ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کے پہلے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہیں۔ دینی علم وفضل میں ان کا بڑا اونچا مقام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیویوں میں سب سے زیادہ ان ہی سے محبت تھی۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بڑی روزہ رکھنے والی اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال شعبان ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت سخی اور فیاض تھیں، اس لیے آپ رضی اللہ عنہا کو ام المساکین یعنی غریبوں کی ماں کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

حضرت
ام سلمہ
رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام سلمہ اور نام "ہند" تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دو ہجرتیں کیں، ایک حبشہ کی اور دوسری مدینہ منورہ کی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی فراست، عقل اور دانائی مشہور تھی۔

حضرت
زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا اور بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ: "میں نے ان سے زیادہ کسی عورت کو دین دار اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی، صلۂ رحمی کرنے والی، صدقہ اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی۔" آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۲۰ ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ بنی مصطلق سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا بڑی عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والی تھیں۔ نماز کے بعد بعض اوقات گھنٹوں مصلے پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کا نام رملہ اور کنیت ام حبیبہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ تو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے مگر آپ رضی اللہ عنہا اسلام کے ابتدائی زمانے میں ہی ایمان لے آئیں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دو ہجرتیں کیں ایک حبشہ اور دوسری مدینہ منورہ کی۔

☆ آپ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کا خاص اہتمام کرتی تھیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا قبیلہ بنونضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت عقل مند، سمجھ دار اور نہایت سخی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی تعلق اور محبت تھی۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیوی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے نکاح نہیں فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے خوف اور صلۂ رحمی میں اونچا مقام رکھتی تھیں، بہت کثرت سے نمازیں پڑھتیں اور گھر کے کام خود انجام دیتیں، غلام اور باندیوں کو آزاد کیا کرتیں۔

☆ تمام امہات المؤمنین وہ مقدس ہستیاں ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور اطاعت میں زندگی گزاری۔ امہات المؤمنین کی زندگی مسلمان خواتین اور بچیوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے قرانِ کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو خطاب کر کے کیا فرمایا ہے؟

(ب) ازواجِ مطہرات کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں اور کون شامل ہیں؟

(ج) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت کا حال لکھیں۔

(د) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا؟

(ھ) ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت کا حال لکھیں۔

(و) امہات المؤمنین کی تعریف میں تین جملے لکھیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) مومنین کا ایمان اور اسلام کس سے وابستہ ہے؟

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سب سے پہلے کون شامل ہیں؟

(ج) امہات المؤمنین کا پوری امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے؟

(د) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا میں کیا چیز قدر مشترک ہے؟

(ھ) ان دو امہات المؤمنین کے نام لکھیں جنھوں نے دو ہجرتیں کیں۔

سوال ۳: خالی خانوں میں نام لکھیں۔

(الف) ان دو امہات المؤمنین کے والد خلفاء راشدین ہیں۔	
(ب) ان دو امہات المؤمنین نے دو ہجرتیں کیں۔	

سوال: ۴ اشاروں کی مدد سے پہچان کر نام لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی۔	
(ب) ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری زمانے میں ہوا۔	
(ج) ان کو ام المساکین کہہ کر پکارا جاتا تھا۔	
(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے آخری بیوی۔	
(ھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کا خصوصی اہتمام کرتی تھیں۔	
(و) ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی تعلق اور محبت تھی۔	
(ز) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہیں۔	
(ح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہیں۔	
(ط) آپ رضی اللہ عنہا کی فراست، عقل اور دانائی مشہور تھی۔	
(ی) ان کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا۔	
(ک) نماز کے بعد مصلے پر بیٹھ کر گھنٹوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتیں۔	

سبق: ۶	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۷ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں بستی کو اس کی پوری آبادی کے ساتھ الٹ دو۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! اس شہر میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کے برابر بھی کبھی تیری نافرمانی نہیں کی، اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اس بستی کو اس بندے پر اور اس کے دوسرے سب باشندوں پر الٹ دو۔ کیوں کہ کبھی ایک ساعت کے لیے بھی میری وجہ سے اس بندے کا چہرہ متغیر نہیں ہوا۔ (۴۰)

"اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرماں برداروں میں ہوں۔" (۴۱)

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی بہت بڑا جرم ہے کہ کوئی شخص خود تو اپنی ذاتی زندگی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہو، مگر دوسرے انسانوں کی بداعمالیوں پر نہ اسے غصہ آئے، نہ وہ ان کو سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیا علیہم السلام اسی لیے بھیجے جاتے تھے کہ وہ انسانوں کو نیکی اور بھلائی کی دعوت دیں، اچھے اعمال اور اخلاق کی طرف ان کی رہنمائی کریں، اور ہر طرح کی برائیوں سے ان کو روکنے کی کوشش کریں، تاکہ انسان دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضا کے مستحق بن جائیں، اور اس کے غضب اور عذاب سے محفوظ رہیں۔ اسی کو دعوت الی الخیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہتے ہیں۔

☆ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا اب قیامت تک کے لیے اس نبوی کام اور محنت کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سپرد کر دی گئی۔

قرآنِ کریم میں فرمایا گیا:

ترجمہ: "اور تمھارے درمیان ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔" (۴۲)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

ترجمہ: "(مسلمانو!) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔ تم نیکی کی تلقین کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔" (۴۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں اس بات کی اچھی طرح وضاحت فرمادی ہے کہ جو لوگ اس ذمہ داری کو اچھی طرح ادا کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے بے حد وحساب اور عظیم انعامات کے مستحق ہوں گے، اور جو اس کام میں کوتاہی کریں گے تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہوں گے، اور دنیا اور آخرت میں ان کو مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

☆ آیئے اس بارے میں چند احادیث پڑھتے ہیں:

(الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے کسی نیک کام کی طرف رہنمائی کی تو اس کو نیک کام کرنے والے بندے کے اجر کے برابر ہی اجر ملے گا۔" (۴۴)

☆ یعنی ایک شخص نماز کا عادی نہیں تھا کسی کی دعوت اور محنت کے نتیجے میں وہ نمازی بن گیا، ایک شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تھا کسی کی محنت اور کوشش سے وہ زکوٰۃ ادا کرنے والا بن گیا، ایک شخص نیک اعمال مثلاً: روزہ، تلاوت، تسبیحات اور والدین کی خدمت کا عادی نہیں تھا مگر کسی شخص کے سمجھانے سے وہ ان اعمال کی پابندی کرنے لگا تو یہ تمام اشخاص ساری زندگی جتنے بھی اچھے اعمال کریں گے اللہ تعالیٰ اپنے خزانے سے ان اشخاص یا اس شخص کو پورا اجر عطا فرمائیں گے جس کی محنت وکوشش سے وہ افراد اعمالِ صالحہ کرنے والے بنے تھے۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن کریم کا پڑھنے والا ہو، سب سے زیادہ تقوٰی والا ہو، سب سے زیادہ نیکی کے کرنے اور برائی سے بچنے کو کہنے والا اور سب سے زیادہ صلۂ رحمی کرنے والا ہو۔" (۴۵)

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے، نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔" (۴۶)

☆ **امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری:** ساری دنیا کے انسانوں تک اسلام کی دعوت پہنچانا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کی ذمہ داری ہے، ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق دین کی محنت کرے۔ اس کے علاوہ ہر مسلمان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر والوں، رشتے داروں، دوستوں، پڑوسیوں، اپنے شہر کے لوگوں اور اسی طرح جہاں تک ہو سکے اپنے ملک والوں کی بھی فکر کرے۔ انھیں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں سکھائے تا کہ وہ بھی اچھے مسلمان

بن کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے بن جائیں۔

☆ **امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریقہ:**

ہمیں چاہیے کہ مندرجہ ذیل طریقوں کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں:

(الف) دین کی دعوت حکمت اور بصیرت کے ساتھ دی جائے، لوگوں کو خوش خبریاں سنائی جائیں انھیں متنفر نہ کیا جائے۔

(ب) دین کی دعوت نرمی سے دی جائے، اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف دعوت دینے کے لیے بھیجا تو فرمایا: "تم اس سے نرمی سے بات کرنا۔" (۴۷)

(ج) طنزیہ گفتگو سے پرہیز کیا جائے، اسی طرح کسی کو شرمندہ نہ کیا جائے۔

(د) اخلاص کے ساتھ دین کی دعوت دی جائے اور کوشش کی جائے کہ دوسروں کو جس بات کی دعوت دی جائے خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں۔

(ھ) دین کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ جس کو تبلیغ کی ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا بھی کی جائے، اس طرح محنت کرنا انبیا علیہم السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

☆ اذان بھی ایک مکمل دعوت ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نماز کی دعوت دی جاتی ہے۔ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، لہٰذا لوگوں کو نماز کی دعوت دینا اور نمازی بنادینا ان سے برائیاں چھڑوانے اور نیکیوں پر آمادہ کرنے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟

(ب) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا جرم کیا ہے؟

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں کس بات کی وضاحت فرمادی ہے؟

(د) نیکی کی دعوت دینے والے کو نیک کام کرنے والوں کا اجر کس طرح ملے گا؟

(ھ) ہر مسلمان کی کیا ذمہ داری ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیا علیہم السلام اسی لیے بھیجے جاتے تھے کہ وہ انسانوں کو __________ اور __________ کی دعوت دیں۔

(ب) ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری __________ اور __________ ہیں۔

(ج) اور تمھارے درمیان ایک ایسی __________ ہونی چاہیے جس کے افراد (لوگوں کو) __________ کی طرف بلائیں، __________ کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو __________ پانے والے ہیں۔

(د) جس شخص نے کسی __________ کام کی طرف __________ کی تو اس کو نیک کام کرنے والے __________ کے اجر کے برابر ہی __________ ملے گا۔

(ھ) اخلاص کے ساتھ دین کی __________ دی جائے، اور کوشش کی جائے کہ دوسروں کو جس بات کی دعوت دے رہے ہیں خود بھی اس پر __________ ہوں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) قیامت تک کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کس کی ہے؟

(ب) جو امتی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام کو اچھی طرح کریں گے انھیں کیا ملے گا؟

(ج) بہترین شخص کون ہے؟

(د) کون شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے؟

(ھ) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کوئی ایک طریقہ لکھیں۔

سوال: ۴ خالی خانوں میں حروف لکھ کر سبق میں دیے گئے الفاظ مکمل کریں۔ پھر ان الفاظ کو دی ہوئی جگہ پر لکھیں۔

(الف)	آ		ا		ی			
(ب)	ز		د	گ				
(ج)	ا	ع			ل			
(د)	ا		م		ن			
(ہ)	ق			م	ت			
(و)	ا		ع		م		ت	
(ز)	ت			و	ت			
(ح)			ک		م		ت	
(ط)	ا		ل		ص			
(ی)		ہ		م		ئ		

عملی مشق

(الف) تمام بچے اور بچیاں اپنے گھر والوں اور دوستوں کو اچھے کاموں کی ترغیب دینے اور برے کاموں سے روکنے کی تلقین کیا کریں۔ یہ سمجھانا نرمی اور پیار محبت سے ہو۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دیں اور انھیں نمازی بنائیں۔

(ب) بچوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے فوائد یاد کروائیں، پھر اس موضوع پر ان سے کلاس میں تقریر کروائیں۔

سبق: ۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۸ اسوۂ حسنہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں خود گواہی دی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تعریف فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجے پر ہو۔" (۴۸)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

ترجمہ: "حقیقت یہ ہے کہ تمھارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔" (۴۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ایمان کے بعد جن چیزوں پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور انسان کی سعادت اور کامیابی کا ان کو بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے، ان میں سے بہت اہم یہ ہے کہ انسان اخلاقِ حسنہ اختیار کرے اور برے اخلاق سے اپنی حفاظت کرے۔

☆ اچھے اخلاق کی اہمیت مندرجہ ذیل احادیث پڑھنے سے اور بھی واضح ہوگی:

📖 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم لوگوں میں اچھے اور بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔" (۵۰)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

"میں خاص اس کام کے لیے بھیجا گیا ہوں کہ اپنی تعلیم اور عمل سے کریمانہ اخلاق کی تکمیل کردوں۔" (۵۱)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن مومن کے میزانِ عمل میں جو سب سے وزنی چیز رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔" (۵۲)

☆ **عفو و درگزر:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ میں نوعمر لڑکا تھا اس لیے میرے سارے کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے اف کا کلمہ بھی نہیں فرمایا، اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ (۵۳)

☆ یعنی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضی اور غصے کے اظہار کے لیے اف کا کلمہ بھی فرمایا ہو۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ عفو و درگزر کا تھا، اور بچوں کے ساتھ یہ اور بھی عام تھا۔

☆ **رحمۃ للعالمین:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا، یہی وجہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپ مشرکین اور کفار کے حق میں بددعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں لعنت اور بددعا کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں بل کہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" (۵۴)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی کا اعلان فرما دیا اور کسی سے بھی بدلہ نہیں لیا۔

☆ **جانوروں کے ساتھ برتاؤ:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جانوروں کو تکلیف نہ دی جائے اور ان کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کیا جائے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ (بھوک کی وجہ سے) اس کی کمر سے لگ گیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو (ان کو اس طرح بھوکا نہ مارو) ان پر سوار ہو تو ایسی حالت میں جب یہ ٹھیک ہوں (یعنی ان کا پیٹ بھرا ہو) اور ان کو چھوڑ دو تو (اسی طرح کھلا پلا کر) اچھی حالت میں۔" (۵۵)

☆ اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے سب جانوروں، پرندوں اور چوپایوں کو کھلانا پلانا بھی صدقہ اور کارِ ثواب ہے۔ جانوروں اور پرندوں کو لڑانے، جانوروں کے منہ پر مارنے یا اس پر داغ دینے، جانوروں کو ستانے اور ان کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کو سختی سے منع فرمایا ہے اور اس کو گناہ کا کام قرار دیا ہے۔

> **دل میں بٹھالینے کی بات**
>
> تین خوبیاں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کردے گا۔ کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا، والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا اور غلام سے اچھا سلوک کرنا۔ (۵۶)

☆ **غلاموں کے ساتھ برتاؤ:** اسلام نے غلاموں کی آزادی اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کو بڑی اہمیت دی ہے اور غلاموں کو آزاد کرنے کو بہت بڑا ثواب کا کام قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، دوسرے صاحبِ ثروت مسلمان اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا کرتے تھے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام بھی تمھارے بھائی ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا ماتحت بنایا ہے۔ لہٰذا ان کو وہ کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور ان کو اتنا کام نہ دو جو وہ نہ کرسکیں اور اگر کوئی مشکل کام دو تو خود بھی اس میں ان کی مدد کرو۔ (۵۷)

☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو ایک حبشی غلام تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر اور حضر میں مؤذن بنے اور امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ ان کو یا سیدی بلال، (اے میرے سردار بلال) کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ سلوک کی وجہ سے بہت سے غلاموں نے قریش کے سرداروں سے پہلے اسلام کی دعوت پر لبیک کہا جن میں سے زید بن حارثہ، خباب بن الارت، بلال بن رباح، عمار، صہیب رومی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

☆ **خواتین کے ساتھ برتاؤ:** اسلام سے پہلے معاشرے میں خواتین کی کوئی عزت اور احترام نہ تھا، اسلام نے آکر خواتین کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے حیثیت سے انتہائی اعلیٰ مقام دیا۔ آیئے اس بارے میں چند آیات اور احادیث پڑھتے ہیں:

١ قرآن کریم میں ہے کہ: "اور تمھارے رب کا قطعی حکم ہے کہ صرف اسی کی عبادت اور پرستش کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھے سے اچھا برتاؤ اور ان کی خدمت کرو۔" (۵۸)

☆ احادیث میں جنت کو ماں کے قدموں کے نیچے قرار دیا گیا ہے اور ماں کی خدمت کو بڑے سے بڑے گناہ کی معافی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس بندے نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں یا دو ہی بیٹیوں یا بہنوں کا بوجھ اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لیے جنت کا فیصلہ ہے۔" (۵۹)

☆ اس حدیث میں بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کو صرف ان کا حق ہی نہیں بتلایا گیا، بل کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر جنت ملنے اور عذابِ دوزخ سے نجات کی خوش خبری بھی دی گئی ہے۔

☆ بیویوں کے حقوق کے بارے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید کی ہے، ایک طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جو عورت اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور

خوش ہوتو وہ جنت میں جائے گی۔" (۶۰)

تو دوسری طرف ان کے حقوق کی بابت یہ فرمایا کہ: "وہ آدمی تم میں سے زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور میں اپنی بیویوں کے حق میں بہت اچھا ہوں۔" (۶۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ کسی بیوی کو نہ کسی خادم کو۔ (۶۲)

وہ یہ بات بھی فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں ہوتے تو اپنے گھر والوں کے کاموں میں شریک ہو کر ان کی مدد اور خدمت کرتے تھے۔ خود ہی اپنی ٹوپی ٹھیک کر لیتے، اپنے پھٹے ہوئے کپڑے سی لیتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے ذاتی کام خود کر لیتے تھے۔ (۶۳)

☆ یعنی گھر کے کام کاج میں گھر کی خواتین کی مدد کرنا اور ہاتھ بٹانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل عادت تھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سارے عالم کے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بھیجا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرض کامل طریقے سے نبھایا۔ اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں پتا چلے گا کہ ایک داعی اور اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلانے والے میں جو صفات ہونی چاہییں وہ تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھیں۔ چاہے وہ صبر و تحمل اور اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف کر دینا ہو، ایفائے عہد یا وعدے کی پابندی اور امانتوں کا ادا کرنا ہو، استقامت یعنی حق پر مستقل مزاجی اور بہادری سے جمے رہنا ہو، اخلاص و تقویٰ ہو یا، عدل و احسان ہو۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغِ دین اور عام زندگی کی بہترین طریقے سے مثال قائم کی کہ آج دنیا بھر میں کروڑوں مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل و جان سے محبت کرتے ہیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ایمان کے بعد کن چیزوں پر زور دیا ہے؟

(ب) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا بیان کیا ہے؟

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین اور کفار کے حق میں بد دعا کیوں نہیں کی؟

(د) غلاموں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

(ھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کس طرح وقت گزارتے تھے؟

(و) سبق میں موجود احادیث اور واقعات کی مدد سے اسوۂ حسنہ پر ایک مضمون لکھیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کس کام کے لیے بھیجا گیا؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے بارے میں کیا ہدایت فرمائی ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کام کون سا ہے؟

(د) والدین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قطعی حکم کیا ہے؟

(ھ) بیویوں کے حقوق کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

(و) سبق میں جتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر آیا ہے ان کے نام اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہنوں اور بیٹیوں کی تربیت کے متعلق کیا فرمایا؟

سوال: ۳ مندرجہ ذیل الفاظ سبق میں آئے ہیں۔ آپ ہر لفظ سے متعلق ایک جملہ سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

نمونہ	اخلاق	بدلہ	جانوروں	تمیز	خواتین	ماں
قدموں	بیٹیوں	شوہر	بیوی	کام	داعی	کروڑوں

سوال: ۴ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) تم لوگوں میں اچھے اور بہتر وہ ________ ہیں جن کے اخلاق ________ اچھے ہیں۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ________ بنا کر بھیجا تھا۔

(ج) جو عورت اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے ________ اور ________ ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ________ کی وجہ سے بہت سے غلاموں نے ________ کے سرداروں سے پہلے اسلام کی دعوت پر لبیک کہا۔

(ھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں ہوتے تو اپنے گھر والوں کے کاموں میں ________ ہو کر ان کی مدد اور ________ کرتے تھے۔

(و) اسلام نے ________ کی آزادی اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کو بڑی ________ دی ہے۔

(ز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ________ اور ________ کی بہترین طریقے سے مثال قائم کی۔

سبق: ۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

باب دوم: عبادات

📖 **عبادات:** جو اعمال اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ) اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں (قرآن کریم پڑھنا، اس کا حفظ کرنا، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ) انھیں "عبادات" کہتے ہیں۔

سبق:۱ روزہ: فضیلت اور معاشرتی اثرات

☆ **روزے کی فرضیت:** توحید و رسالت کے بعد روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے رکے رہنے کو "روزہ" کہتے ہیں۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہیں اور ان کا بغیر عذر کے چھوڑنے والا سخت گناہ گار ہے۔

☆ **رمضان المبارک اور روزے کی برکات:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے سارے دروازے

بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں، ان کا ایک بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے (گناہ گار) بندوں کو دوزخ سے رہائی دی جاتی ہے اور یہ سب رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔"(۱)

☆ **روزے کی خصوصیات:** روزے کی مندرجہ ذیل خصوصیات اسے ایک اہم اور آسان عبادت بنا دیتی ہے:

(الف) روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت پر فرض ہے، نابالغ بچے دائمی مریض وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح سفر کے دوران بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

(ب) روزے قمری (اسلامی) مہینے میں رکھے جاتے ہیں جو موسم اور چھوٹے بڑے دنوں کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے رمضان المبارک کا مہینہ دنیا کے ہر ملک میں ہر موسم میں آتا ہے اور اس وجہ سے اس کی سختی اور نرمی بدلتی رہتی ہے۔

(ج) روزہ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک رکھا جاتا ہے، اس کے بعد لوگ کھانے پینے اور دوسری جائز ضروریات کے استعمال میں آزاد ہیں۔

اہم بات

"روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔"(۲)

☆ **روزے کے مقاصد:**

(الف) چوں کہ تمام انبیا علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزے رکھے، لہٰذا روزہ رکھنے کا مقصد انبیا علیہم السلام کی پیروی ہے جو بہت بڑا اعزاز ہے۔

(ب) روزہ رکھنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا ہے، قرآن کریم میں ہے:

📖 "اور (یہ رمضان کا روزہ) اس لیے (فرض ہوا) تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ تم کو اس نے ہدایت دی اور تا کہ تم اس کا شکر ادا کرو۔"(۳)

(ج) روزے کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول، دل کی پرہیز گاری اور صفائی ہے۔ روزہ رکھ کر بھوکا پیاسا رہنے سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور دل میں گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کاموں کے کرنے کی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ **روزے کے فضائل:** روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو ریا اور نمائش سے پاک ہے، اسی وجہ سے حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

📖 "روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔"(۴)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے جس کو "**بابُ الرّیّان**" کہا جاتا ہے، اس دروازے سے صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا، ان کے سوا کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب تمام روزے دار اس دروازے سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر کسی کا اس دروازے سے داخلہ نہیں ہو سکے گا۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو لوگ رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رکھیں گے، رمضان کی راتوں میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کریں گے ان کے سب گذشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"(۵)

☆ **روزے کے معاشرتی اثرات:** دنیا میں تقویٰ کے حصول اور اس کے نتیجے میں ملنے والے آخرت کے بیش بہا انعامات کے علاوہ روزے کے بہت سے معاشرتی فوائد بھی ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱. روزہ انسان میں بھوک پیاس کا تحمل اور صبر و ضبط پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان میں دین کی خاطر مشکلات برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

۲. رمضان المبارک کا ایک مہینے کا روزہ انسانی صحت کے لیے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ زیادہ کھانا انسانی جسم کو مختلف امراض اور بیماریوں کا شکار بنا دیتا ہے، روزے کی حالت میں بھوکا رہنے سے صحت اچھی رہتی ہے اور نقصان دہ مادے جسم سے نکل جاتے ہیں۔

۳ روزہ رکھنے سے عبادت میں دل لگتا ہے اور برے خیالات دماغ سے نکل جاتے ہیں۔

۴ روزہ انسان میں نیک کاموں کے جذبات ابھارتا ہے اور بہت سے گناہوں سے انسان کو محفوظ کو رکھتا ہے، جب پورا معاشرہ روزے کا پابند ہوتا ہے تو معاشرے کی حالت درست ہو جاتی ہے۔

۵ روزہ رکھنے سے صبر و تحمل اور برداشت جیسی صفات انسان میں پیدا ہوتی ہیں۔

۶ روزہ رکھ کر امیر لوگوں کو اپنے غریب اور فاقہ زدہ بھائیوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے، انھیں احساس ہو جاتا ہے کہ فاقہ کیسی تکلیف دہ چیز ہے اس طرح روزہ ان میں ایثار، رحم دلی اور ہمدردی کے جذبات ابھارتا ہے، جس کی وجہ سے صاحبِ حیثیت مسلمان خصوصی طور سے غریب اور مسکین مسلمانوں کے کھانے پینے اور ان کی امداد کا اہتمام کرتے ہیں۔ اکثر مسلمان اپنی زکوٰۃ اور صدقات اسی مہینے میں غریب مسلمانوں کو دیتے ہیں اور یوں معاشرے کے محروم افراد بھی رمضان المبارک اور عید الفطر کی خوشیاں منا لیتے ہیں۔ اس طرح معاشرے کے مختلف طبقات میں پیار و محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک پرسکون معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ غرض روزہ انسانی معاشرے کی تربیت کے لیے بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆ ہم سب تہیّہ کر لیں کہ اب رمضان المبارک کے روزے ہر سال پابندی سے رکھیں گے اور رات کو تراویح بھی پڑھیں گے تاکہ دنیا اور آخرت میں ہمیں روزے کے فوائد حاصل ہو سکیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حدیث شریف کے مطابق رمضان المبارک کی پہلی رات میں کیا ہوتا ہے؟

(ب) روزہ رکھنے کے تین مقاصد لکھیں۔

(ج) روزہ رکھنا انسانی صحت کے لیے کس طرح مفید ثابت ہوتا ہے؟

(د) روزہ رکھ کر امیر لوگوں کو کس بات کا احساس ہوتا ہے؟

سوال:۲ زیادہ سے زیادہ پانچ الفاظ میں مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) بغیر عذر روزہ چھوڑنے والا کیسا ہے؟

(ب) رمضان المبارک کی پہلی رات میں کن کو جکڑ دیا جاتا ہے؟

(ج) بھوکا پیاسا رہنے سے کس چیز میں دل لگتا ہے؟

(د) جنت کے کس دروازے سے صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا؟

(ھ) روزہ انسان میں کس چیز کے جذبات ابھارتا ہے؟

سوال:۳ اشاروں کی مدد سے نام لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) رمضان میں اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔	
(ب) رمضان میں اس کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔	
(ج) روزہ ان سب پر فرض ہے۔	
(د) روزہ رکھنے کا مقصد ان کی پیروی ہے۔	
(ھ) روزہ رکھنے کی جزا دینے والا۔	
(و) اکثر مسلمان رمضان المبارک میں غریب مسلمانوں کو دیتے ہیں۔	

سوال:۴ روزے سے متعلق پانچ احادیث لکھیں۔

سوال:۵ روزے کے معاشرتی فوائد پر بحث کریں۔

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۲ حج اور اس کی عالمگیریت

حج کی تعریف: اسلام کے پانچ ارکان میں سے آخری اور تکمیلی رکن "حج بیت اللہ" ہے۔ حج کے لغوی معنیٰ "قصد و ارادہ" کے ہیں اور اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے کے ارادے سے مکہ مکرمہ جا کر وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کیے ہوئے خانۂ کعبہ کے گرد طواف کرنے اور مکہ مکرمہ کے مختلف مقدس مقامات میں مخصوص افعال کرنے کو "حج" کہتے ہیں۔

☆ **حج کی فرضیت:** ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد و عورت پر جو بیت اللہ پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ خواتین کے ساتھ ان کے شوہر یا کسی محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔

☆ **حج کے فضائل:** حج کرنے کے بڑے فضائل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ کسی فحش بات کا ارتکاب کیا، اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہو گا جیسا اس دن تھا جس دن پیدا ہوا تھا۔" (۶)
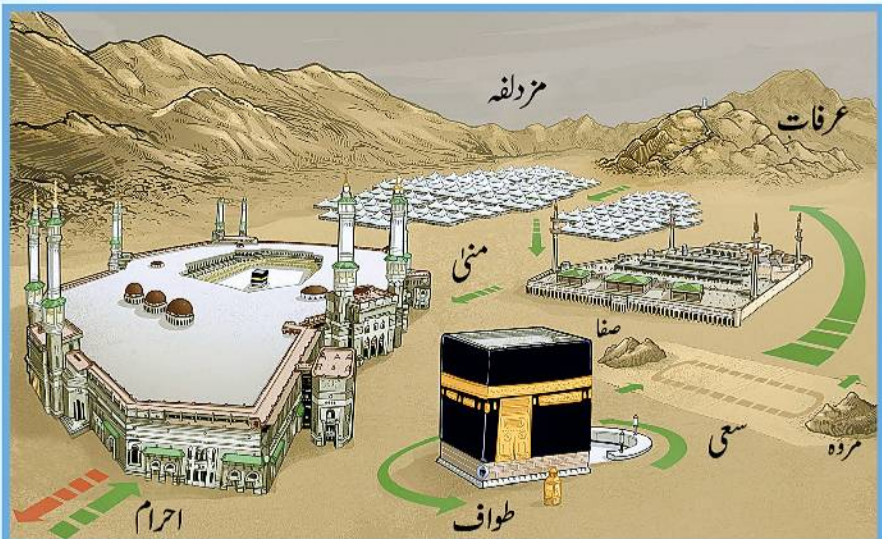
ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"پے در پے حج کیا کرو کیوں کہ حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجگی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل وکچیل دور کر دیتی ہے اور "حج مبرور" (پاک اور مخلصانہ حج) کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔"(۷)

حج کے فرائض: حج کے دن پانچ ہیں یعنی ۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک، ان دنوں کے علاوہ سال کے اور دنوں میں حج نہیں کیا جاسکتا البتہ عمرہ کیا جاسکتا ہے۔

حج کے تین فرائض ہیں:

۱. **احرام باندھنا:** حج کی نیت سے احرام باندھنے سے حج کا عمل شروع ہوجاتا ہے اور احرام کی ساری پابندیاں حاجی پر عائد ہوجاتی ہیں۔ اس کے بعد پکار کر تلبیہ پڑھا جاتا ہے:

"لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ"

۲. **وقوف عرفات:** ۹ ذی الحجہ کے دن زوالِ آفتاب کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق کے درمیان "میدانِ عرفات" میں ٹھہرنا اگرچہ تھوڑی سی دیر کے لیے ہو۔

۳. **طوافِ زیارت:** وقوفِ عرفات کے بعد طوافِ زیارت کرنا حج کا سب سے اہم رکن ہے۔

حج کے واجبات: حج کے چھ واجبات ہیں:

۱. **مزدلفہ میں ٹھہرنا:** عرفات سے شام کو آکر یہاں رات کو قیام کرنا اور پھر طلوعِ فجر کے بعد تھوڑی دیر عبادت کرنا۔

۲ **سعی کرنا:** صفا اور مروہ خانۂ کعبہ کے قریب دو پہاڑیاں ہیں ان کے درمیان چکر لگانا سعی کہلاتا ہے۔

۳ **جمرات کو کنکری مارنا:** منیٰ میں کافی فاصلے سے تین ستون بنے ہوئے ہیں، انھی ستونوں کو جمرات کہا جاتا ہے، حاجی ان کو کنکریاں مارتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جمرات پر کنکریاں پھینکنا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کے ذکر کو قائم کرنے کے لیے ہے۔" (۸)

۴ **قربانی کرنا:** منیٰ میں حاجی قربانی کرتے ہیں تاکہ دوست احباب، فقراء اور مسکین کو اس کا گوشت کھلائیں۔

۵ **حلق کرانا:** سر منڈانا یا سر کے بال چھوٹے کرانا۔

۶ **طوافِ وداع کرنا:** یہ حج کا آخری عمل ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ حاجی جب حج کے بعد اپنے وطن واپس ہونے لگے تو اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہی ہو۔ اس لیے اس طواف کا نام طوافِ وداع اور طوافِ رخصت ہے۔

حج کے آداب: حاجیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ حج کے لیے احرام باندھنے سے لے کر حج کے بعد احرام اتارنے تک نیکی و پاکپازی اور امن و سلامتی کے سفیر ہوں۔ لہٰذا مندرجہ ذیل کاموں کا اہتمام ہر حاجی کے لیے ضروری ہے:

۱ **نمازوں کا اہتمام:** حج کا مقصد اللہ تعالیٰ کے احکامات کو زندہ کرنا ہے۔ جب اس مقصد کے لیے سفر شروع کیا جائے تو نماز کی مکمل پابندی کا اہتمام ہو۔

۲ **اچھے اخلاق:** حاجی کے لیے ایک اہم چیز اچھے اخلاق کی پیروی ہے، اپنے ساتھیوں کے راحت و آرام کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا بہت اہم ہے۔

۳ **مقدس مقامات کا ادب:** حج کا ایک بڑا مقصد مقدس مقامات کا ادب و احترام ہے تا کہ ان مقامات سے جو مقدس روایتیں وابستہ ہیں ان کی یاد دلوں میں قائم رہے۔

حج کی عالمگیریت: حج ایک جامع بدنی اور مالی عبادت ہے۔ مسلمان جس طرح مسجد میں ایک ساتھ نماز ادا کرتے ہیں، اسی طرح حج کے موقع پر مسلمان ایک ساتھ جمع ہو کر مناسکِ حج ادا کرتے ہیں۔

حاجی صاحبان جو مختلف ملکوں، قوموں اور خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی زبانیں، لباس اور رہن سہن مختلف ہوتا ہے، حج کے موقع پر ایک ساتھ جمع ہو کر ایک جیسا احرام پہن کر، ایک ہی ذکر تلبیہ پڑھتے ہیں اور حج کے مختلف ارکان ایک ساتھ ادا کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایک ہی ملت یعنی ملت ابراہیمی کا حصہ بن جاتے ہیں۔

لاکھوں حُجّاج ایک ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ساتھ رکوع اور سجود کرتے ہیں اور ایک امام کی پیروی کرتے ہیں جس سے ان میں آپس میں اتحاد و اتفاق قائم ہوتا ہے۔

دور دراز کے رہنے والے مسلمان اپنے اپنے ملکوں اور خطوں سے حج کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ سارے مسلمان مل کر ایک قوم، ایک نسل اور ایک خاندان کے افراد نظر آتے ہیں اور ان کے آپس کے تمام نسلی امتیازات اور فرق مٹ جاتے ہیں، جن کی وجہ سے ان کے درمیان الفت و محبت پیدا ہو جاتی ہے اور مسلمانوں کی آپس میں عالمگیر اخوت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

آج دنیا کے ہر ملک میں مسلمان ہیں اور وہی زبان بولتے ہیں جو ان کے ملک میں بولی جاتی ہے، مگر حج کے موقع پر جمع ہونے والے مسلمان قرآن اور اسلام کی زبان عربی سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی اسلام کی عالمگیر اخوت کی ایک بہت مضبوط کڑی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے

"حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔"(۹)

کسبِ حلال ایک اہم فریضہ ہے، ہر حاجی یہی کوشش کرتا ہے کہ وہ حج کے مصارف حلال مال سے ادا کرے۔ اس کا بڑا اچھا اثر حاجیوں کی روحانی حالت پر پڑتا ہے اور یہاں سے ایک اصلاح یافتہ معاشرہ پوری دنیا میں قائم ہونے کی بنیاد پڑتی ہے۔

حاجی حج کے لیے اس سرزمین میں حاضر ہوتے ہیں جہاں اکثر نبیوں، رسولوں اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اطاعت اور فرماں برداری کا اعتراف کیا۔ حجاج بھی ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری کا اقرار کرتے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر حاجی اپنے اپنے ممالک میں پہنچتے ہیں تو ان کی وجہ سے ان کے ملکوں اور علاقوں میں رجوع الی اللہ کی فضا قائم ہوتی ہے اور مسلمانوں کی اصلاح کا عالمگیر نظام قائم ہوتا ہے۔

مشق

سوال:۱ ایک ہی جملے کے الفاظ کو الگ الگ لکھ دیا گیا ہے، آپ انھیں ملا کر صحیح جملہ بنائیں۔

خواتین کے ساتھ ان کے	بدنی اور مالی عبادت ہے۔
حج کا ایک بڑا مقصد	اہم فریضہ ہے۔
قربانی کرتے ہیں	حاجی کے لیے ایک اہم چیز۔
صفا اور مروہ خانۂ کعبہ	منیٰ میں حاجی
مقدس مقامات کا ادب و احترام ہے	کے قریب دو پہاڑ ہیں
اچھے اخلاق کی پیروی ہے	حج ایک جامع
شوہر یا کسی محرم کا ہونا بھی ضروری ہے	کسبِ حلال ایک

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حج کسے کہتے ہیں؟

(ب) حج کے کتنے فرائض ہیں؟ وضاحت سے لکھیں۔

(ج) حج کے واجبات مختصر طور پر لکھیں۔

(د) حج کے آداب کے بارے میں مختصر طور پر لکھیں۔

(ھ) حج کی عالمگیریت کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل کی وضاحت کے بارے میں صرف ایک جملہ لکھیں۔

(الف) حج کے لیے خواتین کے ساتھ کس کا ہونا ضروری ہے؟

(ب) حجِ مبرور کا کیا صلہ ہے؟

(ج) حج کے موقع پر جمع ہونے والے مسلمان کس زبان سے مانوس ہوجاتے ہیں؟

(د) ہر حاجی کیا کوشش کرتا ہے؟

عملی مشق

اپنے خاندان کے کسی فرد سے جو ماضی قریب میں حج کر چکے ہوں حج کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ نمونے کے طور پر چند سوالات لکھے جا رہے ہیں:

❶ حج میں اندازاً کتنے حاجی ہوں گے؟

❷ میدانِ عرفات میں آپ نے کون سے اعمال کیے؟

❸ سعی کس طرح کرتے ہیں؟ وغیرہ

سبق: ۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۳ کسبِ حلال

☆ روزی کمانے کا ایسا طریقہ جسے دین میں جائز قرار دیا گیا ہو "کسبِ حلال" کہلاتا ہے۔ صرف وہی کمائی جائز ہے جو جائز ذریعے سے حاصل کی جائے، اس میں کسی کو نقصان پہنچایا جائے نہ کسی کا حق غصب کیا جائے، جو سود اور رشوت جیسی برائیوں سے پاک ہو اور کسی ناجائز ذریعے سے حاصل نہ کی گئی ہو۔

☆ آپس کے لین دین، خرید و فروخت، صنعت و تجارت اور محنت مزدوری وغیرہ ایسے معاشی معاملات ہیں، جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق کرنا بھی عبادت اور دین کا حصہ ہے اور ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب اور جنت کے اعلیٰ درجات کا وعدہ ہے، جس طرح نماز، روزہ، ذکر، تلاوت، اچھے اخلاق پر اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

عمل کرنے کی بات

"اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ۔" (۱۰)

☆ **کسبِ حلال کے بنیادی اصول:** کسبِ حلال اور تجارت وغیرہ میں مندرجہ ذیل چار اصولوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

1. اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانا۔
2. عدل و انصاف۔
3. سچائی اور دیانت داری۔
4. رعایت، خیر خواہی اور کمزور طبقات کو سہولت دینا۔

کسبِ حلال ایک فریضہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "حلال حاصل کرنے کی فکر و کوشش فرض کے بعد فریضہ ہے"۔ (۱۱)

☆ اس حدیث سے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اسلام کے بنیادی ارکان کی ادائیگی کے بعد حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش بھی اسلامی فریضہ ہے، کیوں کہ اگر انسان اس

میں کوتاہی کرے گا تو خطرہ ہے کہ وہ حرام روزی سے پیٹ بھرے گا، جس کا انجام بہت برا ہے۔

☆ **کسبِ حلال کی فضیلت:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی زیادہ پاک اور اچھی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر وہ تجارت جو پاک بازی کے ساتھ ہو"۔ (۱۲)

☆ یعنی تحصیلِ معاش کی صورتوں میں بہت اچھی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے کوئی ایسا کام کرے جس سے کھانے پینے کی ضروریات پوری ہوں۔ ایسا کرنا انبیا علیہم السلام کی سنت ہے اور سب سے اچھی کمائی وہی ہے جو اپنے دست و بازو سے ہو اور اس میں تجارت بھی شامل ہے، شرط یہ ہے کہ شریعت کے احکام کے مطابق اور دیانت داری سے ہو۔

☆ احادیث کے مطالعے سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ ایماندار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (۱۳)

تجارت، ملازمت، کاروبار، کھیتی باڑی، دُکان داری، مزدوری وغیرہ، جس میں شریعت کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی پیروی کی جائے حلال ذرائع ہیں۔ اس کے برخلاف سود، رشوت، ملاوٹ، ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی، خیانت اور جھوٹ کے ساتھ جو کام بھی کیا جائے ناجائز اور حرام ذرائع میں داخل ہے۔

☆ ہم سب عہد کریں کہ ہمیشہ کمائی کے حلال ذرائع اختیار کریں گے اور حرام سے بچیں گے۔

☆ **حلال کمائی کے فائدے:**

☆ حلال روزی کمانے والے کا دل مطمئن اور پُرسکون رہتا ہے۔

☆ رزقِ حلال کھانے سے نیکیوں کی رغبت اور برائیوں سے نفرت دل میں بیدار ہوتی ہے۔

☆ حلال کمانے والے کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حلال کمانے والا معاشرے کا ایک مفید شہری ثابت ہوتا ہے۔

☆ حلال کمانے والا فضول خرچی سے بچتا ہے اور اپنی کمائی نیک کاموں میں لگاتا ہے۔

☆ حلال کمائی میں برکت ہے اور کم پیسوں میں زیادہ کام ہو جاتے ہیں۔

☆ **حرام کمانے کے نقصانات:** حرام کمانے والا سکون کی دولت سے محروم رہتا ہے۔ حرام مال میں برکت نہیں ہوتی، حرام کمانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو جسم حرام مال پر پلا ہو اور بڑھا ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

سوال: ۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) کسبِ حلال کسے کہتے ہیں؟

(ب) کسبِ حلال کے بنیادی اصول لکھیں۔

(ج) کسبِ حلال کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث لکھیں۔

(د) سب سے اچھی کمائی کون سی ہے؟

(ھ) حلال کمائی کے پانچ فوائد لکھیں۔

سوال: ۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حلال رزق حاصل کرنے کی فکر و کوشش فرض کے بعد ____________ ہے۔

(ب) سب سے اچھی کمائی وہی ہے جو اپنے ____________ و ____________ سے ہو۔

(ج) ایمان دار تاجر قیامت کے دن ____________ صدیقوں اور ____________ کے ساتھ ہوگا۔

(د) ____________ کھانے سے نیکیوں کی رغبت اور برائیوں سے نفرت دل میں بیدار ہوتی ہے۔

(ھ) حرام کمانے والا ____________ کی دولت سے محروم رہتا ہے۔

عبادات

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) معاشی معاملات کب دین اور عبادت بنتے ہیں؟

(ب) حلال روزی حاصل کرنے میں کوتاہی کرنے کا کیا نقصان ہے؟

(ج) کون سی کمائی زیادہ پاک اور اچھی ہے؟

(د) حرام کمانے کا کیا نقصان ہے؟

(ھ) کمائی کے ذرائع حلال کب بنتے ہیں؟

سوال:۴ صحیح جواب منتخب کریں۔

(الف) حلال حاصل کرنے کی فکر و کوشش فرض کے بعد ________ ہے۔ (واجب ۔ سنت ۔ فریضہ)

(ب) سب سے اچھی کمائی وہی ہے جو اپنے ________ سے ہو۔
(دست و بازو ۔ غور و فکر ۔ ضرورت واحتیاج)

(ج) حلال کمانے والے کا دل ________ اور پرسکون رہتا ہے۔ (پریشان ۔ شرمندہ ۔ مطمئن)

(د) حرام کمانے والے کی دعا ________ نہیں ہوتی۔ (قبول ۔ رد ۔ محروم)

(ھ) حلال کمائی میں ________ ہے۔ (برکت ۔ زحمت ۔ مشقت)

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۴ حقوق العباد

☆ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فضل و احسان ہے کہ جہاں اس نے انسانوں کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے وہیں اس نے اپنے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی تاکید کی ہے۔ اسلامی احکامات کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ اچھا مسلمان وہی ہے جو حقوق اللہ کے پاسداری کے ساتھ حقوق العباد کی بھی رعایت کرے۔

☆ انسان پر سب سے زیادہ حق تو اس کے ماں باپ، بہن بھائیوں، بیوی بچوں اور قریبی رشتہ داروں ہی کا ہے، مگر ان کے علاوہ بھی جن کے حقوق کی رعایت رکھنا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے ان کی مکمل وضاحت قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ ان میں خاص طور سے وہ لوگ قابلِ ترجیح ہیں جن کو دوسروں کی دیکھ بھال اور مدد کی ضرورت ہے۔

☆ آج کے سبق میں ہم یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور مسافروں کے حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیمات ان پر عمل کرنے کی نیت سے پڑھیں گے۔

کیا آپ کو معلوم ہے

"جن لوگوں کے ساتھ کوئی یتیم ان کے برتن میں کھانے کے لیے بیٹھے تو شیطان ان کے برتن کے قریب نہیں آتا"۔ (۱۴)

☆ **یتیموں کے حقوق:** وہ بچے جن کے والدین انتقال کر چکے ہوں اور جو والدین کی محبت سے محروم ہیں "یتیم" کہلاتے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال ان کے رشتہ داروں کے علاوہ پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ اسلام نے یتیموں کی دیکھ بھال کو بڑی اہمیت دی ہے اور اسے بہت بڑی نیکی کا کام قرار دیا ہے۔

قرآن کریم میں ہے کہ:

(الف) "اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔"(۱۵)

(ب) "اور یہ تاکید کرتی ہیں کہ تم یتیموں کی خاطر انصاف قائم کرو۔"(۱۶)

(ج) "یتیم کے ساتھ بُرے سلوک سے اس طرح منع کیا گیا ہے: "اب جو یتیم ہے تم اس پر سختی مت کرنا"(۱۷)

احادیث میں بھی یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (۱۸)

☆ **بیوہ کے حقوق:** جن خواتین کے شوہر انتقال کر جائیں تو وہ بے یار و مددگار رہ جاتی ہیں۔ اسلام نے ان کمزوروں کی بھی فریادرسی کی ہے اور ان کی خدمت اور مدد کو ضروری قرار دیا ہے۔ اسلام سے پہلے معاشرے میں بیوہ عورت کی نہ کوئی حیثیت تھی اور نہ عزت، مگر اسلام نے انھیں بڑی اہمیت عطا فرمائی ہے۔ اسلام نے بیوہ عورت کو شوہر کی جائیداد میں بھی حصے دار بنایا ہے اور ان کی مدد اور اعانت کو بہت بڑے ثواب کا کام بتایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں دوڑ دھوپ کرنے والے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے یا اس کا ثواب اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔" (۱۹)

☆ اس حدیث سے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کا بڑا درجہ ہے جو کسی بیوہ عورت کی خدمت و اعانت کریں۔ اس اعانت کی یہ صورت بھی ہے کہ وہ یا تو اپنا مال ان پر خرچ کریں اور دوسری صورت یہ

ہے کہ دوسرے صاحبِ ثروت لوگوں کو ان کی خبر گیری اور اعانت کی طرف متوجہ کر دیں۔

☆ **معذوروں کے حقوق:** معذوروں سے وہ لوگ مراد ہیں جو پیدائشی طور پر یا کسی حادثے کی وجہ سے کسی جسمانی عضو سے محروم ہو گئے ہوں اور اس کی وجہ سے دوسروں کی مدد کے محتاج ہوں۔ اس میں نابینا، ہاتھ اور پیروں سے محروم اور دوسرے معذورین شامل ہیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا بھی نیکی کا کام ہے۔[۲۰]

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی معذورین کا بہت خیال رکھتے تھے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں تشریف لے گئے، تو اپنے پیچھے حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مسجدِ نبوی کا امام مقرر کر کے گئے جو ایک نابینا صحابی تھے۔

☆ اسلام نے معذورین کو احکامات کی ادائیگی میں بھی بڑی رعایت دی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اندھے آدمی پر (جہاد نہ کرنے کا) کوئی گناہ نہیں ہے، نہ لنگڑے آدمی پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار آدمی پر گناہ ہے۔"[۲۱]

☆ ہمیں چاہیے کہ معذورین کی مدد و اعانت کریں، ان کا خیال رکھیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور انھیں معاشرے کا ایک کار آمد اور مفید شہری بنانے میں ان کی مدد کریں۔

☆ **مسافروں کے حقوق:** انسان جب سفر میں جاتا ہے تو اپنے گھر بار، مال و اسباب اور دوسرا ضروری سامان ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ مسافر اپنے وطن اور گھر سے بھی دور ہوتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے مسافروں کے بھی حقوق متعین کیے ہیں، اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی جو ہر مال دار اور عاقل، بالغ شخص پر فرض ہے اس کے مصارف میں مسافر بھی شامل ہیں۔ یعنی مسافروں کی زکوٰۃ کے مال سے بھی مدد کی جا سکتی ہے۔

☆ ایک مسافر وہ بھی ہے جو ہے تو سفر میں مگر ہمارے گھر میں مہمان کی حیثیت سے ٹھہرا ہوا ہے۔ مہمان کی خدمت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔" [۲۲]

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ سفر فرماتے تو (دوسروں کی مدد اور خبر گیری کے لیے) قافلہ سے پیچھے چلا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور (کی سواری) کو ہانکا کرتے اور جو شخص پیدل چل رہا ہوتا اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان (قافلہ والوں) کے لیے دعا فرماتے رہتے۔ [۲۳]

☆ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم مسافروں کی ہر ممکن مدد کریں، ان کے لیے سواری اور ان کے کھانے پینے وغیرہ کا انتظام کریں اور اگر ممکن ہو تو ان کے ساتھ مالی تعاون بھی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) ایک مسلمان پر جن لوگوں کے حقوق ہیں ان میں سے پانچ کی نشان دہی کریں۔

(ب) اسلام نے یتیموں کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

(ج) یتیم کی کفالت کرنے والے کو جنت میں کیسا درجہ ملے گا؟

(د) بیوہ اور مسکین کی خدمت میں دوڑ دھوپ کرنے والے کو کیا ثواب ملتا ہے؟

(ھ) معذوروں سے کون مراد ہیں؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اچھا مسلمان وہی ہے جو حقوق اللہ کی ________ کے ساتھ حقوق العباد کی بھی ________ کرے۔

(ب) وہ بچے جو والدین کی محبت سے ________ ان کی دیکھ بھال پورے ________ کی ذمہ داری ہے۔

(ج) اور یہ تاکید کرتی ہیں کہ تم یتیموں کی خاطر ________ قائم کرو۔

(د) اسلام سے پہلے معاشرے میں بیوہ عورت کی نہ کوئی ________ تھی ________۔

(ہ) جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ________ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ________ کا اکرام کرے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) انسان پر سب سے زیادہ حق کن کا ہے؟

(ب) اچھا مسلمان کون ہے؟

(ج) یتیموں کی دیکھ بھال کس کی ذمہ داری ہے؟

(د) بیوہ عورتوں کی امداد اور اعانت کی دو صورتیں لکھیں؟

(ہ) غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے کس کو مسجد نبوی کا امام مقرر فرمایا؟

(و) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح سفر کرتے تھے؟

سوال:۴ صحیح جواب خالی جگہ میں لکھیں۔

(الف) وہ بچے جو والدین کی محبت سے ________ ہیں یتیم کہلاتے ہیں۔ (مانوس ۔ محروم ۔ محفوظ)

(ب) ________ نگاہ والے کو راستہ دکھانا بھی نیکی کا کام ہے۔ (کمزور ۔ مضبوط ۔ مناسب)

(ج) اسلام نے معذورین کو ________ کی ادائیگی میں بھی بڑی رعایت دی ہے۔

(زکوٰۃ ۔ صدقات ۔ احکامات)

(د) مسافر اپنے وطن اور گھر سے بھی ________ ہوتا ہے۔ (دور ۔ نزدیک ۔ مجبور)

(ہ) ہمیں بھی چاہیے کہ ہم مسافروں کی ہر ممکن ________ کریں۔ (مدد ۔ احتیاط ۔ حفاظت)

سبق:۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۵ حفظ سورۃ

سُوْرَةُ الَّيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۭ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۭ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۭ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۭ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۭ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ترجمہ: "قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے ﴿۱﴾ اور دن کی جب اس کا اجالا پھیل جائے ﴿۲﴾ اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا ﴿۳﴾ کہ حقیقت میں تم لوگوں کی کوشش الگ الگ قسم کی ہیں ﴿۴﴾ اب جس کسی نے (اللہ کے راستے میں مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا ﴿۵﴾ اور سب سے اچھی بات کو دل سے مانا ﴿۶﴾ تو ہم اس کو آرام کی منزل تک پہنچنے کی تیاری کرا دیں گے ﴿۷﴾ رہا وہ شخص جس نے بخل سے کام لیا اور (اللہ سے) بے نیازی اختیار کی ﴿۸﴾ اور سب سے اچھی بات کو جھٹلایا ﴿۹﴾ تو ہم اس کو تکلیف کی منزل تک پہنچنے کی تیاری کرا دیں گے ﴿۱۰﴾ اور جب ایسا شخص تباہی کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہیں آئے گا ﴿۱۱﴾ یہ سچ ہے کہ راستہ بتلا دینا ہمارے ذمے ہے ﴿۱۲﴾ اور یہ بھی سچ ہے کہ آخرت اور دنیا دونوں ہمارے قبضے میں ہیں ﴿۱۳﴾ لہٰذا میں نے تمہیں ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا ہے ﴿۱۴﴾ اس آگ میں کوئی اور نہیں وہی بدبخت داخل ہوگا ﴿۱۵﴾ جس نے

حق کو جھٹلا دیا، اور منہ موڑا ⑯ اور اس سے ایسے پرہیزگار شخص کو دور رکھا جائے گا جو اپنا مال پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے (اللہ کے راستے میں) دیتا ہے ⑱ حالانکہ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں تھا جس کا بدلہ دیا جاتا ⑲ البتہ وہ صرف اپنے اُس پروردگار کی خوشنودی چاہتا ہے، جس کی شان سب سے اونچی ہے ⑳ یقین رکھو ایسا شخص عنقریب خوش ہو جائے گا ㉑"

☆ تشریح: سُوْرَۃُ اللَّیْلِ مکی سورت ہے اور اس میں (۲۱) اکیس آیات ہیں۔

☆ اس سورت میں بیان کی گئی اہم باتیں درج ذیل ہیں:

1. انسان اچھے اعمال بھی کرتے ہیں اور برے اعمال بھی کرتے ہیں۔
2. اچھے اعمال کا نتیجہ جنت کی صورت میں ملے گا اور برے اعمال کا نتیجہ دوزخ کی صورت میں ملے گا۔
3. اچھی بات سے مراد دینِ اسلام پر عمل کرنے کے نتیجے میں حاصل ہونے والی جنت ہے۔
4. جب انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اسے تکلیف کی منزل یعنی دوزخ میں جانا پڑے گا۔
5. جنت میں مسلمان کو اپنے نیک اعمال کا ایسا صلہ ملے گا جسے دیکھ کر وہ خوش ہو جائے گا۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں اللہ تعالیٰ نے کن چیزوں کی قسم کھائی ہے؟

(ب) کسی شخص کا مال اس کے کام نہیں آئے گا؟

(ج) دنیا اور آخرت دونوں کس کے قبضے میں ہیں؟

(د) جہنم کی آگ میں کون داخل ہوگا؟

(ھ) جہنم کی آگ سے کس کو دور رکھا جائے گا؟

کیا آپ کو معلوم ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:
"جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجیے۔" (۴۴)

سوال:۲ خالی خانوں میں ترجمہ یا آیت لکھیں۔

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى	
اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔	
	اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى
	اور سب سے اچھی بات کو دل سے مانا۔
وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰى	
یہ سچ ہے کہ راستہ بتلا دینا ہمارے ذمے ہے۔	
فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰى	
	جس نے حق کو جھٹلایا اور منہ موڑا۔
اور اس سے ایسے پرہیزگار شخص کو دور رکھا جائے گا۔	
	البتہ وہ صرف اپنے پروردگار کی خوشنودی چاہتا ہے، جس کی شان سب سے اونچی ہے۔
وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى	

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) قسم ہے ______ کی جب وہ چھا جائے۔

(ب) کہ حقیقت میں تم لوگوں کی ______ الگ الگ قسم کی ہیں۔

(ج) اس آگ میں کوئی اور نہیں وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے ______ کو جھٹلایا اور ______ موڑا۔

(د) جو اپنا مال ______ حاصل کرنے کے لیے (اللہ کے راستے میں) دیتا ہے۔

سبق:۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:٦ حفظِ سورۃ

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿٤﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٧﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ترجمہ: "میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ﴿١﴾ جبکہ (اے پیغمبر!) تم اس شہر میں مقیم ہو ﴿٢﴾ اور (قسم کھاتا ہوں) باپ کی اور اس کی اولاد کی ﴿٣﴾ کہ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے ﴿٤﴾ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا ﴿٥﴾ کہتا ہے کہ: "میں نے ڈھیروں مال اُڑا ڈالا ہے۔" ﴿٦﴾ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُس کو کسی نے دیکھا نہیں؟ ﴿٧﴾ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں؟ ﴿٨﴾ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے؟ ﴿٩﴾ اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتا دیے ہیں ﴿١٠﴾ پھر بھی وہ اُس گھاٹی میں داخل نہیں ہوسکا ﴿١١﴾ اور تمہیں کیا پتہ کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ﴿١٢﴾ کسی کی گردن (غلامی سے) چھڑا دینا ﴿١٣﴾ یا پھر کسی بھوک والے دن میں کھانا کھلا دینا ﴿١٤﴾ کسی رشتہ دار یتیم کو، ﴿١٥﴾ یا کسی

مسکین کو جو مٹی میں رُل رہا ہو ⑯ پھر وہ ان لوگوں میں بھی شامل نہ ہوا جو ایمان لائے ہیں، اور جنھوں نے ایک دوسرے کو ثابت قدمی کی تاکید کی ہے، اور ایک دوسرے کو رحم کھانے کی تاکید کی ہے ⑰ یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے نصیب والے ہیں ⑱ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے، وہ نحوست والے لوگ ہیں ⑲ اُن پر ایسی آگ مسلط ہوگی جو ان پر بند کر دی جائے گی ⑳"

☆ تشریح: **سُوْرَۃُ الْبَلَدِ** مکی سورت ہے اور اس میں (۲۰) بیس آیتیں ہیں۔

☆ اس سورت میں بیان کی گئی اہم باتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں جس شہر کی قسم کھائی ہے وہ مکہ مکرمہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک مقدس شہر قرار دیا ہے اور اس شہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی نے اس شہر کی شان اور بڑھادی ہے۔
2. دنیا میں انسان کو اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی مشقت میں لگا رہتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اسے دین کے لیے کوئی محنت نہ کرنی پڑے تو یہ ممکن نہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی خاطر مشقتیں اٹھائیں اور تکالیف برداشت کیں۔
3. کفّارِ مکہ اسلام کو مٹانے کے لیے اپنا مال خرچ کرتے تھے، انھیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے سارے اعمال کی خبر ہے۔
4. انسان کو اللہ تعالیٰ نے نیکی اور بدی دونوں کے راستے دکھائے ہیں، اور اختیار دیا ہے کہ اپنی مرضی سے جو راستہ چاہو اختیار کر سکتے ہو، لیکن برائی کا راستہ اختیار کرو گے تو سزا ملے گی۔
5. گھاٹی دو پہاڑوں کے درمیانی راستے کو کہتے ہیں۔ عام طور سے جنگ کے دوران ایسے راستے کو دشمن سے بچنے کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ یہاں گھاٹی میں داخل ہونے سے مراد ثواب کے کام کرنا ہے اور ان کو گھاٹی میں داخل ہونا اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ اعمال انسان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں مدد دیتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ﴿١﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

ترجمہ: "بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا، (اور) منہ پر طعنے دینے کا عادی ہو ﴿١﴾ جس نے مال اکٹھا کیا ہو، اور اسے گنتا رہتا ہو ﴿٢﴾ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا ﴿٣﴾ ہرگز نہیں! اس کو تو ایسی جگہ میں پھینکا جائے گا جو چورا چورا کرنے والی ہے ﴿٤﴾ اور تمہیں کیا معلوم وہ چورا چورا کرنے والی چیز کیا ہے؟ ﴿٥﴾ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ﴿٦﴾ جو دلوں تک جا چڑھے گی! ﴿٧﴾ یقین جانو وہ ان پر بند کر دی جائے گی ﴿٨﴾ جب کہ وہ (آگ کے) لمبے چوڑے ستونوں میں (گھرے ہوئے) ہوں گے ﴿٩﴾"

☆ تشریح: سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مکی سورت ہے اور اس میں (۹) نو آیتیں ہیں۔

☆ اس سورت میں بیان کی گئی چند اہم باتیں یہ ہیں:

کیا آپ کو معلوم ہے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "اللہ تعالیٰ اس قرآن کریم کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتا ہے۔" (۲۵)

❶ کسی کی غیر موجودگی میں اس کا عیب بیان کرنا غیبت ہے جو بڑا گناہ ہے، اور کسی کے منہ پر طعنے دینا جس سے اس کی دل آزاری ہو اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔

❷ جائز طریقے سے مال حاصل کرنا گناہ نہیں ہے، لیکن مال کی ایسی محبت جو انسان کو گناہ میں مبتلا کر دے اور موت سے غافل کر دے تو یقیناً یہ گناہ کی بات ہے۔

۳ دوزخ میں آگ کے شعلے چاروں طرف سے دوزخیوں کو اس طرح گھیر لیں گے کہ باہر نکلنے کا راستہ بند ہو جائے گا۔

☆ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس سورت میں جن کاموں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) غیبت کسے کہتے ہیں؟

(ب) غیبت سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

(ج) مال کی کیسی محبت گناہ ہے؟

(د) سُوْرَةُ الْبَلَدِ میں اللہ تعالیٰ نے کس شہر کی قسم کھائی ہے؟

(ھ) دنیا میں انسان کو کس طرح پیدا کیا گیا ہے؟

(و) گھاٹی کسے کہتے ہیں؟ اس سورت میں گھاٹی میں داخل ہونے کا کیا مطلب بیان کیا گیا ہے؟

(ز) سُوْرَةُ الْبَلَدِ میں جو نیک اعمال ذکر کیے گئے ہیں وہ لکھیں۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر __________ لگانے والا (اور) منہ پر __________ دینے کا عادی ہو۔

(ب) دوزخ میں آگ کے __________ چاروں طرف سے __________ کو اس طرح گھیر لیں گے کہ باہر نکلنے کا __________ بند ہو جائے گا۔

(ج) کہ ہم نے انسان کو __________ میں پیدا کیا ہے۔

(د) اور ہم نے اس کو دونوں ______ بتا دیے ہیں۔

(ھ) دنیا میں انسان کو اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ کسی نہ کسی ______ میں لگا رہتا ہے۔

(و) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی ______ مشقتیں اٹھائیں اور ______ برداشت کیں۔

(ز) انسان کو اللہ تعالیٰ نے ______ اور بدی دونوں کے راستے دکھا دیے ہیں۔

سوال:۳ آیت یا اس کا ترجمہ خالی خانوں میں لکھیں۔

(الف)	وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ	
(ب)		يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ
(ج)	اللہ کی سلگائی ہوئی آگ	
(د)		تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ
(ھ)		وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ
(و)	اور ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔	
(ز)		وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ
(ح)	ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ	
(ط)		ان پر ایسی آگ مسلط ہوگی جوان پر بند کر دی جائے گی۔

سبق:۶	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۷ حفظِ سورۃ

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ۝۱ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝۲ وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝۳ وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ۝۴ وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا ۝۶ وَنَفْسٍ وَّمَاسَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْیٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵

ترجمہ: "قسم ہے سورج کی اور اس کی پھیلی ہوئی دھوپ کی ۝۱ اور چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے پیچھے آئے ۝۲ اور دن کی جب وہ سورج کا جلوہ دکھادے ۝۳ اور رات کی جب وہ اس پر چھا کر اسے چھپا لے ۝۴ اور قسم ہے آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا ۝۵ اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا ۝۶ اور انسانی جان کی اور اس کی جس نے اسے سنوارا ۝۷ پھر اُس کے دل میں وہ بات بھی ڈال دی جو اس کے لیے بدکاری کی ہے، اور یہ بھی جو اُس کے لیے پرہیزگاری کی ہے ۝۸ فلاح اسے ملے گی جو اس نفس کو پاکیزہ بنائے ۝۹ اور نامراد وہ ہوگا جو اس کو (گناہ میں) دھنسادے ۝۱۰ قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے (پیغمبر کو) جھٹلایا ۝۱۱ جب ان کا سب سے سنگدل شخص اٹھ کھڑا ہوا ۝۱۲ تو اللہ کے پیغمبر نے ان سے کہا کہ: "خبردار! اللہ کی اونٹنی کا اور اس کے پانی پینے کا پورا خیال رکھنا" ۝۱۳ پھر بھی انھوں نے پیغمبر کو جھٹلایا، اور اس اونٹنی کو مار ڈالا۔ نتیجہ یہ کہ ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر سب کو برابر کر دیا ۝۱۴ اور اللہ کو اس کے کسی برے انجام کا کوئی خوف نہیں ہے ۝۱۵"

☆ تشریح: سورۃ الشّمس مکی سورت ہے اور اس میں (۱۵) پندرہ آیتیں ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے کئی اہم باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

۱ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے دل میں نیکی اور برائی دونوں قسم کے تقاضے پیدا فرمائے ہیں، اب انسان کا کام یہ ہے کہ وہ نیکی کے تقاضے پر عمل کرے اور برائی سے اپنے آپ کو روکے۔ یہ بات کہنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، دن اور رات کی قسمیں کھائی ہیں۔ اس میں اشارہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے سورج کی اور دن کی روشنی پیدا کی ہے اور رات کا اندھیرا بھی، اسی طرح انسان کو نیکی کے کام کرنے کی صلاحیت بھی دی ہے اور برائی کے کام کرنے کی بھی۔

۲ نفس کو پاکیزہ بنانے کا مطلب یہی ہے کہ انسان کے دل میں جو نیک کام کرنے کے خیالات اور اچھی خواہشات اور اچھے جذبات پیدا ہوتے ہیں، انھیں ابھار کر ان پر عمل کرے، اور جو بری خواہشات یا برے کام کرنے کے خیالات پیدا ہوتے ہیں انھیں دبایا جائے۔

۳ حضرت صالح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے، ان کی قوم ثمود کے مطالبے پر اللہ تعالیٰ نے معجزے کے طور پر ایک اونٹنی پیدا فرمائی تھی اور لوگوں سے کہا تھا کہ ایک دن یہ اونٹنی کنویں سے پانی پیے گی، اور دوسرے دن تم پانی بھر لیا کرنا۔ لیکن اس قوم کے کچھ لوگوں نے اس اونٹنی کو مارنے کا ارادہ کیا اور ایک سنگ دل شخص نے اس اونٹنی کو مار ڈالا، اس کے بعد اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اس واقعے کی تفصیل دیکھنے کے لیے **سُوْرَۃُ الْاَعْرَافْ** کا ترجمہ دیکھیں۔

یاد رکھنے کی بات

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:
"جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔" (۲۶)

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں جتنی چیزوں کی قسم کھائی ہے ان کے نام لکھیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے کس نبی علیہ السلام کو قومِ ثمود کی طرف بھیجا تھا؟ انھوں نے اپنی قوم کو کیا کہا تھا؟

(ج) قومِ ثمود نے کیا نافرمانی کی؟

(د) نافرمانی کرنے پر قومِ ثمود کو کیا سزا دی گئی؟

(ھ) نفس کو پاکیزہ بنانے کا کیا مطلب ہے؟

سوال:۲ خالی خانے پُر کریں۔

(الف) فلاح اسے ملے گی جو اس ____________ کو پاکیزہ بنائے۔

(ب) قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے ____________ کو جھٹلایا۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے دل میں ____________ اور ____________ دونوں قسم کے تقاضے پیدا فرمائے ہیں۔

(د) حضرت صالح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ____________ تھے۔

(ھ) انسان کا کام یہ ہے کہ وہ نیکی کے تقاضوں پر ____________ کرے اور برائی سے اپنے آپ کو روکے۔

(و) اس قوم کے ایک سنگ دل شخص نے اس ____________ کو مار ڈالا۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل الفاظ جن آیات میں آئے ہیں آپ ان پوری آیات کا ترجمہ لکھیں:

سورج	آسمان	زمین	فلاح	خوف

سبق:۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۸ جہاد

☆ **انبیا علیہم السلام کی بعثت کا مقصد:** اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا علیہم السلام کو اس لیے بھیجا تا کہ وہ انسانوں کو "دینِ حق" کی دعوت دیں اور انھیں اُس راستے پر چلانے کی کوشش کریں جس میں ان کی دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ سب سے آخری نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انبیائے سابقین کی طرح انسانوں کو دعوت دی۔ نیک فطرت انسانوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا اور دینِ حق پھیلانے میں اپنی تمام کوششیں صرف فرمائیں۔

☆ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق کے نمائندے تھے وہیں ایسے لوگ بھی تھے جو اس حق کے مقابلہ میں دین کے مخالفین اور باطل کے نمائندے تھے، جو دینِ حق کی دعوت میں رکاوٹ ڈالنے والے تھے، لہٰذا اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر طرح کی پریشانیوں اور تکلیفوں کا بہادری سے مقابلہ کیا اور دین کے مخالفین کے خلاف ساری زندگی جہاد میں گزاری۔

> **کیا آپ کو معلوم ہے**
>
> اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
> "اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہو، دراصل وہ زندہ ہیں مگر تم کو ان کی زندگی کا احساس نہیں ہوتا۔"(۲۷)

☆ **جہاد کا معنیٰ:** لفظِ "جہاد" جہد سے بنا ہے اور جہد کا معنیٰ ہے کوشش و محنت۔ عربی زبان اور قرآن و حدیث کی اصطلاح میں جہاد کے معنیٰ ہیں کسی کے مقابلے میں مقصد کے حصول کے لیے پوری جد و جہد اور طاقت لگانا۔ اردو زبان میں جہاد اس مسلح جنگ کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق دین کی حفاظت و نصرت کے لیے دشمنانِ حق سے کی جائے۔

☆ **جہاد کا وسیع مفہوم:** حق کی بلندی، اس کی اشاعت اور حفاظت کے لیے کسی بھی قسم کی جد و جہد، قربانی

اور ایثار سے دریغ نہ کرنا اور ان تمام جسمانی، مالی اور دماغی صلاحیتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں اس کی راہ میں صرف کرنا، جہاد کے مفہوم میں داخل ہے۔ اسی طرح جہاد کے مفہوم میں خواہشاتِ نفس کے خلاف کوشش کرنا، دین کی تبلیغ کرنا، شر کو مٹانے کی کوشش کرنا بھی شامل ہے۔

مکی دور کا جہاد: چوں کہ مکہ مکرمہ میں ابھی مسلح جہاد کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور حکم تھا:

''كُفُّوٓا اَيۡدِيَكُمۡ'' (۲۸)

ترجمہ: ''(جنگ اور قتال سے) اپنے ہاتھ روک کر رکھو۔''

☆ لیکن وہیں دوسری آیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا گیا:

ترجمہ: ''لہٰذا (اے پیغمبر!) تم ان کافروں کا کہنا نہ مانو، اور اس قرآن کے ذریعے اُن کے خلاف پوری قوت سے جہد وجہد کرو۔'' (۲۹)

لہٰذا اس آیت میں جہاد سے مراد قرآنِ کریم کے ذریعے دعوت وتبلیغ کی جدوجہد ہے، اور اس جدوجہد کو جہادِ عظیم اور جہادِ کبیر فرمایا گیا ہے۔ یہی وہ جذبۂ جہاد تھا کہ مکی زندگی میں مسلمانوں نے تیرہ برس تک دینِ حق کی دعوت قبول کرنے اور پھیلانے کے جرم میں کفار کی طرف سے دی جانے والی تکلیفوں کا بہادرانہ مقابلہ کیا، ریگستان کی تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جانا، گلے میں طوق پہنائے جانے، بھوک پیاس اور بال بچوں سے علیحدگی ان کے قدموں کو نہ ڈگمگا سکی۔

☆ **جہاد کی اقسام:**

(الف) جہاد بالسیف: ہتھیاروں کے ذریعہ لڑنے کو عام طور پر جنگ کہا جاتا ہے لیکن اسلام نے اس کو ''جہاد فی سبیل اللہ'' کا نام دیا ہے، اس لیے کہ جنگ و جہاد میں واضح فرق ہے۔ عام طور پر جنگ کا مقصد زیادہ سے زیادہ ملکوں پر قبضہ کرنا ہوتا ہے، اور اس کے لیے ہر طرح کے جائز و ناجائز حربے آزمائے جاتے ہیں، لیکن جہاد کا اصل مقصد اس کے بالکل الٹ ہے۔ اسلام نے صرف اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑنے

کو جہاد کہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے با قاعدہ اس کے اصول مقرر فرمائے، مثلاً: جہاد کے دوران عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، فصلوں اور باغات نہ اجاڑنا، غیر مسلم راہب جو اپنی عبادت میں مصروف ہوں انہیں قتل مت کرنا، وغیرہ۔ انہی ہدایات کی وجہ سے جنگ اور جہاد میں فرق ہو گیا اور جہاد ایک مقدس عبادت ہوا۔

جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں کامیابی کے چند اصول سکھائے ہیں:

1. سب سے پہلے جہاد کی تیاری کریں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور (مسلمانو) جس قدر طاقت اور گھوڑوں کی جتنی چھاؤنیاں تم سے بن پڑیں، ان سے مقابلے کے لیے تیار کرو، جن کے ذریعے تم اللہ کے دشمن اور اپنے (موجودہ) دشمن پر بھی ہیبت طاری کر سکو۔" (۳۰)

اس لیے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری اس قدر کرنی چاہیے کہ دشمن مرعوب ہو جائے اور مسلمانوں پر حملہ کی جرات نہ کر سکے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** پاکستان کی مسلح افواج اس تیاری میں ہر وقت مصروف رہتی ہیں اور ہر گزرتے دن کے ساتھ اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی رہتی ہیں۔

2. تیاری ہو جائے تو پھر اپنی طاقت پر غرور نہ کرنا، بل کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا، اور اسی سے مدد طلب کرنا۔
3. جب جہاد کے لیے قدم اٹھا لیے تو اب ثابت قدم رہنا، آپس میں اتحاد کا مظاہرہ کرنا۔
4. کامیابی ملنے پر تکبر نہ کرنا اور ناکامی پر کم ہمت نہ ہونا، کیونکہ مسلمان دونوں طرح کامیاب ہے زندہ رہے تو غازی اور مر گئے تو شہید۔

☆ **جہاد بالسیف کا مقصد:** دینِ حق کی حفاظت ونصرت، دعوتِ دین کے راستے کی رکاوٹ کو دور کرنا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو لوگوں کے ظلم وستم سے نکال کر اسلام کے عادلانہ نظام کی برکتوں سے فائدہ پہنچانا ہے۔ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور فتح مکہ وغیرہ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔

☆ **فضیلت:** قرآن کریم میں اس جہاد کی فضیلت یوں بیان کی گئی ہے:

ترجمہ: "یہ اس لیے کہ ان (مجاہدین) کو جب کبھی اللہ کے راستے میں پیاس لگتی ہے، یا تھکن ہوتی ہے، یا بھوک ستاتی ہے، یا وہ کوئی ایسا قدم اٹھاتے ہیں جو کافروں کو گھٹن میں ڈالے یا دشمن کے مقابلے میں کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں، تو ان کے اعمال نامے میں (ہر ایسے کام کے وقت) ایک نیک عمل ضرور لکھا جاتا ہے۔ یقین جانو کہ اللہ نیک لوگوں کے کسی عمل کو بے کار جانے نہیں دیتا۔"[۳۱]

📖 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں جہاد کی فضیلت کو خوب بیان فرمایا، ارشاد فرمایا:
"جس آدمی کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔"[۳۲]

ایک اور حدیث میں ہے:

"ایک دن اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔"[۳۳]

☆ لہٰذا اسلامی سرحدوں کی حفاظت بھی جہاد بالسیف کا ایک اہم حصہ ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بھی پاکستان کی مسلح افواج جہاد بالسیف کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی ہیں اور ضرورت پڑنے پر کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتیں۔

(ب) جہاد بالنفس: ایک حدیث میں جہاد کا ایک مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"اصل مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔"[۳۴]

یعنی انسان کا نفس اسے برائی پر ابھارتا ہے اور جو مسلمان اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرے وہ بھی مجاہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں عیش و آرام، اہل و عیال، جان و مال اور اپنی تمام خواہشات قربان کر دینا جہاد بالنفس کہلاتا ہے۔

(ج) جہاد بالعلم: جہاد بالعلم سے مراد جہاد بالقرآن ہے یعنی دین کا علم حاصل کر کے اس کے ذریعے دین کی تبلیغ و دعوت کا کام کیا جائے اور اسلام کی حقانیت کو صحیح دلائل سے ثابت کیا جائے۔

(د) **جہاد بالمال:** اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دین پھیلانے کے لیے خرچ کرنا جہاد بالمال کہلاتا ہے۔

(ھ) **جہاد باللّسان:** کسی ظالم حاکم کے سامنے کلمۂ حق کہنا بھی بہت بڑا جہاد ہے، اور یہ جہاد باللّسان کہلاتا ہے۔ اسی طرح معاشرہ کی برائیوں کے خلاف لوگوں کا ذہن بنانا بھی جہاد باللّسان میں داخل ہے۔

📖 حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جہاد کرو مشرکوں سے اپنے جان و مال اور اپنی زبانوں سے۔" (۴۳)

اس سے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مخلصانہ جدوجہد چاہے وہ جان و مال سے ہو، زبان سے یا قلم سے جہاد میں داخل ہے۔ اس جہاد میں ہر مسلمان کو اپنی طاقت کے بقدر ضرور حصہ لینا چاہیے۔

(و) **عورتوں کا جہاد:** خواتین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر غزوات میں شرکت کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تمہارا جہاد نیک حج ہے۔" (۴۴)

☆ **ہماری ذمہ داری:** ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس مملکتِ خداداد میں معاشرے کی برائیوں جہالت، غربت، ملاوٹ، فحاشی، رشوت، سود وغیرہ کے خلاف قلمی، لسانی، اور علمی جہاد کریں۔ اس کے ساتھ دین کی حمایت اور اشاعت، کمزوروں کی اعانت، معاشرے میں عدل و انصاف کے فروغ کے لیے محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے فروغ کے لیے اپنی جانی، مالی، دماغی اور جسمانی صلاحیتیں جہاد کی نیت سے لگائیں تاکہ پاکستان کے عوام آزادی اور اسلام کی برکتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔

📖 اسی طرح ہم اپنے دل میں جہاد فی سبیل اللہ کی تمنا رکھیں کہ اگر کبھی جہاد کا موقع آیا تو ان شاء اللہ ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، اور اپنے دین و ملک کی حفاظت کے لیے ہر طرح کی کوشش و محنت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جذبۂ جہاد سے سرفراز فرمائے، آمین۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) جہاد کسے کہتے ہیں؟

(ب) مکی زندگی میں مسلمانوں نے کفار کا کس طرح مقابلہ کیا؟

(ج) جہاد بالعلم کسے کہتے ہیں؟

(د) ہر مسلمان کے لیے کیا ضروری ہے؟

(ھ) پاکستان میں رہنے والے اہلِ علم اور اہل قلم کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

سوال:۲ صحیح جواب منتخب کر کے خالی جگہ میں لکھیں۔

(الف) اصل مجاہد وہ ہے جو اپنے ____________ کے خلاف جہاد کرے۔
(مال ۔ جائیداد ۔ نفس ۔ خیال)

(ب) انسان کا نفس اسے ____________ پر ابھارتا ہے۔ (نیکی ۔ برائی ۔ اچھائی ۔ تباہی)

(ج) مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دین پھیلانے کے لیے خرچ کرنا جہاد ____________ ہے۔
(بالمال ۔ بالنفس ۔ بالیقین ۔ باللسان)

(د) خواتین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر غزوات میں ____________ کی اجازت چاہی۔ (رخصت ۔ فرصت ۔ شرکت ۔ ہمت)

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوری زندگی کس کام میں گزاری؟

(ب) جہاد بالمال کسے کہتے ہیں؟

(ج) اصل مجاہد کون ہے؟

(د) اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو اپنے رستے کی ہدایت سے نوازے گا؟

(ہ) جہاد بالسیف کسے کہتے ہیں، جہاد بالسیف کا کیا مقصد ہے؟

(و) خواتین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس بات کی اجازت مانگی؟ اور انھیں کیا جواب ملا؟

سوال: ۴ معاشرتی خرابیوں مثلاً: جہالت، غربت، ملاوٹ، رشوت اور سود وغیرہ کو ختم کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ مختصر طور پر اپنی رائے تحریر کریں۔

سوال: ۵ ایک جملے کے حصوں کو الگ الگ لکھ دیا گیا ہے آپ انھیں ملا کر صحیح جملے بنائیں۔

اصل مجاہد وہ ہے	ایک دن اسلامی سرحدوں کی حفاظت	اس میں ہے ان سب سے بہتر ہے
کی دعوت دیں اور اس پر چلانے کی کوشش کریں	اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا علیہم السلام کو	اللہ تعالیٰ کی راہ میں مخلصانہ جدوجہد
کرنا ساری دنیا اور جو کچھ	جو اپنے نفس سے جہاد کرے	اس لیے بھیجا تاکہ وہ انسانوں کو دینِ حق
وہ جان و مال سے ہو زبان سے یا قلم سے	جہاد بالعلم سے مراد	جہاد میں شامل ہے
میں لڑنے کو جہاد کہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم	جہاد بالقرآن ہے	اسلام نے صرف اللہ تعالیٰ کے راستے

نے باقاعدہ اس کے اصول مقرر فرمائے

سوال: ۶ مندرجہ ذیل الفاظ جن جملوں میں دو مرتبہ آئے ہیں آپ ان میں سے کوئی ایک جملہ لکھیں۔

جہاد ۔ دین ۔ نمائندے ۔ کوشش

سبق: ۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

بابِ سوم (الف): احادیث

احادیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہوئے کاموں کو "احادیث" کہتے ہیں۔

سبق: ١ ① اخلاص کی اہمیت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ"(١)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بل کہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے"

☆ تشریح: اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدگی اور مقبولیت کا معیار کسی انسان کی دولت مندی، شکل وصورت یا جائیداد نہیں ہے بل کہ اچھی نیت اور اچھے اعمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی انسان کے لیے اپنی رضا اور رحمت کا فیصلہ اس کی شکل وصورت، لباس یا دولت مندی کی بنیاد پر نہیں کرتا بل کہ اس کے دل یعنی اخلاصِ نیت اور اچھے اعمال کی بنیاد پر کرتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اچھی شکل وصورت، اچھا لباس اور مال و دولت شرط نہیں ہے، بل کہ اچھے اعمال مثلاً نماز، روزہ، والدین کی خدمت وغیرہ جیسے اعمال کریں، اور دل میں نیت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی اور خوش ہو جائے گا۔
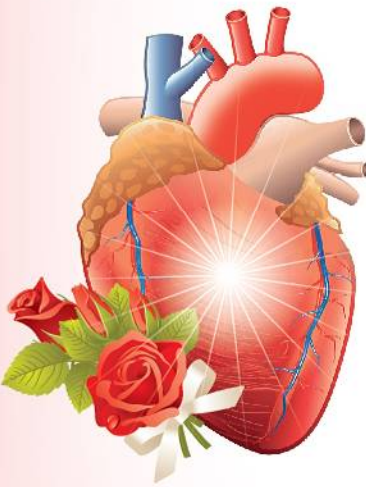
۲ شرم وحیا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

"اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ" (۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور ایمان کا مقام جنت ہے اور بے حیائی اور بے شرمی برائی میں سے ہے اور برائی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔"

☆ تشریح: شرم وحیا ایک ایسی اچھی صفت ہے جس کو انسان کی کردار سازی میں ایک خاص دخل ہے۔ شرم وحیا انسان کو بہت سے برے کاموں سے روکتی ہے اور منکرات سے بچاتی ہے اور اچھے اور نیک کاموں کے لیے آمادہ کرتی ہے۔

☆ یہ بات بھی شرم وحیا میں داخل ہے کہ جو کام بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے ہم اس سے بچیں تا کہ ہماری زندگی پاکیزہ اور پرسکون رہے۔

حیا

ایمان

اہم بات

"ہر دین کا ایک امتیازی وصف ہوتا ہے اور دینِ اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔" (۳)

احادیث

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضا حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ب) شرم وحیا کے دو فوائد لکھیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کس چیز کو دیکھتا ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ کو ہم کس طرح راضی کر سکتے ہیں؟

(ج) شرم وحیا کیسی صفت ہے؟

(د) دینِ اسلام کا امتیازی وصف کیا ہے؟

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اِنَّ اللّٰہَ ________ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی ________ وَاَعْمَالِکُمْ۔

(ب) اللہ تعالیٰ تمہارے ________ اور ________ نہیں دیکھتا بل کہ تمھارے ________ اور ________ کو دیکھتا ہے۔

(ج) اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اچھی شکل وصورت ________ اور مال ودولت ________ نہیں ہے۔

(د) اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ ________ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ ________

(ھ) حیا ایمان کی ایک ________ اور ایمان کا مقام ________ ہے۔

(و) شرم وحیا انسان کو بہت سے برے ________ سے روکتی اور منکرات سے ________ ہے اور اچھے ________ کاموں کے لیے آمادہ کرتی ہے۔

(ز) یہ بات بھی شرم وحیا میں داخل ہے کہ جو کام بھی اللہ تعالیٰ کو ________ ہے، ہم اس ________۔

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۲ ۳ اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِیْ الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ''(۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے جو بندے اندھیروں میں مسجد کو جاتے ہیں ان کو خوش خبری سناؤ کہ (ان کے اس عمل کے صلے میں) قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نورِ کامل عطاء ہوگا۔"

☆ تشریح: رات کے اندھیروں میں جماعت کی نماز کے لیے پابندی سے مسجد جانا بڑا مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کی علامت ہے۔ ایسے لوگ خوش قسمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اندھیری راتوں میں پابندی سے مسجد جانے کی توفیق دے، جس کے صلے میں انھیں قیامت کے اندھیروں میں نورِ کامل عطا فرمایا جائے گا۔

۴ مال خرچ کرنے کا طریقہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَهُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ''(۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے آدم (علیہ السلام) کے فرزندو! اللہ کی دی ہوئی دولت (جو اپنی ضرورت سے فاضل ہو) اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دینا تمہارے لیے بہتر ہے اور اس کا روکنا تمہارے لیے برا ہے اور ہاں گزارے کے بقدر رکھنے پر کوئی ملامت نہیں اور سب سے پہلے ان پر خرچ کرو جن کی تم پر ذمہ داری ہے۔"

احادیث

☆ تشریح: اس حدیث میں تین باتیں بتلائی گئی ہیں:

۱ آدمی کے لیے بہتر یہ ہے کہ جو مال و دولت وہ کمائے یا کسی اور ذریعے سے اسے ملے، اس میں اپنی ضرورت کا رکھ کر باقی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے بندوں پر خرچ کر دے۔

۲ اپنے گزارے کے بقدر مال رکھ لینے میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔

۳ آدمی کے مال میں پہلا حق ان لوگوں کا ہے جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈالی ہے مثلاً: اس کے گھر والے اور حاجت مند قریبی رشتہ دار وغیرہ۔

دل میں بٹھا لینے کی بات

"اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی خوشنودی کے لیے) کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجیے کہ جو تمھاری ضرورت سے زائد ہو، اللہ اسی طرح اپنے احکام تمھارے لیے صاف صاف بیان کرتا ہے تا کہ تم غور و فکر سے کام لو۔"(۶)

سوال:۱ ایک جملے کے دو حصوں کو الگ الگ لکھ دیا گیا ہے۔ آپ انھیں ملا کر اپنی کاپی میں لکھیں۔

رات کے اندھیروں میں جماعت کی نماز کے لیے پابندی سے مسجد جانا۔
اپنے گزارے کے بقدر مال رکھ لینے میں۔
آدمی کے مال میں پہلا حق ان لوگوں کا ہے۔
بڑا مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کی علامت ہے۔
ایسے لوگ خوش قسمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ۔
جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈالی ہے۔
اندھیری راتوں میں پابندی سے مسجد جانے کی توفیق دے۔
کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت کن دو نمازوں کے لیے ہے؟

(ب) رات کے اندھیرے میں مسجد جانا کس بات کی علامت ہے؟

(ج) جو دولت اپنی ضرورت سے زائد ہو اسے کیا کرنا چاہیے؟

(د) آدمی کے مال میں پہلا حق کن کا ہے؟

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ ________ بِالنُّوْرِ التَّامِّ ________ يَوْمَ ________

(ب) اللہ تعالیٰ کے جو بندے اندھیروں میں ________ کو جاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نورِ ________ عطا ہوگا۔

(ج) آدمی کے لیے بہتر یہ ہے کہ جو مال و ________ وہ کمائے یا کسی اور ذریعے سے اسے ملے اس میں سے اپنی ________ کا رکھ کر باقی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے ________ پر خرچ کردے۔

(د) اپنے گزارے کے بقدر مال رکھ لینے میں کوئی ________ کی بات نہیں ہے۔

(ھ) يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْخَيْرَ ________ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا ________ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ ________۔

سوال:۴ قرآنِ کریم میں سے تلاش کر کے ایسی تین آیات کا ترجمہ لکھیں جن میں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ایک ساتھ دیا گیا ہے۔

سبق:۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۳ ۵ توبہ سے گناہوں کا مٹ جانا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

"اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ" (۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"گناہ سے توبہ کر لینے والا گنہگار بندہ بالکل اس بندے کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔"

☆ تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سچی توبہ کے بعد گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور گناہ کا کوئی اثر اور داغ باقی نہیں رہتا۔ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پیارا بن جاتا ہے اور ایسے بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت خوشی ہوتی ہے۔

☆ ایک روایت میں آتا ہے جب بندہ سچی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فرشتوں سے بھی بُھلا دیتا ہے، توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے تاکہ صبح کا گناہ گار شام کو توبہ کر لے اور شام کا گناہ گار صبح توبہ کر لے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب ہم سے کوئی بھی غلطی اور گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے بن جائیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

☆ استغفار کے لیے چند کلمات یہ ہیں:

(الف) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(الف) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(ب) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(ج) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔

۶ درود شریف کے فضائل

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا''[۸]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔''

☆ تشریح: صلوۃ وسلام دراصل اللہ تعالیٰ کے دربار میں کی جانے والی بہت اعلیٰ اور اشرف درجہ کی ایک دعا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک سے اپنی ایمانی وابستگی اور محبت کے اظہار کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی جاتی ہے۔ اس دعا کا حکم اللہ تعالیٰ نے تمام امتیوں کو خود قرآن کریم میں دیا ہے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو''۔[۹]

☆ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عنایتیں اور رحمتیں حاصل کرنے کا ایک کامیاب، بہترین اور آسان طریقہ سچے دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام بھیجنا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام بھیجیں۔

☆ یہاں پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور چند درود شریف لکھے جا رہے ہیں۔ آپ انھیں یاد کرلیں اور پڑھنے کا معمول بنائیں۔

☆ درود شریف پڑھنے کی فضیلت:

جو بندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔[۱۰]

یاد رکھنے کی بات

''جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن خسارہ کا سبب ہوگی۔''[۱۱]

چند درود شریف:

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

سوال:۱ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) "اَلتَّائِبُ مِنَ __________ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ"

(ب) گناہ سے سچی توبہ کرنے والا __________ اللہ تعالیٰ کا __________ اور __________ بن جاتا ہے۔

(ج) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ __________ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ __________۔

(د) صلوۃ وسلام دراصل اللہ تعالیٰ کے دربار میں کی جانے والی بہت __________ اور __________ درجہ کی ایک دعا ہے۔

(ھ) جو بندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ __________ بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس __________ بھیجتا ہے اور اس کے لیے دس __________ لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) گناہ سے توبہ کرنے والا کیسا ہے؟

(ب) اگر ہم سے کوئی غلطی یا گناہ ہوجائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(ج) اللہ تعالیٰ نے تمام امتیوں کو قرآن کریم میں کیا حکم دیا ہے؟

(د) درود شریف پڑھنے کی ایک فضیلت لکھیں؟

سوال:۳ سبق میں لکھے گئے درود شریف "**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا**" کی فضیلت معلوم کر کے اسے اپنی کاپی میں لکھیں اور اس کے مطابق پڑھنے کا اہتمام کریں اور دوسروں کو بھی اس کے بارے میں بتائیں۔

سوال:۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پیارا بننے کا کیا طریقہ ہے؟

(ب) صلوٰۃ وسلام کیا ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عنایتیں اور رحمتیں حاصل کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

سوال:۵ قرآن کریم کے ۲۹ ویں پارے میں موجود **سُوْرَۃُ نُوْح** میں استغفار کے کئی فائدے بیان کیے گئے ہیں، آپ وہ فائدے اپنی کاپی میں لکھیں۔

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۴ ۷ بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ برتاؤ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا"(۱۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو آدمی ہمارے چھوٹوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

☆ تشریح: جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین سے وابستگی چاہتے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ بڑوں کا ادب و احترام کریں اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں۔

☆ اس حدیث سے یہ بات بھی پتہ چلتی ہے کہ بڑوں کے ادب و احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کی اسلام میں بہت اہمیت ہے، ہم سب کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

احادیث

۸ مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

"مَنْ ذَبَّ عَنْ لَّحْمِ اَخِیْہِ فِی الْغِیْبَۃِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّعْتِقَہٗ مِنَ النَّارِ" [۱۳]

ترجمہ: "جس بندے نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے خلاف کی جانے والی غیبت اور بدگوئی کا اس کی غیر موجودگی میں دفاع کیا اور جواب دہی کی تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے کہ آتشِ دوزخ سے اس کو آزادی بخش دے۔"

☆ تشریح: اس حدیث شریف سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ ایک مسلمان کی عزت و آبرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محترم ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے اس کی حفاظت اور حمایت نہایت ضروری ہے۔ اس کام میں کوتاہی بہت بری بات ہے اور اگر طاقت رکھنے کے باوجود ہم نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کوتاہی پر ہماری پکڑ کر سکتا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کی غیبت کرنے سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی روکیں۔

یاد رکھنے کی بات

"ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے، اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔" [۱۴]

مشق

سوال: ۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) جو لوگ دین سے وابستگی چاہتے ہیں انھیں کیا کرنا چاہیے؟

(ب) کس بات کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا چیز بہت محترم ہے؟

(د) دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کس بات پر ہماری پکڑ کر سکتا ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) لَيْسَ مِنَّا ________ لَمْ يَرْحَمْ ________

(ب) جو آدمی ہمارے چھوٹوں کے ساتھ شفقت کا ________ نہ کرے اور بڑوں کا ________ نہ کرے وہ ________ میں سے نہیں ہے۔

(ج) مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ ________ فِي الْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ ________ مِنَ النَّارِ۔

(د) جس بندے نے اپنے کسی ________ بھائی کے خلاف کی جانے والی ________ اور بدگوئی کی اس کی غیر موجودگی میں ________ اور جواب دہی کی تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ ________ دوزخ سے اس کو آزادی بخش دے۔

سوال:۳ ایک جملے کے حصوں کو آگے پیچھے کر دیا گیا ہے۔ آپ انھیں ترتیب دے کر صحیح جملہ بنائیں۔

(الف) شفقت کا برتاؤ نہ کرے اور بڑوں، جو آدمی ہمارے چھوٹوں کے ساتھ، کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(ب) چھوٹوں پر شفقت کرنے کی، بڑوں کے ادب واحترام اور، اسلام میں بہت اہمیت ہے۔

(ج) کے لیے اس کی حفاظت اور حمایت نہایت ضروری ہے، ایک مسلمان کی عزت وآبرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک، بہت محترم ہے اور دوسرے مسلمانوں۔

(د) اور دوسروں کو بھی روکیں، مسلمانوں کی غیبت کرنے سے خود بھی بچیں، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو۔

سوال:۴ بڑوں کا ادب کرنے کے تین فائدے لکھیں۔

سبق:۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

احادیث

بابِ سوم (ب): مسنون دعائیں

مسنون دعائیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں مانگیں اور امت کو سکھائیں، ان کو "مسنون دعائیں" کہتے ہیں۔

سبق: ۵ ① نیند میں ڈر جانے کی دعا

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ"[1]

ترجمہ: "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس اور اثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔"

☆ تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی (ڈراونا خواب دیکھ کر) سوتے میں ڈر جائے پھر یہ دعا مانگے تو شیاطین اس بندے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔"

☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ڈراؤنے اور پریشان کن خواب شیطانی اثرات سے ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اس دعا کو اگر ہم سب پابندی سے پڑھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ شیطانی اثرات سے حفاظت ہوگی۔

مسنون دعائیں

۲ ہر طرح کی عافیت مانگنے کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔"(۲)

☆ ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا طالب وسائل ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین اور دنیا اور اپنے اہل وعیال اور مال کے بارے میں معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ داری فرما۔ میرے دل کی گھبراہٹ اور تشویشات دور فرما کر مجھے امن واطمینان نصیب فرما۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما میرے آگے سے اور پیچھے سے اور میرے دائیں بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ نیچے کی جانب سے مجھ پر کوئی آفت آئے۔ مجھے ہمیشہ اس سے محفوظ رکھ۔"

☆ تشریح: جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا ضرور کرتے۔ یہ بڑی جامع دعا ہے، انسانی زندگی اور ضرورت کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جو ان چند الفاظ میں نہ آ گیا ہو۔ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ بندوں نے اللہ تعالیٰ سے اس سے افضل کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ ان کی مغفرت کر دے اور ان کو عافیت کے ساتھ رکھے۔

☆ لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ اس دعا کو زبانی یاد کر لیں اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور گھر والوں کو بھی یاد کروائیں اور پھر سب پابندی سے اس دعا کو پڑھیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے

"جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور بے چینیوں کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے اسے چاہیے کہ وہ خوش حالی کے زمانے میں زیادہ دعا کیا کرے۔"(۳)

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) سوتے میں ڈر جائیں تو جو دعا مانگنی چاہیے اسے ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ب) ڈراؤنے اور پریشان کن خواب کس وجہ سے ہوتے ہیں؟

(ج) "ہر طرح کی عافیت مانگنے کی دعا" میں جو چیزیں ہیں وہ اپنی کاپی میں نمبر وار لکھیں۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ______ مِنْ غَضَبِهٖ وَ ______ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ ______ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ ______۔

(ب) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ______ تامات کے ذریعے خود اس کے ______ اور ______ اور اس کے بندوں کے شر سے۔

(ج) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ ______ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ______ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ ______ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ ______ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ ______ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ ______ وَمِنْ ______ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ ______۔

(د) اے اللہ! میں تجھ سے ______ اور آخرت میں ______ اور عافیت کا طالب و سائل ہوں۔

(ھ) اے اللہ! میری ______ فرما میرے دل کی ______ اور ______ دور فرما کر مجھے ______ واطمینان نصیب فرما۔

سبق:۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:٦ ③ نعمتوں کے چھن جانے سے بچنے کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ"(۴)

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمتوں کے زائل ہوجانے سے اور تیری بخشی ہوئی عافیت کے چلے جانے اور تیرے عذاب کے ناگہانی آجانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی اور ناخوشی سے۔"

☆ تشریح: دنیا اور آخرت کی کوئی خیر اور بھلائی اور کوئی حاجت اور ضرورت ایسی نہیں ہے جس کی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے نہ مانگی ہو اور اپنی امت کو نہ سکھائی ہو۔ اسی طرح دنیا اور آخرت کی کوئی خرابی، کوئی پریشانی یا آفت ایسی نہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو نہ سکھائی ہو۔

☆ اس دعا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں اور عافیتوں کے چھن جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا ہم سب کو سکھایا ہے۔ ہم سب کو اس کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

④ سید الاستغفار

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"(۵)

☆ ترجمہ: "اے اللہ! تو ہی میرا رب (یعنی مالک ومولا) ہے، تیرے سوا کوئی مالک ومعبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور وجود بخشا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ عاجز وناتواں سے ہو سکے گا تیرے ساتھ کیے ہوئے (ایمانی) عہد ومیثاق اور (اطاعت وفرماں برداری کے) وعدے پر قائم رہوں گا۔ تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل وکردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے۔ اے میرے مالک ومولا! تو مجھے معاف فرمادے اور میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔"

> **یاد رکھنے کی بات**
>
> جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (۲)

☆ تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصّے میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ بلا شبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصّے میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہی عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اس رات میں وہ چل بسا تو بلا شبہ وہ جنت میں جائے گا۔

☆ اس استغفار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سید الاستغفار" یعنی استغفار کا سردار بتایا ہے اور اس کی غیر معمولی فضیلت بیان کی ہے۔ تمام بچے اور بچیاں سید الاستغفار زبانی یاد کرلیں اور پڑھنے کا اہتمام کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) نعمتوں کے چھن جانے سے بچنے کی دعا میں اللہ تعالیٰ سے جن چیزوں کی پناہ مانگی گئی ہے وہ نمبر ڈال کر لکھیں۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کیا سکھایا ہے؟

(ج) سیدالاستغفار پڑھنے کی فضیلت لکھیں؟

(د) سبق میں دی گئی دونوں دعائیں خوش خط لکھ کر اپنی کلاس اور گھر میں نمایاں جگہ لگائیں۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ ________ وَتَحَوُّلِ ________ وَفُجَاءَةِ ________ وَجَمِيْعِ ________۔

(ب) اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ________ کے زائل ہو جانے سے اور تیری بخشی ہوئی ________ کے چلے جانے سے اور تیرے عذاب ________ آجانے سے اور تیری ہر قسم کی ________ اور ناخوشی سے۔

(ج) دنیا اور آخرت کی کوئی خیر اور ________ اور کوئی حاجت اور ________ ایسی نہیں ہے جس کی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے نہ ________ ہو اور اپنی ________ کو نہ سکھائی ہو۔

(د) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ ________ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی ________ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا ________ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ ________ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

(ھ) اے اللہ! تو ہی میرا رب (یعنی مالک و مولا) ہے تیرے سوا کوئی ________ و ________ نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا ________ اور وجود بخشا۔

(و) اے میرے مالک و مولا! تو مجھے ________ فرما دے اور میرے ________ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

سبق:۶	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۷ ۵ دعا کی قبولیت اور نعمتوں کے حصول کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنْتَ تَھْدِیْنِیْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِیْ وَاَنْتَ تَسْقِیْنِیْ وَاَنْتَ تُمِیْتُنِیْ وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ"(۷)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور آپ ہی مجھے ہدایت دینے والے ہیں، آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں، آپ ہی مجھے پلاتے ہیں، آپ ہی مجھے ماریں گے اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے۔"

☆ تشریح: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ سنی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کئی مرتبہ سنی ہے کہ جو شخص صبح اور شام یہ دعا پڑھے گا تو جو اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائیں گے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام روزانہ سات مرتبہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور جو بھی چیز وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرما دیتا تھا۔

۶ فصل کا پہلا پھل دیکھنے کی دعا

"اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا"(۸)

ترجمہ: "اے اللہ! تو ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے "صاع" (بڑے پیمانوں) میں برکت دے اور ہمارے "مد" (چھوٹے پیمانوں) میں برکت دے۔"

☆ تشریح: جب کوئی موسم کا نیا پھل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے اور پھر وہ پھل سب سے چھوٹے بچے کو دیتے۔

کیا آپ کو معلوم ہے

"صاع" ناپنے کا بڑا پیمانہ ہے جس میں تقریباً چار کلو کی مقدار آتی ہے اور "مد" ناپنے کا چھوٹا پیمانہ ہے جس میں تقریباً ایک کلو کی مقدار آتی ہے۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا؟

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دعا پڑھنے سے کیا ملتا تھا؟

(ج) جب موسم کا نیا پھل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟

(د) صاع اور مد میں کیا فرق ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ______ وَاَنْتَ ______ وَاَنْتَ ______ وَاَنْتَ ______ وَاَنْتَ ______ وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ۔

(ب) اے اللہ! آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور آپ ہی مجھے ______ دینے والے ہیں، آپ ہی مجھے ______ ہیں آپ ہی مجھے ______ ہیں، آپ ہی مجھے ماریں گے اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے۔

(ج) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ______ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ ______ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ ______ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا۔

(د) اے اللہ تو ہمارے ______ میں برکت دے اور ہمارے شہر میں ______ دے اور ہمارے "صاع" میں برکت دے اور ہمارے "مد" میں برکت دے۔

سبق: ۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۸ ۷ مسافر کو رخصت کرنے کی دعا

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ"[۹]

ترجمہ: "میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو امانت (دیانت) کو اور تمہارے عمل کے خاتموں کو (سفر کے انجام کو، وہی سب کا محافظ ہے)۔"

☆ تشریح: ہر ایمان والے کی خاص دولت اس کی صفت امانت، اس کا ایمان اور دینی اعمال ہیں، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو ان چیزوں کو خاص طور سے اللہ تعالیٰ کی سپردگی میں دیتے تھے، اور دعا دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے وقت اس سے مصافحہ بھی فرماتے تھے، اس سے پتا چلتا ہے کہ کسی کو رخصت کرتے وقت مصافحہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۸ گم شدہ چیز واپس مل جانے کی دعا

"اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ، اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ"[۱۰]

ترجمہ: "اے اللہ! گم ہوئی چیزوں کو واپس لانے والے اور بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے، تو ہی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے تو اپنی قدرت اور طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو دلا دے، اس لیے کہ وہ چیز تیری ہی دی ہوئی اور تیرے فضل و انعام سے ہے۔"

☆ تشریح: اس دعا میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہیں۔ اس لیے جب بھی کوئی چیز گم ہوجائے تو اللہ تعالیٰ ہی سے اس کی واپسی کی دعا مانگنی چاہیے۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) ہر ایمان والے کی خاص دولت کیا ہے؟

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو کیا دعا دیتے؟

(ج) کسی کو رخصت کرتے وقت دعا دینے کے علاوہ اور کون سا عمل سنت ہے؟

(د) کسی چیز کے گم ہو جانے کے وقت پڑھی جانے والی دعا میں کس بات کا اعتراف کیا گیا ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ ________ وَ ________ وَخَوَاتِیْمَ ________۔

(ب) میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے ________ کو امانت (ودیانت) کو اور تمہارے عمل کے ________ کو، وہی سب کا محافظ ہے)۔

(ج) اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّآلَّةِ ________ الضَّلَالَةِ، اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ ________ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ ________ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔

(د) ہمارے پاس جتنی بھی ________ ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی ________ کی ہوئی ہیں۔

سوال:۳ گم شدہ چیز واپس مل جانے کی دعا اور اس کا ترجمہ کسی چارٹ پر خوش خط لکھ کر اپنے گھر میں نمایاں جگہ پر لگائیں۔

سبق:۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

باب چہارم (الف): سیرت

سیرت: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات کو سیرت کہتے ہیں۔

سبق: ۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شمار اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر رسولوں میں ہوتا ہے۔ آپ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے جانے والے آخری رسول تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام بڑی نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیدائش کے فوراً بعد اپنی والدہ کی گود میں لوگوں سے بات کی۔ اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اور اپنی ماں حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کی گواہی دی۔

دل میں بٹھالینے کی بات

قرآن کریم میں ہے:
”مسیح ابن مریم تو ایک رسول تھے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ان سے پہلے (بھی) بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اور ان کی ماں صدیقہ تھیں۔“(۱)

☆ **قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر:** اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ بی بی مریم کا ذکر کیا ہے۔ چند آیات جن میں ان کا ذکر ہے یہاں لکھی جا رہی ہیں:

(الف) ”اور (اب اس وقت کا تذکرہ سنو) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ: اے مریم! بے شک اللہ نے تمھیں چن لیا ہے، تمھیں پاکیزگی عطا کی ہے اور دنیا جہان کی ساری عورتوں میں تمھیں منتخب کر کے فضیلت بخشی ہے۔ اے مریم! تم اپنے رب کی عبادت میں لگی رہو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع بھی کیا کرو۔“(۲)

(ب) "اور وہی (اللہ) اس کو یعنی (عیسیٰ ابن مریم کو) کتاب وحکمت اور تورات انجیل کی تعلیم دے گا۔"[۳]

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی ماں بی بی مریم کی گود میں کہا کہ:

"میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ اور جہاں بھی میں رہوں، مجھے بابرکت بنایا ہے، اور جب تک میں زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ اور مجھے اپنی والدہ کا فرماں بردار بنایا ہے، اور مجھے سرکش اور سنگ دل نہیں بنایا۔"[۴]

☆ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت:** جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معجزے دے کر بنی اسرائیل کی طرف بھیجا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

"میں تمہارے رب کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مجھ سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا تھا اور ان پر "تورات" نازل فرمائی تھی۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سچا نبی اور تورات کو سچی کتاب مانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بھی آسمانی کتاب "انجیل" نازل کی ہے لہٰذا تم لوگ اب میری بات مانو اور اس کتاب پر عمل کرو۔ میرے بعد بھی اللہ تعالیٰ ایک رسول کو پیدا کریں گے جو تمام نبیوں کے سردار ہوں گے، ان کا نام "احمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ ان پر بھی اللہ تعالیٰ کتاب نازل فرمائے گا۔"[۵]

☆ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات:** اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے:

۱. آپ علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ تھا کہ آپ مٹی سے پرندہ کی شکل بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن جاتا تھا۔

۲. اس زمانے میں طبِ یونانی اپنے عروج پر تھی، لیکن بہت سے مریض جن کو طبیب لا علاج قرار دے

دیتے، آپ علیہ السلام ان کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کر دیتے۔ آپ علیہ السلام پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریض کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کر دیتے تھے۔ آپ علیہ السلام کا ایک بڑا معجزہ یہ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ (٦)

☆ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے آپ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی خرابیوں نفرت، تکبر، سختی اور سنگ دلی کی اصلاح کے لیے نرمی، محبت اور خیر خواہی کی تبلیغ کی۔ لیکن یہود نے آپ علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور آپ علیہ السلام کے دشمن بن گئے۔ آپ علیہ السلام کی دعوت پر صرف تھوڑے سے لوگ ایمان لائے جن میں اکثر غریب، مچھیرے، دھوبی اور مزدور وغیرہ شامل تھے۔

☆ **یہود کی سازش:** یہود یعنی بنی اسرائیل آپ علیہ السلام کے دشمن بن گئے اور آپ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تدبیریں کرنے لگے۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف گورنر سے شکایت کر دی، اور اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینے کا فیصلہ منظور کروالیا۔

☆ **آسمان پر اٹھالینا:** یہودی اس فیصلے سے بہت خوش ہوئے اور آپ علیہ السلام کو سولی دینے کی تیاری کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک یہودی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔ یہود نے جب اس ہم شکل کو سولی پر لٹکایا تو وہ بہت چیخا چلایا کہ میں عیسیٰ نہیں بل کہ تمہارا ہی ساتھی ہوں، مگر کسی نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے سولی دے دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان کے دشمنوں سے حفاظت فرمائی، اور ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

📖 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب قیامت کے قریب دجال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان

سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر زمین پر تشریف لائیں گے، اور دجال کو قتل کریں گے۔ پھر اس کے بعد وہ کئی سال زندہ رہیں گے اور زمین پر عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے"۔ (۷)

📖 قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر نازل ہونا بھی ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائیں گے تو تمام فیصلے اسلامی شریعت یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق کریں گے، جب ان کا انتقال ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں ان کو دفن کیا جائے گا۔

مشق

سوال: ۱ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شمار اللہ تعالیٰ کے ____________ رسولوں میں ہوتا ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ____________ دشمنوں سے حفاظت فرمائی اور ان کو ____________ آسمان پر اٹھالیا۔

(ج) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ____________ دے کر بنی اسرائیل کی طرف بھیجا۔

(د) آپ علیہ السلام کا ایک ____________ یہ تھا کہ آپ مٹی سے پرندہ کی ____________ بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سچ مچ کا ____________ بن جاتا تھا۔

(ہ) جب قیامت کے قریب دجال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ____________ سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر زمین پر تشریف لائیں گے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدائش کے بعد اپنی والدہ کی گود میں کیا بات کی؟

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا فرمایا؟

(ج) یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کیا سازش کی؟

(د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کس بات کی تبلیغ کی؟

(ھ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر دوبارہ کس طرح تشریف لائیں گے؟

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات کے بارے میں کیا فرمایا؟

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر کون لوگ ایمان لائے؟

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو معجزے لکھیں۔

(د) یہودی کس فیصلے سے بہت خوش ہوئے؟

(ھ) سولی کس شخص کو دی گئی؟

(و) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس کے مطابق فیصلے کریں گے؟

سوال:۴ قرآن کریم کی چار ایسی سورتوں کے نام لکھیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۲ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

- مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، آپ کا تعلق "قریش" کی شاخ بنو امیہ سے تھا، آپ کے والد کا نام عفان تھا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے چوتھے شخص ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔
- ☆ **مثالی کردار:** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ قریش کے باعزت لوگوں میں سے تھے، حیا کی صفت میں آپ بے مثل تھے۔ اسلام سے پہلے بھی کبھی بت پرستی نہیں کی اور نہ ہی کبھی شراب پی، ایسی شرم وحیا والے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا کہ فرشتے بھی عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کرتے ہیں۔ اسلام لانے کے بعد اپنا مال اسلام کی ترویج واشاعت اور مسلمانوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دل کھول کر خرچ کیا جس پر ان کو غنی کا لقب ملا۔
- **ذُوْالنُّورَیْن:** ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت رقیّہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، جب ان کا انتقال ہوگیا تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی آپ رضی اللہ عنہ سے کردیا۔ اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو **ذُوْالنُّورَیْن** کہا جاتا ہے۔

> **کیا آپ کو معلوم ہے**
> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی حکم دیا کہ میں اپنی دونوں عزیز بیٹیوں کا نکاح عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کروں۔" (۸)

- ☆ **دینی اور سماجی خدمات:** آپ رضی اللہ عنہ نے دین کی خاطر دو ہجرتیں کیں پہلی حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ منورہ کی طرف۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اللہ تعالیٰ کے راستے

سیرت

میں خوب خرچ کیا۔

☆ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں تھا جو ایک یہودی کی ملکیت تھا، وہ اس کا پانی بہت مہنگے داموں فروخت کرتا تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا باغ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کنواں

☆ اسی طرح جب نمازیوں کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے مسجد نبوی چھوٹی پڑ گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

"جو شخص مسجد سے ملے ہوئے مکان خرید کر مسجد میں شامل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں مکان عطا فرمائے گا اور اس کی سب خطائیں معاف فرما دے گا۔"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کئی مکانات خرید کر مسجد میں شامل کروا دیئے۔ (۹)

☆ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب کہ مسلمان غربت کی حالت میں تھے اور لشکر کے لیے ساز وسامان کی ضرورت تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی لشکر کا سامان فراہم کیا۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خوش ہو کر فرمایا:

"اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو گیا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔" (۱۰)

☆ **خلافت:** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے مشورے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو

خلیفہ مقرر کیا، یہ واقعہ محرم ۲۳ھ میں پیش آیا۔

☆ **فتوحات اور عوامی خدمات:** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تقریباً بارہ سال تک خلافت کے فرائض انجام دیئے، اسلامی فتوحات کا سلسلہ آپ کے عہد مبارک میں بھی جاری رہا۔ آپ کے زمانے میں بڑے بڑے ملک فتح ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں کی سمندری فوج بنی۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عوام کی سہولت کے لیے بہت سے پل بنوائے، سڑکیں بنوائیں اور مساجد کے مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

☆ **شہادت:** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع کے چھ سال مسلمانوں کی ترقی اور فتوحات کا زمانہ تھا لیکن ان کی خلافت کے آخری زمانے میں انتشار شروع ہو گیا۔

☆ عبداللہ بن سبا نامی ایک یہودی کو اسلام اور مسلمانوں سے سخت عداوت اور دشمنی تھی، اس کے باوجود وہ یہودی ہوتے ہوئے اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا، اس لیے وہ ظاہری طور سے مسلمان بن گیا اور دھوکہ بازی سے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے لگا۔ اسے اپنے مقصد میں کامیابی ملی اور کچھ لوگ اس کے ہم خیال بن گئے اور انھوں نے بغاوت کر دی۔

☆ باغیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور پانی بھی بند کر دیا، حضرت علی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر پر پہرہ بٹھا دیا، حفاظت کرنے والوں میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، لیکن باغی آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کی پچھلی دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو ہوئی اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً بیاسی سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت امت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ تھی، آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین مدینہ منورہ کے قبرستان "جنت البقیع" میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ تقریباً بارہ سال خلیفہ رہے۔

☆ **اعمال صالحہ:** حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت کثرت سے نیک اعمال کرنے والے تھے، ایک مدت تک وحی لکھنے کی خدمت ان کے سپرد رہی۔ قرآن کریم سے بے حد لگاؤ تھا، تہجد میں روزانہ ایک قرآن کریم پڑھتے تھے، بہت کثرت سے روزہ رکھتے تھے، ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ جس دن شہید کیے گیے اس دن بھی آپ کا روزہ تھا، اور شہادت کے وقت بھی آپ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کون تھے؟

(ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو **ذُوالنُّورَیْن** کیوں کہا جاتا ہے؟

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت کے دو واقعات لکھیں۔

(د) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عوام کی سہولت کے لیے کیا کیا؟

(ھ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دو خوش خبریاں ملیں، آپ وہ دونوں لکھیں۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام کی خاطر دو ____________ کیں۔

(ب) مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا صرف ایک ____________ تھا۔

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ____________ نے مشورے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ____________ مقرر کیا۔

(د) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت کثرت سے ____________ اعمال کرنے والے تھے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے چوتھے شخص کون تھے؟

(ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کس کی دعوت پر اسلام لائے؟

(ج) مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کے کتنے کنویں تھے؟

(د) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی میں اضافہ کس طرح کروایا؟

(ھ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی حفاظت کے لیے پہرہ کون دے رہے تھے؟

سوال:۴ اشاروں کی مدد سے پہچانیں۔

اشارے	نام
(الف) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی دعوت پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔	
(ب) حیا کی صفت میں آپ بے مثل تھے۔	
(ج) مسجدِ نبوی کے لیے اعلان فرمانے والے۔	
(د) غزوہ جس میں مسلمان غربت کی حالت میں تھے۔	
(ھ) تہجد میں روزانہ ایک قرآن کریم پڑھتے تھے۔	

سوال:۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خوبیوں پر سبق میں سے تلاش کر کے اپنے الفاظ میں دس جملوں کا مضمون لکھیں۔

سبق:۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش کے سب سے معزز خاندان بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جناب ابو طالب کے بیٹے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد جناب ابو طالب مکہ مکرمہ کے سرداروں میں سے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح حمایت اور مدد کرتے تھے۔

☆ **قبولِ اسلام:** حضرت علی رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے۔

📖 بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر صرف دس سال تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے بھی کبھی بت پرستی نہیں کی تھی۔

کیا آپ کو معلوم ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔“ (۱۱)

☆ **اسلام کی مدد و نصرت:** حضرت علی رضی اللہ عنہ شروع ہی سے اسلام کی تبلیغ کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حج کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے آنے والے قبائل کو اسلام کی دعوت دیتے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاجیوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرواتے، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے۔ اسی طرح ایک موقع پر جب حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تحقیق کے لیے مکہ مکرمہ آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی ان کی مہمان نوازی کی اور ان کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں ادا کرتے اور دینی کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیتے تھے۔

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو اس سے پہلے اپنی تمام امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیں تاکہ وہ ان امانتوں کو ان کے مالکان تک پہنچا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تمام امانتیں بحسن و خوبی تمام مالکان تک پہنچائیں اور پھر مدینہ منورہ ہجرت فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۳ سال تھی۔

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح:** ہجرت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علی وسلم کی صاحب زادی اور جنت کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا، جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا، یہ نکاح بہت سادگی سے ہوا۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولادوں کے نام یہ ہیں:

سیدہ
ام کلثوم رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا:

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ محبت تھی، اور آپ رضی اللہ عنہا بھی سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی تھیں۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے نشست و برخاست، عادات و خصائل،

طرزِ گفتگو اور اندازِ کلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ زندگی کے تمام معاملات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرتی تھیں۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فورِ محبت میں کھڑے ہو جاتے اور اپنی بیٹی کو بوسہ دیتے۔"(۱۲)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے ایسے فرد سے کیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔"(۱۳)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اکثر وقت دین کی محنت میں گزرتا تھا، جس کی وجہ سے کمائی کے لیے زیادہ وقت نہ ملتا تھا۔ دوسری طرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے سب کام خود کرتیں، چکی پیستیں، روٹی پکاتیں، گھر کی صفائی کرتیں اور کپڑے دھوتیں۔ گھر کے کاموں میں مدد کرنے کے لیے ان کے پاس کوئی نوکر یا خادمہ نہیں تھی۔

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہادری:** حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے زبردست طاقت اور شجاعت سے نوازا تھا۔ غزوۂ خندق کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص عمرو بن عبدود کا مقابلہ کیا، جو ایک ہزار شہ سواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تھوڑی سی دیر میں اس کا کام تمام کر دیا۔

خیبر کا قلعہ

☆ جنگِ خیبر کے موقع پر یہود کا قلعہ قموص فتح نہیں ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کل جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتا ہے اور اس کے ہاتھوں یہ قلعہ فتح ہوگا۔" دوسرے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔ اس طرح خیبر فتح کرنے کی سعادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔ (۱۴)

📖 **حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خصوصی محبت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علی مجھ میں سے ہے اور میں ان میں سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے دوست ہیں۔" (۱۵)

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت:** حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ذی الحجہ ۳۵ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں منافقوں اور اسلام دشمنوں نے اسلام کو ختم کرنے کی بہت کوشش کی، مگر آپ رضی اللہ عنہ ایک دن کے لیے بھی کمزور اور مایوس نہیں ہوئے۔ دشمنوں کا بھرپور مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کے سارے کام بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے عدالتوں اور مقدمات کی طرف بڑی توجہ دی اور عدل و انصاف کی مثال قائم فرمائی۔

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت:** ابن ملجم نامی ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے ارادے سے کوفہ پہنچا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو اس بدنصیب نے اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا سخت وار کیا، جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ زخمی ہوگئے۔ بالآخر ۴۰ھ رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو سحری کے وقت ۶۳ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے۔

سیرت

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ تقریباً چار سال اور نو ماہ خلیفہ رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ آپ کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور کوفہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کس طرح اسلام کی مدد و نصرت کی؟

(ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا حال لکھیں۔

(د) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہر کام کن کے مشابہ تھا؟

(ھ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کا کام کس طرح انجام دیا؟

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب میں صرف شخصیات کا نام لکھیں۔

(الف) بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے کون ہیں؟

(ب) حج کے موقع پر حاجیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کون کرواتے تھے؟

(ج) اسلام لانے سے پہلے کون سے صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تحقیق کے لیے مکہ آئے؟

(د) حج کے موقع پر قبائل کو اسلام کی دعوت کون دیتے تھے؟

(ھ) جنت کی عورتوں کی سردار کون ہیں؟

(و) کن کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے؟

(ز) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

سوال:۳ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر دس جملوں کا ایک مضمون لکھیں اور اپنی کلاس میں سنائیں۔

سوال:۴ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت علی رضی اللہ قریش کے سب سے معزّز خاندان ____________ سے تعلق رکھتے تھے۔

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ شروع ہی سے اسلام کی ____________ کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ ____________ تھی۔

(د) کل ____________ اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا ____________ کو اللہ اور اس کا رسول ____________ فرماتا ہے۔

(ھ) آپ رضی اللہ عنہ نے ____________ اور ____________ کی طرف بڑی توجہ دی اور عدل وانصاف کی مثال قائم فرمائی۔

(و) حضرت علی رضی اللہ عنہ تقریباً چار سال اور نو ماہ ____________ رہے۔

(ز) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اکثر وقت دین کی ____________ میں گزرتا تھا۔

سوال:۵ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) جناب ابوطالب کون تھے؟

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح کن سے ہوا؟

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی کے بارے میں کیا فرمایا؟

(د) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اکثر وقت کس کام میں گزرتا تھا؟

(ھ) غزوہ خندق کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہادری کا حال لکھیں۔

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۴ مشاہیرِ اسلام

چند اہم شخصیات

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین اور تبع تابعین ہیں، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو خود بھی سیکھا اور دوسروں تک پہنچایا۔ ان حضرات کے بعد بھی اس امت میں بے شمار ایسے لوگ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے جن کی زندگیاں دوسرے مسلمانوں اور انسانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ ان تمام حضرات کو ہم مشاہیرِ اسلام کہتے ہیں۔

☆ ان کی زندگی کے واقعات پڑھنے سے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے اور دین پر چلنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ اس سبق میں ہم **محمد بن قاسم رحمہ اللہ** اور **شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ** کے بارے میں پڑھیں گے۔

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

☆ فاتحِ سندھ محمد بن قاسم رحمہ اللہ ۳۸ھ میں طائف کے قبیلے بنو ثقیف میں پیدا ہوئے۔ محمد بن قاسم رحمہ اللہ کے والد ان کے بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔

☆ یہ زمانہ عالمِ اسلام پر اُموی خلافت کا تھا اور ولید بن عبدالملک مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ ولید بن عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو عراق کا حاکم بنا رکھا تھا۔ حجاج بن یوسف نے کئی مہمّات میں محمد بن قاسم رحمہ اللہ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ ان مہمّات میں محمد بن قاسم نے اپنی فطری صلاحیتوں کا خوب مظاہرہ کیا۔

☆ محمد بن قاسم انتہائی بہادر، مضبوط ارادے، بلند حوصلے اور آہنی عزم و ہمت کے مالک تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی رحم دل، اچھے اخلاق کے مالک اور انصاف پسند انسان تھے۔ انھی صفات کے وجہ سے لوگ ان کی عزت کرتے تھے۔

☆ اس زمانے میں سمندری سفر ہی تجارت کا سب سے بڑا ذریعہ تھا۔ عرب تاجر اپنا تجارتی سامان خلیجِ فارس اور

بُحیرہ عرب کے راستے دوسرے ملکوں تک لے جاتے تھے۔ یہ عرب تاجر دوسرے ملکوں میں بھی آباد ہو گئے تھے۔ ان ہی میں سے ایک جزیرے لنکا میں رہنے والے عرب تاجروں کے انتقال کے بعد وہاں کے راجہ نے ان کے بیوی بچوں کو تحائف کے ساتھ واپس بھیجا۔ جب یہ جہاز دیبل کے قریب پہنچا تو سندھ کے راجہ داہر کے سپاہیوں نے جہاز لوٹ لیا اور عرب عورتوں اور بچوں کو یرغمال بنا لیا۔ سفارتی ذرائع کے ذریعے جب ان یرغمالیوں کی رہائی نہ ہو سکی تو حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم رحمہ اللہ کی سرکردگی میں ایک تربیت یافتہ فوج روانہ کی۔ اس تربیت یافتہ فوج کے پاس بہترین جنگی آلات اور بہت سی منجنیقیں تھیں۔

☆ یہ فوج سمندری سفر میں مکران اور دوسرے علاقوں سے ہوتے ہوئے دیبل پہنچی۔ دیبل میں راجہ داہر کی فوج قلعے میں بند ہو گئی۔ محمد بن قاسم رحمہ اللہ کے حکم پر اس کی فوج نے منجنیق سے پتھر برسائے جس سے قلعے کو نقصان پہنچا اور بالآخر دشمن نے حملوں کی تاب نہ لا کر ہتھیار ڈال دیے اور یوں دیبل فتح ہو گیا۔ اس کے بعد محمد بن قاسم کی فوج کا آمنا سامنا براہِ راست راجہ داہر کی فوج سے ہوا۔ اس جنگ میں راجہ داہر مارا گیا اور یوں پورے سندھ پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ یہ برصغیر کے کسی خطے پر پہلی اسلامی حکومت تھی۔ اسی وجہ سے سندھ کو "بابُ الاسلام" کہا جاتا ہے۔ محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے پورے سندھ میں مساجد قائم کیں جس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔

☆ **محمد بن قاسم رحمہ اللہ کا حسنِ سلوک:** محمد بن قاسم رحمہ اللہ جہاں بھی گئے رعایا کے ساتھ حسنِ سلوک کی وجہ سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بناتے گئے۔ وہ انتہائی رحم دل، انصاف پرور اور عقل مند انسان تھے۔ انھوں نے عدل اور انصاف سے حکومت کی اور امن و امان قائم کیا۔ سندھ میں اپنے چھ سالہ دور میں انھوں نے غیر مسلموں کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیا کہ بہت سے غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ جب محمد بن قاسم رحمہ اللہ کو سندھ سے واپس بلایا گیا تو وہاں کے عام لوگ ان کے جانے پر زار و قطار روتے رہے اور ان سے نہ جانے کی درخواست کرتے رہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمہ اللہ ہندوستان کے بلند پایہ عالمِ دین تھے۔ آپ ۱۷۰۳ء میں ہندوستان کے ضلع "مظفر نگر" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شاہ عبد الرحیم تھا جو اپنے وقت کے مشہور عالمِ دین تھے۔ شاہ عبد الرحیم نے بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر کی حکومت میں تیار ہونے والی فقہ کی مشہور کتاب "فتاویٰ عالمگیری" کی تصنیف و تالیف میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔

☆ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فاروقی النسب ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر ملتا ہے۔ آپ بچپن ہی سے بہت ذہین تھے۔ صرف سات سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ پندرہ برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام مروّجہ اسلامی علوم مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور علم الکلام وغیرہ میں دسترس حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے جس مدرسے میں تعلیم حاصل کی اس مدرسے کا نام "مدرسہ رحیمیہ" تھا جو آپ کے والد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیا تھا۔ والد کے انتقال کے بعد اسی مدرسے میں آپ نے ایک عشرے سے زائد درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔

یاد رکھنے کی بات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔"(۱۶)

سیرت

☆ دینی علوم میں مزید مہارت کا شوق آپ کو حرمین شریفین لے گیا جہاں آپ نے مشہور عالم شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۷۳۲ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان واپس تشریف لے آئے۔ آپ کی ہندوستان واپسی کے بعد تشنگانِ علم کی کثیر تعداد نے آپ سے قرآن وحدیث کا علم حاصل کیا۔

☆ **دینی خدمات:** شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک عہد ساز شخصیت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کرایا اور ان کی دینی معاملات میں ہر طرح رہنمائی فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا کارنامہ قرآن کریم کا فارسی ترجمہ ہے، جس کی وجہ سے ہندوستان کے لوگوں کو اس زمانے کی مروّجہ زبان فارسی میں قرآن کریم سمجھنے کا موقع ملا۔

📖 آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے اور ان کے آپس کے مسلکی اختلافات کو کم کرنے کے لیے بھی ایک کتاب **"حجۃ اللہ البالغہ"** لکھی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے امت کے فقہاء و مجتہدین کے فقہی اور اجتہادی اختلافات کی حقیقی نوعیت سامنے آجاتی ہے اور ایسا نظر آنے لگتا ہے کہ یہ تمام فقہی مسالک ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک بڑے دریا سے نکلنے والی نہریں ہیں، ان سب کا سرچشمہ ایک ہی ہے اور ان میں کوئی تضاد اور حقیقی اختلاف نہیں ہے۔ اس کتاب کے ذریعے مسلمانوں کے مسلکی اختلافات کو کم کرنے میں بڑی مدد ملی اور آج بھی یہ کتاب علمائے کرام کی رہنمائی کرتی ہے۔

☆ تصوف کے موضوع پر بھی آپ نے ایک کتاب **"القول الجمیل"** لکھی جس میں آیاتِ قرآنی، احادیث مبارکہ اور بزرگوں کے اقوال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس زمانے میں پیدا ہوئے اس وقت ہندوستان میں مغلوں کی حکومت زوال پذیر تھی۔ مسلمان معاشی، اخلاقی، روحانی اور طاقت کے لحاظ سے ابتری کی طرف جارہے تھے۔ ایسے میں آپ نے مسلمانوں کی اصلاح کی ہر طرح کوشش فرمائی اور نہ صرف مسلمانوں کی دینی تربیت کی، بل کہ

ان کی معاشی بہتری کے لیے بھی جدوجہد کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہندو مرہٹے جو مغل حکومت کی کمزوری کی وجہ سے بہت مضبوط ہو چکے تھے اور مسلمانوں کی جان اور مال کے لیے زبردست خطرہ بن گئے تھے کے خلاف آپ رحمۃ اللہ علیہ نے احمد شاہ ابدالی کو جنگ کرنے کی دعوت دی۔ احمد شاہ ابدالی نے ۱۷۶۱ء میں پانی پت کے مقام پر مرہٹوں کو شکستِ فاش دی اور اور مسلمانوں نے سکون کا سانس لیا۔

☆ **حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال:** حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کا انتقال اگست ۱۷۶۲ء کو ہوا۔ آپ کو دہلی میں آپ کے والد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) عرب تاجر کیا کرتے تھے؟

(ب) راجہ داہر کے سپاہیوں نے کیا کیا؟

(ج) شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ نے کس کام میں نمایاں خدمات انجام دیں؟

(د) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا کارنامہ کیا ہے؟

(ھ) احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو کہاں اور کب شکست دی؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) محمد بن قاسم رحمہ اللہ انتہائی ________ مضبوط ________ بلند حوصلے اور آہنی عزم و ہمت کے مالک تھے۔

(ب) اس زمانے میں ________ سفر ہی تجارت کا سب سے ________ ذریعہ تھا۔

(ج) دیبل میں راجہ داہر کی فوج ________ میں بند ہوگئی۔

(د) شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے مسلمانوں کو ________ کی صحیح ________ سے روشناس کرایا۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) محمد بن قاسم رحمہ اللہ کے بارے میں پانچ جملے لکھیں۔

(ب) عرب تاجروں کے بیوی بچوں کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

(ج) دیبل کس طرح فتح ہوا؟

(د) محمد بن قاسم نے سندھ کے لوگوں سے کیسا سلوک کیا؟

(ھ) دینی علوم میں مہارت کا شوق شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو کہاں لے گیا؟

(و) حجۃ اللہ البالغہ کی کیا خصوصیت ہے؟

سوال:۴ اشاروں کی مدد سے پہچان کر نام لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) فاتح سندھ۔	
(ب) مسلمانوں کے خلیفہ۔	
(ج) عراق کا حاکم۔	
(د) سندھ کا راجہ۔	
(ھ) پتھر برسانے والی مشین۔	
(و) فقہ کی مشہور کتاب۔	
(ز) آپ نے قرآن کریم کا فارسی میں ترجمہ کیا۔	
(ح) مدرسہ رحیمیہ کے بانی۔	
(ط) تصوف کے موضوع پر ایک کتاب۔	

سبق:۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

بابِ چہارم (ب): اخلاق و آداب

- اخلاق: ایک انسان کے اندر جو اچھی صفات ہونی چاہئیں (سچائی، امانت داری، سخاوت وغیرہ) اور جن بری عادتوں سے پاک وصاف ہونا چاہیے (جھوٹ، غیبت وغیرہ) ان کو "اخلاق" کہتے ہیں۔
- آداب: اسلام نے ہمیں رہنے سہنے، کھانے پینے وغیرہ کے جو اصول بتائے ہیں ان کو "آداب" کہتے ہیں۔

سبق: ۵ اتحادِ ملّی

- اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا ہے:

ترجمہ: "اپنے باپ ابراہیم کے دین کو مضبوطی سے تھام لو، اس نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی، تاکہ یہ رسول تمہارے لیے گواہ بنیں اور تم دوسرے لوگوں کے لیے گواہ بنو۔ لہٰذا نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہ تمہارا رکھوالا ہے، دیکھو کتنا اچھا رکھوالا، اور کتنا اچھا مددگار ہے!۔"(۱)

یاد رکھنے کی بات

حدیث میں ہے:

"جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔"(۲)

☆ اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ تمام مسلمان ایک ملت کا حصہ ہیں۔ مسلمان چاہے کسی بھی رنگ، زبان، خطے سے تعلق رکھتے ہوں ایک ہی عقیدہ اور نظریہ رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مسلمان ایک قوم ہیں اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اتحادِ ملی کا مطلب بھی یہی ہے کہ کسی قوم کا ایمان، نظریے اور عقیدے کی بنیاد پر ایک ہو جانا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف قبیلوں اور خاندانوں میں اس لیے بانٹا ہے تاکہ شناخت اور پہچان میں آسانی ہو، مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیا علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے دینِ حق کی دعوت لے کر آئے تھے۔ جو لوگ بھی ان کی دعوت کو قبول کر لیتے تھے اور ان کا راستہ اختیار کر لیتے تھے وہ ایک جماعت اور ایک امت بن جاتے تھے۔ اسی جماعت اور امت کا نام "اسلامی برادری" اور "امت مسلمہ" ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دنیا میں تشریف لا کر ایک امت بنائی جس میں ہر رنگ، نسل، زبان، قوم اور قبیلے کے افراد شامل تھے۔ یہی امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست و بازو بنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیق اور مددگار تھی۔

کیا آپ کو معلوم ہے

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی، نماز قائم کرنے، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ مخلصانہ خیر خواہی پر۔ (۳)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے افراد اور مختلف طبقات کو خاص طور سے ہدایت و تاکید فرمائی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، آپس میں معاون و مددگار بنیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ اس تعلیم اور ہدایت کی بہت زیادہ ضرورت اس لیے بھی ہے کہ اس آخری امت میں مختلف ملکوں، نسلوں، طبقوں، زبانوں، رنگ اور مختلف مزاج کے لوگ ہیں جو اس سے پہلے کی امتوں

میں نہیں تھے۔

📖 اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مضبوط عمارت کا سا ہے، اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا (کہ مسلمانوں کو آپس میں اس طرح مل جل کر رہنا چاہیے)۔ (۴)

☆ یہ اتحاد و یگانگت کی فضا ان عبادات میں واضح نظر آتی ہے جن میں مسلمان اجتماعی طور سے شریک ہوتے ہیں:

۱ دن میں پانچ وقت مسلمان رنگ اور نسل کی تفریق مٹا کر ایک ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں۔ ایک امام کی رہنمائی میں سارے مسلمان ایک ہی قبلے کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے اتحادِ ملی کا شاندار مظاہرہ ہے جو انھیں اسلام سے ملا ہے۔ جمعہ اور عیدین کی نماز میں یہی منظر اور بڑے پیمانے پر نظر آتا ہے۔

۲ روزہ بھی مسلمانوں کے آپس کے اتحاد کا مظہر ہے۔ روزے میں اہلِ ثروت مسلمان بھی بھوکے، پیاسے رہتے ہیں، اس طرح ان میں اپنے غریب مسلمان بھائیوں کی مدد کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

۳ زکوۃ اور فطرے کی ادائیگی بھی مسلمانوں میں آپس میں اتحاد اور خیر سگالی کے جذبات ابھارتے ہیں۔ اہلِ خیر اس طرح تنگ دست مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں۔

۴ حج کا عظیم الشان اجتماع ہر سال ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیتا ہے۔ رنگ و نسل اور زبان سے بے پروا تمام حُجّاج ایک ساتھ ایک جیسا احرام پہن کر مناسکِ حج ادا کرتے ہیں۔

یہ تمام دینی اجتماعات مسلمانوں میں آپس کے اتحاد اور پیار و محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

☆ **معاشرتی اور سماجی زندگی کی یکسانیت:** آپ دنیا کے کسی خطے میں چلے جائیں آپ وہاں کے مسلمانوں کی عام طرزِ زندگی میں یکسانیت پائیں گے۔ مثلاً شادی، بیاہ، نکاح، جنازہ، معاشرتی حقوق، تجارت،

لین دین وغیرہ میں آپ کو مسلمان ایک جیسے طریقے کی پیروی کرتے نظر آئیں گے۔

☆ **اتحاد و یگانگت کا فروغ:** مسلمانوں میں اتحادِ ملی کے لیے ضروری ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنائیں اس طرح وہ خود بہ خود اسلام کے رنگ میں رنگ جائیں گے اور ان کے افعال اور اعمال میں یکسانیت پیدا ہو جائے گی۔

☆ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ تمام مسلمان تفرقے، اور اختلافات سے دور رہیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں، جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ نے تم پر جو انعام کیا ہے اسے یاد رکھو۔"(۵)

☆ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرو اور آپس میں گروہوں، قوموں اور برادریوں کی بنیاد پر تفرقہ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں اسلام کی دولت سے نوازا ہے اسے یاد رکھو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

☆ قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان ملّتِ واحدہ کے ارکان ہیں، اور سارے مسلمانوں کو آپس میں اتحاد و یگانگت کے ساتھ رہنا چاہیے اور قوموں، برادریوں، رنگ اور نسل کی بنیاد پر تقسیم نہیں ہونا چاہیے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے اسلام اور مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔

☆ اگر مسلمانوں میں آپس میں اتحاد و اتفاق ہوگا اور وہ رنگ، نسل، برادری اور زبان وغیرہ کی بنیاد پر تقسیم نہیں ہوں گے تو یہ چیز مسلمانوں کو مضبوط کرے گی۔ اس طرح شیطان ان میں تفرقہ نہیں ڈال سکے گا اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو خطاب کر کے کیا فرمایا ہے؟

(ب) ایک جماعت اور ایک امت کیسے بنتی ہے؟

(ج) نماز باجماعت اتحادِ ملی کا شاندار مظاہرہ ہے، دلائل سے ثابت کریں۔

(د) حج کس طرح مسلمانوں میں آپس میں اتحاد بڑھانے کا ذریعہ ہے؟

(ھ) مسلمانوں میں اتحادِ ملی کس طرح پیدا ہوسکتا ہے؟

(و) مسلمان اگر آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں گے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا؟

سوال:۲ صحیح جواب منتخب کریں۔

(الف) تمام مسلمان ایک ________ کا حصہ ہیں۔ (ملت ۔ زبان ۔ علاقے)

(ب) ساری دنیا کے مسلمان ایک ہی عقیدہ اور ________ رکھتے ہیں۔ (زبان ۔ نظریہ ۔ لباس)

(ج) ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک ________ عمارت کا سا ہے۔
(کمزور ۔ پرانی ۔ مضبوط)

(د) یہ اتحاد و یگانگت کی فضا ان عبادات میں واضح نظر آتی ہے جن میں مسلمان ________ طور سے شریک ہوتے ہیں۔ (انفرادی ۔ اجتماعی ۔ علاقائی)

(ھ) تمام دینی اجتماعات مسلمانوں میں آپس کے اتحاد، پیار و محبت ________ کا ذریعہ ہے۔
(بڑھانے ۔ گھٹانے ۔ منوانے)

سوال:۳ آپ کے نزدیک مسلمانوں میں آپس کا اتحاد اور اتفاق کس طرح بڑھایا جاسکتا ہے اور اس کے کیا فوائد ہوں گے؟ اس موضوع پر ایک مختصر مضمون لکھیں۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) اتحادِ ملّی کا کیا مطلب ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی امت بنائی؟

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے افراد اور طبقات کو کیا تاکید فرمائی؟

(ھ) مسلمان تفرقے اور اختلافات سے کس طرح دور رہ سکتے ہیں؟

(و) مسلمانوں کو آپس میں کس طرح رہنا چاہیے؟

سوال: ۵ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اپنے باپ ________ کے دین کو مضبوطی سے تھام لو۔

(ب) اتحادِ ملّی کا مطلب بھی یہی ہے کہ کسی قوم کا ________ ، ________ اور عقیدے کی بنیاد پر ایک ہو جانا۔

(ج) ایک ________ کی راہنمائی میں سارے مسلمان ایک ہی ________ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔

(د) حج کا عظیم الشان اجتماع ہر سال ساری دنیا کے ________ کو ایک ________ میں پرو دیتا ہے۔

(ھ) آپ دنیا کے کسی خطّے میں چلے جائیں آپ وہاں کے مسلمانوں کی ________ میں یکسانیت پائیں گے۔

(و) اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ تمام مسلمان ________ اور ________ سے دور رہیں۔

(ز) سارے مسلمانوں کو آپ میں ________ و ________ کے ساتھ رہنا چاہیے۔

سبق: ۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:٦ تعلقات میں منافقت سے اجتناب

☆ ایمان کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے اس کی تصدیق کرنا یعنی اسے سچا سمجھنا۔ اس کے مقابلے میں نفاق کا مطلب ہے زبان سے اسلام کا اقرار کرنا اور دل سے اسے تسلیم نہ کرنا۔

☆ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے اختیار کرنے پر دنیا اور آخرت میں کامیابی ملنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور اس کے برعکس نفاق پر دنیا میں ذلت اور رسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب ملنے کی وعید سنائی گئی ہے۔

☆ حقیقی اور اصلی نفاق تو یہ ہے کہ آدمی نے دل سے تو اسلام کو قبول نہ کیا ہو، لیکن کسی وجہ سے اپنے کو مومن اور مسلم ظاہر کرتا ہو، ایسا شخص حقیقی منافق ہے اور دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوگا۔

☆ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ''(٦)

ترجمہ: "یقین جانو کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔"

بعض بری عادتیں اور خصلتیں بھی ایسی ہیں جن کو نفاق اور منافقین سے خاص نسبت حاصل ہے، اور وہ انھی کی عادات ہیں، ایک مسلمان کو ان سے ہر حال میں دور رہنا چاہیے۔

نفاق کی علامات: حدیث شریف میں ہے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (٧)

کیا آپ کو معلوم ہے

حدیث شریف میں ہے: "جس میں امانت کی خصلت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں، اس میں دین نہیں۔" (٨)

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایسا شخص چاہے نماز پڑھتا ہو، روزہ رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، پھر بھی ان بداعمالیوں کی وجہ سے وہ ایک طرح کا عملی منافق ہے۔ دوسری طرف ایک ایمان والے کی یہ صفات

حدیث شریف میں بیان کی گئی ہیں:

- "جس شخص کی یہ خوشی ہو، اور وہ یہ چاہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے حقیقی محبت ہو، یا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہیے کہ جب وہ بات کرے تو ہمیشہ سچ بولے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو ادنیٰ خیانت کے بغیر اس کو ادا کرے اور جس کے پڑوس میں اس کا رہنا ہو اس کے ساتھ بہتر سلوک کرے۔"(۹)
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے:

"مومن کی طبیعت اور فطرت میں ہر خصلت کی گنجائش ہے، سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔"(۱۰)

☆ اس سے پتا چلا کہ ایک مومن کے اندر بھی کچھ نہ کچھ کمی اور کمزوری ہوسکتی ہے مگر جھوٹ اور خیانت ایسی خرابیاں ہیں جو کسی مومن میں نہیں ہوسکتیں۔

☆ **نفاق کے نقصانات:** ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور امانت میں خیانت کرنا نفاق کی علامت ہے۔ یہ تینوں برائیاں ایک مسلمان معاشرے کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں اور ان کی وجہ سے معاشرے میں امن و سکون، بھائی چارے اور اتحاد و یگانگت کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

☆ اگر ایک تاجر جھوٹ کا سہارا لے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا خراب اور گھٹیا مال اچھا بتا کر فروخت کرتا ہے تو اس کا مال تو فروخت ہوجاتا ہے مگر اس کی وجہ سے کاروبار میں بے برکتی ہوجاتی ہے، اور ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔(۱۱)

☆ اسی گھٹیا تجارت کی وجہ سے ملک و قوم کی بھی بدنامی ہوتی ہے، اور دوسرے ممالک ایسے لوگوں کی وجہ سے ملک سے خرید و فروخت اور تجارت ختم کر دیتے ہیں۔

☆ جھوٹ، وعدہ خلافی اور خیانت ایسی خرابیاں ہیں جو کسی انسان یا کسی قوم میں ہوں اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہیں۔ یہ برائیاں اگر قوم کے رہنماؤں اور سرکردہ افراد میں ہوں تو ملک کے عوام میں مایوسی اور

ملک سے محبت میں کمی کا سبب بنتی ہیں۔

☆ سرکاری ملازمین میں جھوٹ، وعدہ خلافی اور بددیانتی پورے معاشرے کو گُھن لگادیتی ہیں اور معاشرے میں بدامنی، افراتفری اور نفرت کے پھیلنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جھوٹ، وعدہ خلافی اور بددیانتی معاشرے میں امن وامان اور عدل وانصاف کے راستے کی بڑی رکاوٹیں ہیں اور ان کی موجودگی میں پورا معاشرہ نفاق کا شکار ہوجاتا ہے، جس کے نتیجے میں برائیاں پھوٹ پڑتی ہیں اور معاشرے کا سکون رخصت ہوجاتا ہے۔

☆ معاشرے کے عام انسانوں میں ان برائیوں کی موجودگی آپس کے بگاڑ کا سبب بنتی ہے اور دوست رشتہ دار سب ایسے شخص کو ناپسند کرتے ہیں اور ایسے شخص سے دور رہتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا شخص دو چہروں والا ہوگا، یعنی کہ جو منافق ہے اس کے مختلف روپ ہیں کچھ لوگوں کے سامنے ایک انداز سے آتا ہے دوسروں کے سامنے دوسرے انداز سے آتا ہے۔ [۱۲]

☆ **سچائی اور امانت داری کے فوائد:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچائی، امانت اور دیانت کے بیش بہا فوائد بیان کیے ہیں۔ اگر ہر مسلمان ان کو پیشِ نظر رکھے تو ہمارا معاشرہ ہر قسم کی برائی سے پاک ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"چار باتیں اور چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم کو نصیب ہوجائیں تو پھر دنیا (اور اس کی نعمتوں) کے فوت ہوجانے اور ہاتھ نہ آنے میں کوئی مضائقہ اور کوئی گھاٹا نہیں:

۱ امانت کی حفاظت ۲ باتوں میں سچائی

۳ حسنِ اخلاق ۴ کھانے میں احتیاط اور پرہیزگاری" [۱۳]

☆ اسلام میں امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی اور اسی طرح بندوں کے حقوق

کی ادائیگی اور عہد اور وعدے کی پابندی امانت کے وسیع مفہوم میں داخل ہے۔ لہٰذا جس انسان میں امانت کی صفت ہو یعنی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی پوری دیانت داری سے کرتا ہو، زبان سے ہمیشہ سچ بات کہتا ہو، حسنِ اخلاق کی دولت سے مالا مال ہو اور کھانے پینے کے معاملے میں محتاط اور پرہیزگار ہو صرف حلال کھاتا ہو اور سود، رشوت، حرام اور مشتبہ مال سے پرہیز کرتا ہو، تو ایسا انسان انسانیت کے کمال درجہ پر فائز ہے۔

☆ اس کا اسے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ دنیا میں بھی اسے سرفرازی ملے گی اور آخرت کی کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی میں اس کو وہ بے حد وحساب اور بے شمار نعمتیں ملیں گی جن میں سے ہر ایک کی قیمت دنیا کی ختم اور فنا ہو جانے والی ساری نعمتوں سے زیادہ ہوگی۔ ایسا انسان اگر دنیا میں خالی ہاتھ بھی رہے تو اسے کوئی افسوس نہیں ہونا چاہیے، کیوں کہ جو کچھ اسے ملا ہوا ہے اس کے سامنے دنیا اور اس کی ساری دولت کی کوئی حیثیت نہیں۔

☆ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو نفاق سے بچا کر رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں منافقوں اور ان کی نشانیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) ایمان کسے کہتے ہیں؟

(ب) جس شخص کو اللہ اور اس کے رسول سے سچی محبت ہو اسے کیا کرنا چاہیے؟

(ج) نفاق کسے کہتے ہیں؟

(د) کیسا انسان انسانیت کے کمال درجہ پر فائز ہے؟

(ھ) نفاق کے کیا نقصانات ہیں؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) یقیناً یہ منافقین دوزخ کے سب سے ______ کے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔

(ب) مومن کی طبیعت اور فطرت میں ہر ______ کی گنجائش ہے سوائے ______ اور ______ کے۔

(ج) جھوٹ، وعدہ خلافی اور ______ عدل و ______ کے راستے کی بڑی رکاوٹ ہیں۔

(د) اسلام میں امانت کا مفہوم بہت ______ ہے۔

(ہ) اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ______ اسی طرح اس کے بندوں کے حق کی ______ اور عہد اور وعدے ______ امانت کے وسیع مفہوم میں داخل ہے۔

(و) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ______ شخص ______ والا ہوگا۔

(ز) اگر ہر ______ ان کو پیشِ نظر رکھے تو ہمارا معاشرہ ہر قسم کی برائی سے ______ ہوسکتا ہے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) اصلی نفاق کیا ہے؟

(ب) ایمان اور اعمالِ صالحہ کے اختیار کرنے پر کیا خوشخبری دی گئی ہے؟

(ج) منافق کی تین نشانیاں لکھیں۔

(د) جھوٹ، وعدہ خلافی اور بد دیانتی کے معاشرے پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

(ہ) وہ چار خصلتیں کون سی ہیں جن کے مل جانے کے بعد دنیا نہ ملنے کا کوئی نقصان نہیں ہے؟

(و) کون سی دو خرابیاں کسی مؤمن میں نہیں ہوسکتیں؟

سوال:۴ سچائی کے فوائد پر دس جملوں کا ایک مضمون لکھیں۔

سبق:۶	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۷ قانون کا احترام

☆ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو ایک نظام کا پابند بنایا ہے۔ اس نظام میں سورج اور چاند الگ الگ دائروں میں تیر رہے ہیں، سورج اپنا کام کرتا ہے اور چاند اپنا۔ سمندر جو نمکین ہیں اور دریا جو میٹھے ہیں الگ الگ رواں دواں ہیں۔ اسی طرح دنیا میں کوئی حکومت اور ادارہ بغیر قانون اور نظم وضبط کے قائم نہیں رہ سکتا۔ ہر اسکول میں پرنسپل، وائس پرنسپل، اساتذہ اور دوسرا عملہ اپنی ذمہ داریوں کو ایک نظم کے تحت انجام دیتے ہیں۔

☆ "اسلام" زندگی کے سارے ہی شعبوں پر حاوی ہے۔ اسلام عقائد، ایمانیات، عبادات، اخلاق، آدابِ معاشرت اور آپس کے معاملات کی طرح اسلامی معاشرے میں نافذ قوانین اور نظم وضبط کے بارے میں بھی اپنے ماننے والوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی حکومت بھی قائم ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہونے کے ساتھ اس حکومت کے سربراہ اور فرماں روا بھی تھے۔ ہجرت کے بعد تقریباً دس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

دنیا میں رہے اور اس عرصے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح زندگی گزاری اس میں اسلامی حکومتوں اور عوام کی مکمل رہنمائی کے بنیادی اصول پوری طرح موجود ہیں۔

☆ **حکومت اور عوام کی ذمہ داریاں:** اسلامی اصولوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حاکم اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کا خیال رکھیں، ان کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کریں، عدل و انصاف کا ایسا نظام بنائیں جس میں ہر انسان سے برابری کا سلوک کیا جائے۔ ہر شہری کو تعلیم، روزگار اور صحت کی سہولیات میں برابر کا حق دیں وغیرہ۔

یاد رکھنے کی بات

حدیث میں ہے: "بے شک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اس کے رسول کے ساتھ، اس کی کتاب کے ساتھ، مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔"(۱۴)

☆ دوسری طرف عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ ساتھ حاکمِ وقت کے بھی اطاعت گزار اور فرماں بردار ہوں، ان کی خیر خواہی کریں اور اجتماعی قوانین جن کی پابندی میں سب کی بھلائی ہے کی پابندی کریں۔ مندرجہ ذیل احادیث اسی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تم حکام کی بات سنو اور مانو کیوں کہ ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا (مثلاً: انصاف کرنا) اور تمھاری ذمہ داریوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔"(۱۵)

(یعنی امیر کی اطاعت اور قانون کی پابندی وغیرہ)، لہٰذا ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داریوں میں لگا رہے خواہ دوسرا اپنی ذمہ داری ادا کرے یا نہ کرے۔

☆ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔"(۱۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سب سے افضل اور اللہ کے نزدیک نرم خو، رحم دل اور عادل و منصف سربراہِ حکومت ہوں گے اور بدترین درجہ میں سخت دل اور ظالم اور غیر منصف سربراہِ حکومت ہوں گے۔''(۱۷)

☆ یہ احادیث حکومت اور عوام کی ذمہ داریوں اور حقوق کی وضاحت کرتی ہیں۔ ان احادیث سے جہاں حکومت کی ذمہ داریوں کا پتا چلتا ہے وہیں عوام کے فرائض سے بھی آگہی حاصل ہوتی ہے۔

📖 **شہریوں کے فرائض:** قانون کا احترام اور قانون کی بالادستی کسی بھی ملک و قوم کے استحکام کے لیے سب سے پہلی شرط کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو قوانین قرآن و سنت کے کسی حکم سے نہیں ٹکراتے ان کی پابندی اسلامی اور شرعی اعتبار سے بھی ہر مسلمان حکومت کے باشندے کے لیے ضروری ہے۔ حکومت کے وہ قوانین جو مصلحتِ عامہ کے تحت بنائے جاتے ہیں ان کی تعمیل ملک کے ہر شہری کے لیے ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی حکم فرمایا ہے۔

☆ پاکستان جو ایک اسلامی ملک ہے اس میں کسی بھی ایسے قانون کو توڑنا جس پر چلنے میں سب کا فائدہ ہو صرف قانونی غلطی یا جرم نہیں ہے، بل کہ اسلامی اور دینی قانون شکنی بھی ہے، کیوں کہ اس کے نتیجے میں عام لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور اس سے معاشرے میں افراتفری پھیلتی ہے، تو یہ عمل بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے بھی انتہائی برا فعل ہے۔

☆ **لاقانونیت کے نقصانات:** کسی بھی قوم یا معاشرے کی ترقی اور استحکام کے لیے یہ لازمی شرط ہے کہ اس میں قانون کی حکمرانی ہو۔ اگر معاشرہ لاقانونیت کا شکار ہو جائے تو یہ صرف حکومت کا نہیں بل کہ قوم کے ہر فرد کا ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ اگر ہم حکومت کی نااہلی یا غلط کاری کو بنیاد بنا کر لاقانونیت کے عادی بنے رہے تو ہمارا ملک کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔

☆ **قوانین کی پابندی کیوں ضروری ہے؟**

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں سے جو لوگ صاحب اختیار ہوں اُن کی بھی۔“(۱۸)

☆ اس اطاعت سے مراد یہی ہے کہ حکام جو قوانین عام لوگوں کے فائدے کے لیے بنائیں ان کی پابندی کی جائے اور اس پابندی کا حکم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ دیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ ایسے قوانین کی پابندی شرعاً بھی ضروری ہو جاتی ہے۔

☆ **چند قوانین کی فہرست:**

۱ **ٹریفک کے قوانین:** ٹریفک کے قوانین کی پابندی ہر شخص کے لیے ضروری ہے، چاہے یہ گاڑی چلانے والا ہو یا پیدل چلنے والا۔ چنانچہ غلط جگہ گاڑی کھڑی کرنا، مقررہ رفتار سے تیز گاڑی چلانا، غلط سمت میں سفر کرنا، سگنل توڑنا، غلط اوورٹیکنگ کرنا۔ اسی طرح غلط جگہ سے سڑک پار کرنا، پیدل چلنے والوں کے لیے پل موجود ہونے کے باوجود پل کے بجائے پیدل سڑک پار کرنا وغیرہ سب کام غلط اور گناہ ہیں۔

☆ اسلامی فقہ کی ہر کتاب میں یہ اصول لکھا ہوا ہے کہ عام راستوں میں چلنا اور کوئی سواری چلانا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ چلنے والا دوسروں کی ”سلامتی“ کی ضمانت دے۔ ٹریفک سگنل توڑنے والا نہ صرف اپنی بل کہ دوسروں کی جان بھی خطرے میں ڈالتا ہے اور اکثر حادثات ٹریفک سگنل توڑنے ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

۲ **بجلی، پانی اور گیس کا استعمال:** بجلی، پانی اور گیس اللہ تعالیٰ کی نہایت قیمتی نعمتیں ہیں۔ ان کا ضائع کرنا یا چوری کرنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے زمرے میں آتا ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ بجلی، پانی اور گیس ضائع کرنے اور چوری کرنے سے بچیں، ورنہ جب یہ قیمتی سرمایہ ختم ہو جائے گا تو پھر افسوس بے کار ثابت ہوگا۔ پانی کے استعمال سے متعلق یہ حدیث ہماری رہنمائی کے لیے کافی ہے کہ پانی کو فضول خرچ کرنے سے بچو چاہے تم بہتے دریا کے کنارے کھڑے ہو۔(۱۹)

☆ یہ حدیث وضو کے لیے پانی استعمال کرنے کے بارے میں ہے۔ جب وضو جیسی عبادت کے لیے پانی کا اسراف منع ہے تو دوسرے کاموں کے لیے پانی اور دوسرے وسائل کے استعمال میں کتنی احتیاط کی ضرورت ہے۔

۳ **قطار بنانا:** بجلی، گیس یا پانی کے بل جمع کرواتے ہوئے یا کسی بھی ایسی جگہ جہاں قطار بنانا ضروری ہو وہاں قطار توڑنا اور زبردستی آگے پہنچ جانا دوسرے انسانوں کی حق تلفی، قانون کی خلاف ورزی اور گناہ کا کام ہے۔

۴ ان کے علاوہ تیز آواز سے لاؤڈ اسپیکر بجانا، کچرا پھیلانا، اپنے گھر کی تقریبات کے لیے سڑک پر شامیانہ لگا کر راستہ روکنا، مسجد، اسکول یا ہسپتال کے نزدیک ہارن بجانا، اور اسی طرح کے دوسرے کام جن سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو، نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہیں بل کہ اسلامی تعلیمات کی بھی سراسر خلاف ورزی ہے۔

☆ **قوانین کی پابندی کے فوائد:**

۱ قانون کی پابندی کرنے والے کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا ثواب ملتا ہے، جو دنیا اور آخرت دونوں جگہ کارآمد ہے۔

۲ معاشرے میں امن وامان اور ایک دوسرے کے احترام کی فضا قائم ہوتی ہے۔

۳ معاشرے میں نظم وضبط قائم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت ہوتی ہے۔

۴ معاشرے میں مساوات اور برابری پیدا ہوتی ہے جس سے جرائم کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۵ ملک وقوم کا وقار بلند ہوتا ہے۔

☆ ہم سب کو چاہیے کہ اسلام کا حکم سمجھ کر اپنے ملک کے قوانین کی پابندی کریں، تاکہ نہ صرف دنیا اور آخرت میں ہمیں اجر وثواب ملے، بل کہ ہمارا ملک بھی امن کا گہوارا بن جائے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حاکم اور حکومتِ وقت کی کیا ذمہ داری ہے؟

(ب) عوام کی کیا ذمہ داری ہے؟

(ج) لاقانونیت کے کیا نقصانات ہیں؟

(د) قرآنِ کریم کے حکم "اور اپنے ذمہ دار حاکموں کی اطاعت کرو" سے کیا مراد ہے؟

(ہ) پانی، بجلی اور گیس کس طرح استعمال کرنا چاہیے؟

سوال:۲ دو کالم بنا کر ان میں پانچ صحیح طرزِ عمل اور پانچ غلط طرزِ عمل آمنے سامنے لکھیں۔

صحیح طرزِ عمل	غلط طرزِ عمل
(الف) ٹریفک سگنل کی پابندی کرنا	ٹریفک سگنل توڑنا

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے؟

(ب) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل کون لوگ ہوں گے؟

(ج) کسی بھی ملک و قوم کے استحکام کے لیے سب سے پہلی شرط کیا ہے؟

(د) کن قوانین کی تعمیل ملک کے ہر شہری کے ذمے ضروری ہے؟

(ہ) ٹریفک قوانین کی پابندی کن کے لیے ضروری ہے؟

(و) قطار توڑنا اور زبردستی آگے پہنچ جانا کیسا ہے؟

سوال:۴ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں ____________ کی ایک چھوٹی سے ____________ بھی قائم ہوگئی۔

(ب) حاکم اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ____________ کا خیال رکھیں۔

(ج) قانون کا احترام اور ____________ کی بالا دستی کسی بھی ملک و قوم کے ____________ کے لیے سب سے پہلی شرط کی حیثیت رکھتی ہے۔

(د) حکومت کے بُرا ہونے کا بہانہ بنا کر قانون کی ____________ نہ کرنا ____________ احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

(ھ) ٹریفک کے قوانین کی پابندی ہر شخص کے لیے ضروری ہے چاہے وہ ____________ چلانے والا ہو یا ____________ چلنے والا۔

عملی مشق

بچوں سے مختلف موضوعات پر تقریر لکھوائیں پھر ان سے کلاس میں اس موضوع پر تقریر کروائیں۔

(الف) ٹریفک قوانین کی پابندی کے فوائد اور خلاف ورزی کے نقصانات۔

(ب) بجلی، پانی اور گیس کے ضیاع کے نقصانات اور اس سے بچاؤ کی تدابیر۔

(ج) اچھے شہری کی خصوصیات، وغیرہ۔

سبق: ۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۸ کاروبار میں دیانت

آپس کے لین دین اور تجارت میں جس چیز کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے وہ دیانت داری اور امانت ہے۔ایک مسلمان کا اپنے کاروبار میں ایمان دار ہونے کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں دوسروں کے حقوق کو پورا پورا ادا کرنا" دیانت" کہلاتا ہے۔اسی دیانت کو عربی میں امانت کہتے ہیں۔

☆ دیانت اور امانت ایسی صفات ہیں جو تمام نبیوں اور ان پر وحی لانے والے فرشتے میں بھی کمال درجے کی تھیں، تاکہ جو حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس میں شک نہ کیا جائے۔قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

"نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِيْنُ" (۲۰)

(الف) ترجمہ:"امانت دار فرشتہ اسے لے کر اُترا ہے۔"

"مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ" (۲۱)

(ب) ترجمہ:"وہاں اُس کی بات مانی جاتی ہے وہ امانت دار ہے۔"

(ج) انبیا علیہم السلام نے اپنی قوموں کو جب اسلام کی دعوت دی تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:

"اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ" (۲۲)

ترجمہ:"یقین جانو کہ میں تمھارے لیے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔"

☆ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے بھی مکہ مکرمہ میں "صادق الوعد" اور "امین" کے لقب سے مشہور تھے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاروبار میں انتہائی دیانت دار، امانت دار اور وعدے کے پکے تھے۔لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی امانتیں بے خوف وخطر رکھوادیا کرتے تھے اور بعد میں مانگنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں وہ امانتیں پوری کی پوری واپس فرمادیا کرتے تھے۔

☆ ایک مرتبہ ایک صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی جگہ ملنے کا وعدہ کر کے چلے گئے اور بھول گئے۔ تین دن بعد انھیں یاد آیا تو اسی جگہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف اتنا فرمایا: "تم نے مجھے بڑی مشکل میں ڈالا میں تمہارے انتظار میں تین دن سے یہیں ہوں"۔ (۲۳)

کیا آپ کو معلوم ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پوری سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔" (۲۴)

☆ یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے کا ہے، گویا نبوت ملنے سے پہلے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدے کی انتہائی پابندی فرماتے تھے۔

☆ **دیانت اور امانت کی اہمیت:** دیانت اور امانت صرف روپے پیسے، جائیداد اور مال تک محدود نہیں، بل کہ تمام مالی، قانونی، اخلاقی اور معاشرتی معاملات کو شامل ہے۔ایمان داری سے تجارت کرنا اور جھوٹ و ملاوٹ سے بچنا دیانت اور امانت میں شامل ہے۔اگر کسی نے آپ کے پاس کوئی چیز رکھوائی ہے تو اسے حفاظت سے رکھنا اور مانگنے پر واپس کر دینا بھی اس میں شامل ہے۔اگر انسانوں کا کوئی حق کسی کے ذمہ ہے تو اس کا ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔نوکری کرتے ہوئے پورا وقت دینا اور اپنے فرائض کو تن دہی سے ادا کرنا بھی دیانت اور امانت میں شامل ہے۔

☆ **دیانت اور امانت کے فضائل:** قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ میں دیانت داری کی ترغیب اور بہت سے فضائل ذکر کیے گئے ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں:

''وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ''(۲۵)

(الف) ترجمہ: "اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں۔"

ایک جگہ خیانت کرنے کو اس طرح منع کیا گیا ہے:

''وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ''(۲۶)

(ب) ترجمہ: "اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب ہونا۔"

(ج) اسی طرح ایک اور جگہ قرآنِ کریم میں وعدے کی پابندی اور ایمان داری سے تجارت کرنے کا حکم اس طرح دیا گیا ہے:

ترجمہ: "اور عہد کو پورا کرو، یقین جانو کہ عہد کے بارے میں (تمھاری) باز پرس ہونے والی ہے۔ اور جب کسی کو کوئی چیز پیمانے سے ناپ کر دو تو پورا ناپو، اور تولنے کے لیے صحیح ترازو استعمال کرو۔ یہی طریقہ درست ہے، اور اسی کا انجام بہتر ہے۔"(۲۷)

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تاجر قیامت کے دن بدکار اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جنھوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ اور حسنِ سلوک اور سچائی کو اختیار کیا ہوگا۔"(۲۸)

(ھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سب سے اچھی کمائی آدمی کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر تجارت جو پاکبازی کے ساتھ ہو۔"(۲۹)

☆ اسی طرح لوگوں کی ضرورت کے وقت مہنگائی کے انتظار میں غلہ روکے رکھنا یعنی ذخیرہ اندوزی کرنا جب کہ غلہ عام طور سے نہ مل رہا ہو بہت برا فعل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(و) "جو شخص مسلمانوں کا غلہ (کھانے پینے کی چیزوں) کو روکے رکھے یعنی باوجود ضرورت کے فروخت نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور تنگ دستی کو مسلط فرما دیتے ہیں۔"(۳۰)

☆ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ اسلام میں دیانت داری سے تجارت کرنے کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اسی طرح دیانت دار اور امانت دار تاجر کا بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا مرتبہ ہے۔

☆ **دیانت داری سے تجارت کے فوائد:**

☆ دیانت داری سے تجارت کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

☆ دیانت داری سے تجارت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں۔

☆ دیانت داری سے تجارت کرنے والے کو آخرت میں اونچے درجات ملیں گے۔

☆ معاشرے کے لوگوں کو مناسب داموں پر خالص اور معیاری اشیا حاصل ہوتی ہیں۔

☆ معاشرے سے ملاوٹ، جھوٹ، بددیانتی اور ذخیرہ اندوزی جیسی برائیوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

☆ اگر ہم زندگی کے ہر شعبے مثلاً: تجارت، ملازمت، تعلیم، عدلیہ، صحافت اور زراعت وغیرہ میں دیانت داری سے کام لیں تو معاشرے سے تمام برائیوں کا خاتمہ ہوجائے گا، اور اس کے نتیجے میں ایک پرسکون اور خوشحال معاشرہ وجود میں آئے گا۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) دیانت کسے کہتے ہیں؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کس لقب سے مشہور تھے اور کیوں؟

(ج) دیانت اور امانت میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

(د) ذخیرہ اندوزی کرنا کیسا ہے؟

(ھ) دیانت داری سے تجارت کے کیا فوائد ہیں؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) نبوت ملنے سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ________ کی انتہائی ________ فرماتے تھے۔

(ب) نوکری کرتے ہوئے پورا وقت ________ اور اپنے فرائض کو ________ سے ادا کرنا بھی ________ اور امانت میں شامل ہے۔

(ج) اور اپنی امانتوں میں جان بوجھ کر ________ نہ کرو۔

(د) اور عہد کو پورا کیا کرو کیوں کہ عہد کی ________ ہوگی۔

(ھ) سب سے اچھی کمائی آدمی کی ________ ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر ________ اور ہر تجارت جو پاکبازی کے ساتھ ہو۔

(و) اسلام میں دیانت داری سے تجارت کرنے کو بڑی ________ دی گئی ہے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) نبیوں اور ان پر وحی لانے والے فرشتوں میں کون سی صفات کمال درجے کی تھیں؟

(ب) پوری سچائی اور ایمانداری کے ساتھ تجارت کرنے والا کن کے ساتھ ہوگا؟

(ج) سب سے اچھی کمائی کون سی ہے؟

(د) ضرورت کے باوجود غلہ روک کر رکھنے والے کو کیا سزا ملے گی؟

(ھ) دیانت داری سے تجارت کے دو فوائد لکھیں۔

سوال:۴ سیرت کی کتابوں سے تلاش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت داری کا ایک واقعہ لکھیں۔

سبق:۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

عمل چارٹ پُر کرنے کا طریقہ

عمل چارٹ میں بچے/بچیوں کی تربیت کے لیے دس اہم باتیں دی گئی ہیں جیسے سچ بولنا، والدین/اساتذہ کا ادب، غصہ سے بچنا وغیرہ۔ بچوں کو عمل پر لانے اور اس پر اہتمام کے لیے ہر مہینے ایک عملی کام دیا گیا ہے۔

محترم معلم/معلمہ اور والدین/سرپرست! پورا مہینہ اس تربیتی عنوان پر بات کریں اور والدین/سرپرست نیچے دیے گئے طریقہ کار کے مطابق عمل چارٹ پُر کریں۔

١. باجماعت نماز/نمازوں کی وقت پر ادائیگی: لڑکا اگر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو (✓) کا نشان اور اگر کوئی نماز بغیر جماعت کے پڑھے تو (✗) کا نشان لگائیں۔ لڑکی نماز وقت میں ادا کرے تو (✓) کا نشان اور اگر وقت کے بعد قضا پڑھے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٢. سچ بولنا: بچہ اگر دن بھر سچ بولے تو (✓) کا نشان اور اگر دن میں ایک مرتبہ بھی جھوٹ بولے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٣. رہن سہن: بچہ گھر میں، بہن بھائیوں، دوستوں کے ساتھ مل جل کر رہے تو (✓) کا نشان اور اگر لڑائی جھگڑا کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٤. ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت: بچہ صبح و شام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے تو (✓) کا نشان اور اگر نہ پڑھے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٥. کسی کو تکلیف نہ دیجیے: بچہ گھر میں سب کا خیال رکھے تو (✓) کا نشان اور کسی کو ستائے تنگ کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٦. والدین اور استاذ کا ادب: بچہ جس دن والدین کی خدمت کرے، ادب کرے، ان کی بات مانے اور اپنے استاذ کا ادب کرے تو (✓) کا نشان اور اگر کوتاہی کرے اور اپنے استاذ کی برائی کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٧. دعا (مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا): بچہ فرض نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگے اور روزانہ تین منٹ دعا مانگے تو (✓) اگر تین منٹ دعا نہ مانگے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٨. سلام: بچہ گھر پہنچ کر، گھر سے نکلتے وقت، چھوٹے بڑے بہن بھائیوں، گھر آنے والے مہمانوں کو سلام کرے تو (✓) کا نشان اور اگر سلام نہ کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

٩. صبر و شکر: بچہ خوشی کے موقع پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور تکلیف کے موقع پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ پڑھنے کا اہتمام کرے تو (✓) کا نشان اور اگر اہتمام نہ کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

١٠. وقت ضائع کرنے سے بچیں: بچہ اپنا نظام الاوقات بنائے اور اس کی پابندی کرے، وقت ضائع نہ کرے، گانے نہ سنے تو (✓) کا نشان اور اگر نظام الاوقات (ٹائم ٹیبل) کی پابندی نہ کرے، گانے سنے اور وقت ضائع کرے تو (✗) نشان لگائیں۔

عمل چارٹ

مہینے									
عمل	نماز کا اہتمام					سچ بولنا	رہن سہن	نبی کی محبت و اطاعت	کسی کو تکلیف نہ دیجیے
تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء				
1									
2									
3									
4									
5									
6									
7									
8									
9									
10									
11									
12									
13									
14									
15									
16									
17									
18									
19									
20									
21									
22									
23									
24									
25									
26									
27									
28									
29									
30									
31									
دستخط معلم/معلمہ									
دستخط سرپرست									

عمل چارٹ

مہینے					
عمل	والدین اور استاذ کا ادب	دعا	سلام	صبر و شکر	وقت ضائع کرنے سے بچیں
تاریخ					
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					
دستخط معلم/معلمہ					
دستخط سرپرست					

حوالہ جات

ایمانیات

1. الواقعة:۴۹،۵۰
2. مسند احمد، مسند عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ،۱۶/۱
3. القارعة:۶۔۹
4. صحیح المسلم، الزھد والرقائق، الرقم:۲۹۶۵
5. البقرة:۲۷۲
6. الروم:۳۹
7. الاعراف:۲۹
8. صحیح المسلم، البر و الصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم.......، الرقم:۲۵۶۴
9. سنن النسائی، الجهاد، باب من غزا و یلتمس الاجر و الذکر، الرقم:۳۱۴۱
10. البقرة:۲
11. البقرة:۲۱
12. البقرة:۱۸۳
13. الحج:۲۷
14. الدخان:۵۱
15. القمر:۵۲
16. النبأ:۳۱
17. الطلاق:۲،۳
18. سنن ابی داؤد، الجهاد، باب فی الرخصة فی القعود من العذر، الرقم:۲۵۰۸
19. مسند احمد، حدیث الرجل من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم،۵/۲۱۱
20. مسند احمد، حدیث السیدة عائشة رضی اللّٰہ عنها،۶/۲۰۹
21. المجادلة:۲۱
22. آل عمران:۵
23. سنن ابن ماجة، باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم، الرقم:۲۲۴
24. طٰہٰ:۱۱۴
25. الفاطر:۲
26. ابراهیم:۷
27. سنن ابی داؤد، الصلاة، باب فیما یقوله الرجل عند دخوله المسجد، الرقم:۴۶۵
28. جامع الترمذی، الاطعمة، باب ماجاء فی اکثار المرقة، الرقم:۱۸۳۳
29. الانعام:۱۶۰
30. آل عمران:۹۲
31. الصحیح البخاری، الزکوٰة، باب الزکوٰة علی الاقارب، الرقم:۱۴۶۱
32. مسند احمد، مسند انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ،۳/۱۳۶
33. الحج:۷
34. الرحمٰن:۲۶
35. طٰہٰ:۸۲
36. المعجم الاوسط، من اسمه محمد، الرقم:۵۰۶۴
37. الاحزاب:۶
38. الاحزاب:۳۳
39. جامع الترمذی، تفسیر القرآن، باب ماجاء فی تفسیر القرآن، الرقم:۳۲۰۵
40. المعجم الاوسط، باب العین، باب المیم من اسمه محمد، الرقم:۷۲۶۱
41. فصلت:۳۳
42. آل عمران:۱۰۴
43. آل عمران:۱۱۰
44. سنن ابی داؤد، الادب، باب فی الدال علی الخیر کفاعله، الرقم:۵۱۲۹
45. مسند احمد، حدیث درة بنت ابی لهب،۶/۴۳۲
46. جامع الترمذی، البر و الصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، الرقم:۱۹۲۱
47. طٰہٰ:۴۴
48. القلم:۴
49. الاحزاب:۲۱
50. الصحیح البخاری، الادب، باب لم یکن النبی فاحشاً ولا متفحشاً، الرقم:۶۰۲۹
51. سنن الکبریٰ للبیهقی،۱۰/۱۹۲
52. جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، الرقم:۲۰۰۲
53. سنن ابی داؤد، الادب، باب فی الحلم و اخلاق النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الرقم:۴۷۷۴
54. صحیح المسلم، البر والصلة والآداب، باب النهی عن لعن الدواب و غیرها، الرقم:۲۵۹۹
55. سنن ابی داؤد، الجهاد، باب ما یؤمر به من القیام علی الدوام والبهائم، الرقم:۲۵۴۸
56. جامع الترمذی، صفة القیامة والرقائق والورع، باب، الرقم:۲۴۹۴
57. صحیح المسلم، الایمان، باب اطعام المملوک مما یاکل.......، الرقم:۱۶۶۱
58. الاسراء:۲۳
59. سنن ابی داؤد، الادب، باب فی فضل من عال یتیماً، الرقم:۵۱۴۷
60. جامع الترمذی، الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة، الرقم:۱۱۶۱
61. جامع الترمذی، المناقب، باب فضل ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الرقم:۳۸۹۵
62. صحیح المسلم، الفضائل، باب مباعدته صلی اللّٰہ علیہ وسلم للآثام....، الرقم:۲۳۲۸
63. مسند احمد، مسند السیدة عائشة رضی اللّٰہ عنها،۶/۲۵۶

عبادات

1. جامع الترمذی، الصوم، باب ماجاء فی فضل شهر رمضان، الرقم:۶۸۲
2. صحیح المسلم، الصیام، باب فضل الصیام، الرقم:۱۱۵۱
3. البقرة:۱۸۵
4. الصحیح البخاری، التوحید، باب ذکر النبی وروایته عن ربه، الرقم:۷۵۳۸
5. الصحیح البخاری، الایمان، باب صوم رمضان احتساباً من الایمان، الرقم:۳۸
6. الصحیح البخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور، الرقم:۱۵۲۱
7. جامع الترمذی، الصوم، ثواب الحج والعمرة، الرقم:۸۱۰
8. سنن ابی داؤد، المناسک، باب فی الرمل، الرقم:۱۸۸۸
9. السنن الکبریٰ للبیهقی، الحج، باب فضل الحج و العمرة،۵/۲۶۲
10. البقرة:۱۹۸
11. السنن الکبریٰ للبیهقی، الاجارة، باب کسب الرجل و عمله بیدیه،۶/۱۲۸
12. مسند احمد، حدیث رافع بن خدیج،۴/۱۴۱
13. جامع الترمذی، البیوع، باب ماجاء فی التجار و تسمیة النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایاهم، الرقم:۱۲۰۹
14. المعجم الاوسط، باب المیم من اسمه محمد، الرقم:۷۱۹۵
15. الدهر:۸
16. النساء:۱۲۷
17. والضحیٰ:۹
18. سنن ابی داؤد، الادب، باب فی من ضم الیتیم، الرقم:۵۱۵۰
19. الصحیح البخاری، الادب، باب الساعی علی الارملة و المسکین، الرقم:۶۰۰۶
20. جامع الترمذی، البر و الصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف، الرقم:۱۹۵۶
21. الفتح:۱۷
22. الصحیح البخاری، الادب، باب من کان یؤمن باً والیوم الأخر فلا یؤذ جاره، الرقم:۶۰۱۸
23. سنن ابی داؤد، الجهاد، باب فی لزوم الساقة، الرقم:۲۶۳۹
24. العنکبوت:۴۵
25. صحیح المسلم، صلاة المسافرین و قصرها، باب فضل من یقوم بالقرأن و یعلمه.....، الرقم:۸۱۷

26. مسند احمد، حدیث العباس، ۲۲۳/۱
27. البقرة:۱۵۲
28. النساء:۷۷
29. الفرقان:۵۲
30. الانفال:۶۰
31. التوبة:۱۲۰
32. الصحیح البخاری، الجمعة، باب المشی الی الجمعة، الرقم:۹۰۷
33. الصحیح البخاری، الجهاد، باب فضل رباط یوم فی سبیل الله، الرقم:۲۸۹۲
34. جامع الترمذی، فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل من مات مرابطاً، الرقم:۱۶۲۱
35. سنن ابی داؤد، الجهاد، باب کراهیة ترک الغزو، الرقم:۲۵۰۲
36. مسند احمد، حدیث السیدة عائشة، ۷۱/۶

احادیث

1. صحیح المسلم، البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم و خذله و احتقاره......، الرقم:۲۵۶۴
2. جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الحیاء، الرقم:۲۰۰۹
3. سنن ابن ماجة، الزهد، باب الحیاء، الرقم:۴۱۸۱
4. سنن ابی داؤد، الصلاة، باب ماجاء فی المشی الی الصلاة فی الظلم، الرقم:۵۶۱
5. مسند احمد، حدیث ابی امامة الباهلی، ۲۶۴/۵
6. البقرة:۲۱۹
7. سنن ابن ماجة، النکاح، باب حق المرأة علی زوجها، الرقم:۱۸۵۱
8. صحیح المسلم، الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، الرقم:۴۰۸
9. الاحزاب:۵۶
10. سنن النسائی، صفة الصلاة، باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، الرقم:۱۲۹۷
11. جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی القوم یجلسون و لا یذکرون الله، الرقم:۳۳۸۰
12. سنن ابی داؤد، الادب، باب فی الرحمة، الرقم:۴۹۴۲
13. مسند احمد، حدیث اسماء بنت یزید، ۴۶۱/۶
14. سنن ابی داؤد، الادب، باب فی النصیحة و الحیاطة للمسلم، الرقم:۴۹۱۸

مسنون دعائیں

1. جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم:۳۵۲۸
2. مسند احمد، مسند عبدالله بن عمر، ۲۵/۲
3. جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة، الرقم:۳۳۸۳
4. صحیح المسلم، الذکر و الدعا و التوبة والاستغفار، باب اکثر اهل الجنة الفقراء.........، الرقم:۲۷۳۹
5. الصحیح البخاری، الدعوات، باب افضل الاستغفار، الرقم:۶۳۰۶
6. المعجم الکبیر، باب العین، عبدالله بن مسعود الهذلی یکنیٰ.......، الرقم:۱۰۵۵۹
7. المعجم الاوسط، اول الکتاب، الرقم:۱۰۲۸
8. صحیح المسلم، الحج، باب فضل المدینة و دعاء النبی صلی الله علیه وسلم......، الرقم:۱۳۷۳
9. سنن ابی داؤد، الجهاد، باب فی الدعاء عند الوداع، الرقم:۲۶۰۰
10. المعجم الاوسط، من اسمه عبید الله، الرقم:۴۹۳۶

سیرت

1. المائدة:۷۵
2. آل عمران:۴۲،۴۳
3. آل عمران:۴۸
4. المریم:۳۰ تا ۳۲
5. الصف:۶
6. آل عمران:۴۹

7. مسند احمد، حدیث السیدة عائشة، ۷۵/۶
8. المعجم الاوسط، من اسمه حباب، الرقم:۳۵۰۱
9. مسند احمد، مسند عثمان بن عفان، ۵۹/۱
10. کنزالعمال، الفضائل من قسم الافعال، باب تتمة فضائل ذی النورین، الرقم:۳۶۲۱۷
11. سنن ابن ماجة، افتتاح الکتاب فی الایمان و الفضائل.....، باب فضائل خباب، الرقم:۱۵۳
12. سنن ابی داؤد، الادب، باب ماجاء فی القیام، الرقم:۵۲۱۷
13. المعجم الکبیر، ذکر بنات الرسول صلی الله علیه وسلم، ذکر سن فاطمة رضی الله عنها و وفاتها......، ۴۱۰/۲۲
14. الصحیح البخاری، الجهاد، باب دعاء النبی الی الاسلام و النبوة، الرقم:۲۹۴۲
15. جامع الترمذی، المناقب، باب مناقب علی رضی الله عنه، الرقم:۳۷۱۲
16. مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۱۵۷/۳

اخلاق وآداب

1. الحج:۷۸
2. جامع الترمذی، البر والصلة، الستر علی المسلم، الرقم:۱۹۳۰
3. الصحیح البخاری، الایمان، باب قول النبی الدین النصیحة لله و لرسوله، الرقم:۵۷
4. صحیح المسلم، البر و الصلة و الآداب، باب تراحم المؤمنین و تعاطفهم و تعاضدهم، الرقم:۲۵۸۵
5. آل عمران:۱۰۳
6. النساء:۱۳۵
7. الصحیح البخاری، الایمان، باب علامة المنافق، الرقم:۳۳
8. السنن الکبریٰ للبیهقی، ۲۸۸/۶
9. الخامس عشر من شعب الایمان، من سره ان یحب الله و رسوله......، الرقم:۱۵۰۲
10. مسند احمد، مسند ابی امامة الباهلی، ۲۵۳/۵
11. الصحیح البخاری، المساقاة، باب من رای ان صاحب الحوض والقربة احق بمائه، الرقم:۲۳۶۹
12. صحیح البخاری، الادب، باب ما قیل فی ذی الوجهین، الرقم:۶۰۵۸
13. مسند احمد، حدیث عبدالله بن عمرو، ۱۷۷/۲
14. الصحیح البخاری، الایمان، باب قول النبی الدین النصیحة لله و لرسوله، الرقم:۴۲
15. صحیح المسلم، الامارة، باب فی طاعة الامراء و ان منعوا الحقوق، الرقم:۱۸۴۶
16. الصحیح البخاری، الجهاد، باب یقاتل من وراء الامام و یتقی به، الرقم:۲۹۵۷
17. جامع الترمذی، الاحکام، باب ماجاء فی الامام العادل، ۱۳۲۹
18. النساء:۵۹
19. مصنف ابن ابی شیبة، من کان یکره الاسراف فی الوضوء، ۸۶/۱
20. الشعراء:۱۹۲
21. التکویر:۲۱
22. الشعراء:۱۷۸
23. سنن ابی داؤد، الادب، باب فی العدة، ۴۹۹۶
24. جامع الترمذی، البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیة النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم، الرقم:۱۲۰۹
25. المؤمنون:۸
26. الانفال:۲۷
27. بنی اسرائیل:۳۵
28. جامع الترمذی، البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیة النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم، الرقم:۱۲۱۰
29. مسند احمد، حدیث رافع بن خدیج، ۱۴۱/۴
30. سنن ابن ماجة، التجارات، باب الحکرة و الجلب، الرقم:۲۱۵۵

طالب علم کی نماز کی ڈائری

نماز کی ڈائری پُر کرنے کا طریقہ

فجر۔ف	ظہر۔ظ	عصر۔ع	مغرب۔م	عشا۔عش

۱ طلبا نے اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے: ف✓

۲ اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ __ نشان لگائیں۔ جیسے: ظ

۳ طالبات نے اگر نماز وقت پر ادا کی ہو تو یہ ✓ نشان لگائیں۔

۴ طلبا و طالبات نے اگر قضا کر لی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں۔ جیسے: (ع)

۵ اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ جیسے: م

بتائے گئے طریقے کے مطابق کچھ دنوں تک استاذ محترم خود نشان لگائیں۔ پھر طالب علم کے والدین سے نماز کی ڈائری پُر کروائیں۔

استاذ محترم! روزانہ نماز کی ڈائری دیکھتے رہیں، جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کرالیں۔

ہر مہینے کے ختم پر معلم/معلمہ دستخط کریں اور بچوں کو اس کا پابند کریں کہ ہر مہینے کے ختم پر اپنے سرپرست سے دستخط کرائیں۔

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

دستخط معلم/معلمہ	دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

دستخط معلم/معلمہ	دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

دستخط معلم/معلمہ	دستخط سرپرست

رمضان المبارک کا چارٹ

(کل نمبر 25 ہیں ہر نماز کا ایک نمبر ہے اگر پانچ نمازیں پڑھیں تو 5 نمبر)

تاریخ	سحری 5	روزہ 5	قرآن کی تلاوت 5	پانچ نمازیں 5	تراویح 5	حاصل کردہ نمبر
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						
دستخط معلم/معلمہ ____________			دستخط سرپرست ____________		حاصل کردہ مجموعی نمبر	

مکتب تعلیم القرآن الکریم کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' ایک تعلیمی ادارہ ہے جو علمائے کرام اور تعلیمی ماہرین کے اشتراک سے قائم شدہ ہے جس کے مقاصد یہ ہیں:

- قرآن کریم کی تعلیم کو فروغ دینا......
- بچپن سے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کرنا......
- تعلیمی اداروں کی رہنمائی اور تعلیمی امور میں معاونت کرنا ہے تاکہ تعلیمی ادارے منظّم اور مستحکم ہو سکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس سلسلے میں ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم حسبِ ذیل خدمات انجام دے رہا ہے۔

1. پاکستان بھر کے مکاتب اور اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھانے کے لیے جدّ و جہد کر رہا ہے۔
2. تعلیمی اداروں کے لیے نصابی، درسی کُتب، نصاب پڑھانے کا طریقہ اور مزید علمی مواد پیش کر رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نصابی کُتب قرآن و حدیث کی روشنی میں، قومی تعلیمی پالیسی کے مطابق، ماہرینِ تعلیم، تجربہ کار اساتذہ کرام کی معاونت اور دورِ جدید کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں، نیز مکمل حوالہ جات بھی درج کیے جاتے ہیں تاکہ بات معتمد اور مستند ہو۔

3. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ادارہ اساتذہ کرام اور منتظمین کے لیے تربیتی نشست (ورک شاپ) کا کم و بیش اوقات کے لیے بلا معاوضہ انعقاد کرتا ہے۔ جس میں تربیتی نصاب پڑھانے کا طریقہ اور کم وقت میں زیادہ بچوں کو نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔
4. ادارہ، تمام بچوں کو معیاری تعلیم دینے اور تمام بچوں کی بہترین تربیت کے لیے کوشاں ہے۔

رابطہ نمبر کراچی : 0334-3630795 0323-2163507

رابطہ نمبر لاہور : 0321-4292847 0321-4066762

www.maktab.com.pk

مکتب تعلیم القرآن الکریم کی مطبوعات

تربیتی نصاب برائے اسکول

راہنمائے اساتذہ

تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ)

تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ

نورانی قاعدہ | نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ | نورانی قاعدہ (چارٹ) | معیاری مکتب کے راہنما اصول | تربیتی نصاب (مستورات) | تربیتی نصاب (بالغان)

تربیتی نصاب برائے اسکول (آٹھویں جماعت کے لیے) قیمت =/200 روپے